قومی پرچم

38
1141

قومی پرچم

دُنیا کے مُختلِف مُلکوں کے دِل چسپ حالات

Nazir Old Book Shop
Antique Books Available Here
Cell No: 0321-8803960
Khatik Mandi Near Police Station
Street No.54, Dharam Pura Lahore.

فیروز سنز لمیٹڈ

لاہور راولپنڈی پشاور حیدرآباد کراچی

بار دوم ——— نومبر ۱۹۶۲ سنہ ء

تعداد ——— دو ہزار

مطبوعہ ——— فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور

طابع ——— محمد جاوید خاں

قیمت ——— ۴.۲۵ روپے

ترتیب

۱	تمہید	۵
۲	آسٹریا	۷
۳	آسٹریلیا	۹
۴	آئرلینڈ	۱۱
۵	آئس لینڈ	۱۳
۶	آئوری کوسٹ	۱۵
۷	اپر والٹا	۱۷
۸	اٹلی	۱۹
۹	ارجنٹائن	۲۱
۱۰	اُردن	۲۳
۱۱	اسرائیل	۲۵
۱۲	افغانستان	۲۷
۱۳	البانیہ	۲۹
۱۴	الجزائر	۳۱
۱۵	امریکہ (ممالکِ مُتحدہ)	۳۳
۱۶	انڈونیشیا	۳۵
۱۷	ایران	۳۷
۱۸	ایکویڈور	۳۹
۱۹	برازیل	۴۱
۲۰	برطانیہ	۴۳
۲۱	برما	۴۵
۲۲	بلجیم	۴۷
۲۳	بلغاریہ	۴۹
۲۴	بولیویا	۵۱
۲۵	پاکستان	۵۳
۲۶	پانامہ	۵۵
۲۷	پرتگال	۵۷
۲۸	پولینڈ	۵۹
۲۹	پیراگوئے	۶۱
۳۰	پیرو	۶۳
۳۱	ترکی	۶۵
۳۲	تونس	۶۷
۳۳	تھائی لینڈ	۶۹
۳۴	ٹوگو	۷۱
۳۵	جاپان	۷۳
۳۶	جرمنی	۷۵
۳۷	جنوبی افریقہ	۷۷
۳۸	چلی	۷۹
۳۹	چیکوسلواکیہ	۸۱
۴۰	چین	۸۳
۴۱	حبشہ (ایبے سینا)	۸۵
۴۲	ڈہومی	۸۷

۴۳	ڈنمارک	۸۹
۴۴	رومانیہ	۹۱
۴۵	سپین	۹۳
۴۶	سعودی عرب	۹۵
۴۷	سلویڈار	۹۷
۴۸	سوڈان	۹۹
۴۹	سوئٹزرلینڈ	۱۰۱
۵۰	سوویٹ یونین (روس)	۱۰۳
۵۱	سویڈن	۱۰۵
۵۲	سیلون (لنکا)	۱۰۷
۵۳	شام	۱۰۹
۵۴	عراق	۱۱۱
۵۵	فرانس	۱۱۳
۵۶	فلپائن	۱۱۵
۵۷	فن لینڈ	۱۱۷
۵۸	قبرص	۱۱۹
۵۹	کاسٹاریکا	۱۲۱
۶۰	کانگو	۱۲۳
۶۱	کمبوڈیا	۱۲۵
۶۲	کوریا	۱۲۷
۶۳	کولمبیا	۱۲۹
۶۴	کینیڈا	۱۳۱
۶۵	کیوبا	۱۳۳
۶۶	گوئٹے مالا	۱۳۵
۶۷	گھانا	۱۳۷
۶۸	لائبیریا	۱۳۹
۶۹	لاؤس	۱۴۱
۷۰	لبنان	۱۴۳
۷۱	لیبیا	۱۴۵
۷۲	لکسمبرگ	۱۴۷
۷۳	ماریطانیہ	۱۴۹
۷۴	مالی	۱۵۱
۷۵	متحدہ عرب جمہوریہ (مصر)	۱۵۳
۷۶	مڈغاسکر	۱۵۵
۷۷	مراکش	۱۵۷
۷۸	ملایا	۱۵۹
۷۹	منگولیا	۱۶۱
۸۰	میکسیکو	۱۶۳
۸۱	ناروے	۱۶۵
۸۲	نائیجر	۱۶۷
۸۳	نائیجیریا	۱۶۹
۸۴	نکاراگوئے	۱۷۱
۸۵	نیپال	۱۷۳
۸۶	نیوزی لینڈ	۱۷۵
۸۷	وینزویلا	۱۷۷
۸۸	ہالینڈ (نیدرلینڈ)	۱۷۹
۸۹	ہائیٹی	۱۸۱
۹۰	ہندوستان	۱۸۳
۹۱	ہنگری	۱۸۵
۹۲	ہونڈوراس	۱۸۷
۹۳	یمن	۱۸۹
۹۴	یوراگوئے	۱۹۱
۹۵	یوگوسلاویہ	۱۹۳
۹۶	یونان	۱۹۵

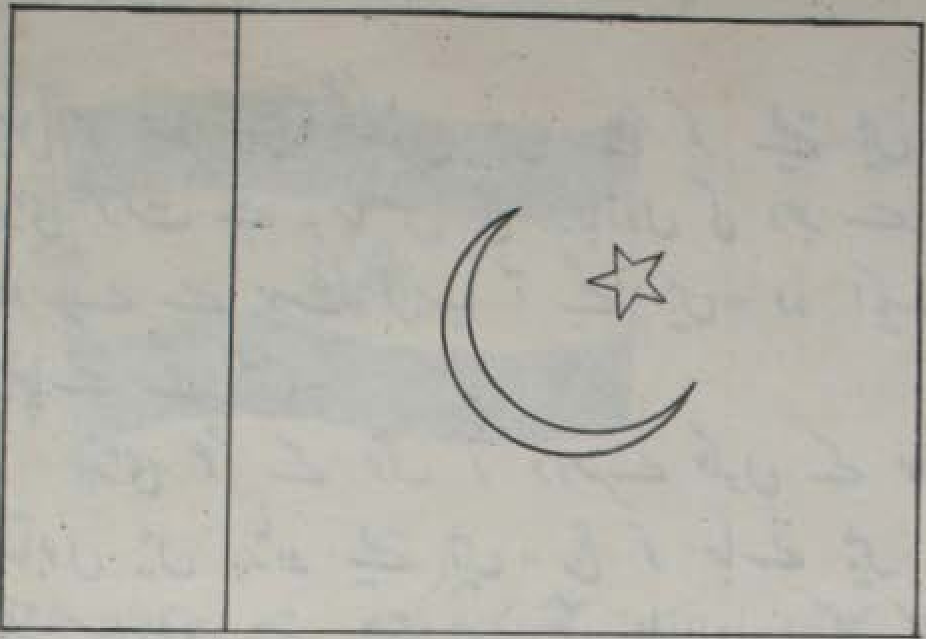

تمہید

پاکستان کا قومی جھنڈا آپ نے ضرور دیکھا ہوگا۔ اُس کا رنگ سبز ہے۔ اُس کے بیچ میں ہلال اور ستارہ بنا ہے۔ یہ پرچم ہماری آزادی کا نشان ہے۔ پاکستان کے علاوہ دُنیا میں اور بہت سے ملک ہیں جو آزاد ہیں۔ اُن کے بھی اپنے قومی پرچم ہیں۔ اب سے دس بارہ برس پہلے تک دنیا میں صرف چالیس پچاس مُلک آزاد تھے۔ لیکن اب سَو سے زیادہ ملک آزاد ہو چکے ہیں۔ تھوڑے دِنوں میں یہ تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔

اگر آپ کراچی یا لاہور کی کسی بڑی سڑک پر کھڑے ہو جائیں تو آپ کو ایسے آدمی بھی نظر آئیں گے جو پاکستانی نہیں ہیں۔ اِن میں کوئی انگریز ہوگا، کوئی امریکی، کوئی عرب ہوگا، کوئی چینی یا جاپانی۔ ان کا لباس، ان کی زبان اور ان کے رہنے سہنے کا طریقہ ہم سے مختلف ہوگا۔ یہ لوگ دُور دُور سے یہاں آتے ہیں۔ ہمارے ملک کی سَیر کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے ملک کا حال بتاتے ہیں۔ اور جب اپنے ملک کو واپس جاتے ہیں تو ہمارے حالات وہاں کے لوگوں کو بتاتے ہیں۔

پُرانے زمانے میں موٹریں، ریل گاڑیاں اور ہَوائی جہاز نہیں تھے۔ اِس لیے بہت کم لوگ دُوسرے ملکوں کا سفر کرتے تھے۔ اب ہم ہزاروں

میل کا سفر چند گھنٹوں میں طے کر لیتے ہیں۔ سائنس کی یہ بہت بڑی برکت ہے۔ سائنس کی ایجادوں کی وجہ سے دنیا کے لوگ ایک دوسرے سے بہت قریب آ گئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو جاننے پہچاننے لگے ہیں۔

بڑی عمر کے لوگ تو دُوسرے ملکوں کے حالات اخباروں اور کتابوں میں پڑھ لیتے ہیں۔ حج کو جاتے ہیں تو وہاں ملک ملک کے مسلمانوں سے ملتے ہیں۔ یُورپ اور امریکہ کا سفر کرتے ہیں۔ ان ملکوں کے لوگ جب پاکستان آتے ہیں تو اُن سے بات چیت کرتے ہیں۔ اِس طرح اُنھیں دُوسرے ملکوں کے حالات معلُوم ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن بچّوں کو یہ آسانیاں نہیں مِلتیں۔

ہم نے یہ کِتاب بچّوں اور نوخواندہ بڑوں کے لیے تیار کی ہے۔ تاکہ اُن کو گھر بیٹھے دُنیا کے بہت سے ملکوں کے حالات معلوم ہو جائیں۔ دُوسرے ملکوں کے قومی پرچم کیسے ہوتے ہیں یہ ملک کہاں واقع ہیں۔ اُن کا موسم کیسا ہوتا ہے، وہاں کے لوگ کیا کھاتے ہیں، کیا پہنتے ہیں اور وہاں کَون کَون سی چیزیں پَیدا ہوتی ہیں۔ یہ سب باتیں اِس کتاب میں رکھ دی گئی ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب بچّوں کے لیے بہت مُفید ہوگی۔ اِس سے اُن کی معلُومات بڑھیں گی اور دنیا میں جو طرح طرح کے لوگ آباد ہیں، ہمارے بچّے اُن کے حالات سے آگاہ ہو جائیں گے۔

آسٹریا

AUSTRIA

وسطی یورپ کا ایک چھوٹا سا آزاد جمہوری مُلک ہے ۔ چاروں طرف سے جرمنی ، چیکو سلواکیہ ، ہنگری ، یوگو سلاویہ ، اٹلی اور سوئٹزر لینڈ سے گھرا ہوا ہے ۔ اس مُلک میں کوئی بندرگاہ نہیں ہے ۔ رقبہ ۳۲ ہزار مُربع میل اور آبادی ۷۰ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے ۔ باشندوں کی زبان جرمن ہے ۔

مُلک کا بیشتر حصّہ پہاڑی ہے ، جس میں کوہِ ایلپس ، کوہِ بلقان اور کوہ کارپے تھینز کے پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں ۔ مشرقی ایلپس کا پہاڑی علاقہ آسٹرین ٹرول کے نام سے مشہور ہے ۔ یہاں گھنے جنگلات واقع ہیں ۔ ان جنگلات کی لکڑی سے مختلف قسم کی اشیا اور کاغذ تیار کیا جاتا ہے ۔ چونکہ پہاڑی مُلک ہے اس لیے زمین عام طور پر قابلِ کاشت نہیں ۔ البتّہ دریائے ڈینیوب کے طاس کا علاقہ زرخیز ہے ، جس کی اہم پیداوار مکّی اور جوار ہے ۔ اس کے علاوہ چقندر ، آلو اور باجرے کی کاشت بھی کی جاتی ہے ۔ آسٹرین ایلپس کی وادی میں انگور بکثرت پیدا ہوتا ہے ، جس سے شراب تیار کی جاتی ہے ۔ پہاڑی حصّوں میں جہاں اچھی چراگاہیں ہیں وہاں مویشی پالے جاتے ہیں اور ڈیری فارم کا کاروبار عام ہے ۔ چقندر سے کھانڈ تیار کی جاتی ہے ۔ سدا بہار درخت کثرت سے ہیں ۔

آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہے ۔ یہاں گرمیوں میں موسم خوشگوار ہوتا ہے ۔ پہاڑوں کی وادیوں میں کافی سردی پڑتی

ہے اور سردی کے موسم میں برف کی چادر بچھ جاتی ہے۔ جھیلوں کا پانی
جم جاتا ہے۔

ڈینیوب، ڈریو، اور سیوا اور وسچولا مشہور دریا ہیں۔

معدنیات کافی ملتی ہیں۔ وادیِ مرز میں لوہا، لبرِن اور کراز میں
فولاد پایا جاتا ہے۔ سالز برگ کے قریب بلیبن میں نمک ملتا ہے۔ بعض
جگہوں پر کوئلے اور چاندی کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں۔

کراز، انز برگ اور سالز برگ مشہور شہر ہیں۔ کراز اس اہم راستے پر
واقع ہے جو وی آنا سے ایڈریاٹک کو جاتا ہے۔ یہ شہر لوہے اور فولاد
کی صنعت کے لیے مشہور ہے۔ یہاں پیانو اور کاریں بنتی ہیں۔

وی آنا صدر مقام اور یورپ کا سب سے خوب صورت شہر ہے۔
ادب، آرٹ اور سائنس کا مرکز ہے۔ صنعت و حرفت کے لحاظ سے
بھی کافی مشہور ہے۔ یہاں فرنیچر تیار ہوتا ہے۔ وی آنا یورپ کی حکومتوں
کے تمام صدر مقامات کے وسط میں واقع ہے اور ریلوں کا بہت بڑا
جنکشن ہے۔

مشرقی ایلپس میں ٹرول ایک نہایت خوب صورت وادی ہے، جس
ں مختلف مقامات پر پہاڑوں اور جھیلوں کے نہایت خوش نما مناظر ہیں۔
ہیں دیکھنے کے لیے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ سیاحوں کی آمد و
ت کے باعث آسٹریا میں جا بجا عمدہ قسم کے ہوٹل ہیں۔

طرزِ حکومت جمہوری ہے۔ پہلی جنگِ عظیم سے پہلے یہ ایک
ت بڑی سلطنت تھی۔ دوسری جنگ عظیم میں اس ملک کو بہت
صان پہنچا۔

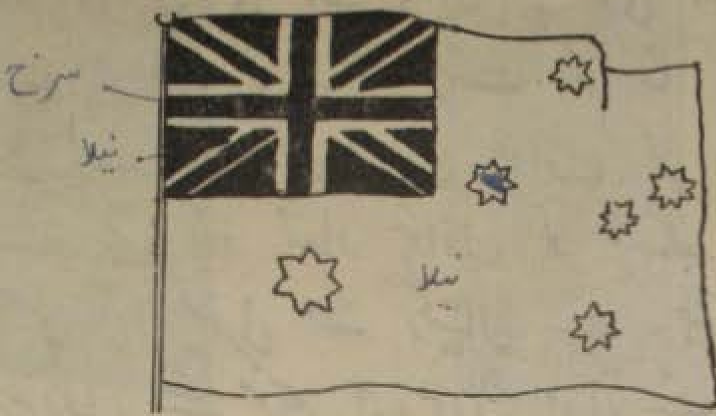

آسٹریلیا

AUSTRALIA

دُنیا کا سب سے بڑا جزیرہ اَور سب سے چھوٹا برِّ اعظم ہَے ۔ بحرِ ہند اَور بحرُالکاہل سے گِھرا ہُوا ہَے ۔ برِّاعظم ایشیا کے جنُوب مشرق میں واقع ہَے ۔ رقبہ تقرِیبًا تیس لاکھ مُربّع مِیل اَور آبادی ایک کروڑ سے قدرے زیادہ ہَے ۔ گوری نسل کے لوگ بکثرت آباد ہَیں ۔ اِن کے عِلاوہ پچاس ہزار کے قریب قدیم باشندے بھی ہَیں جو ابھی تک وحشیوں کی سی زِندگی بسر کرتے ہَیں ۔

برِّاعظم آسٹریلیا سترھویں صدی عیسوی میں دَریافت ہو چُکا تھا، لیکن گوری نسل کے لوگ کوئی ڈیڑھ سَو سال کے بعد اُس وَقت آ کر آباد ہونے شرُوع ہُوئے جب یہاں سونے کی کانیں دَریافت ہُوئیں ۔ یہ کانیں کال گارلی، کول گارڈی اَور وکٹوریہ کے عِلاقے میں ہَیں ۔

خطِ جدی اِس برِّ اعظم کے عین وسط سے گُزرتا ہَے، جس کے باعِث اِس کا شمالی نِصف حِصّہ منطقۂ حارّہ میں اَور جنُوبی نِصف منطقۂ معتدلہ میں واقع ہے ۔ اِس کا نتیجہ یہ ہَے کہ یہاں کے موسم ہمارے مُلک کے موسموں کے برعکس ہوتے ہَیں یعنی جب ہمارے ہاں گرمیوں کا موسم ہوتا ہَے تو وہاں سَردی کا موسم ہوتا ہے اَور جب ہمارے ہاں سَردی ہوتی ہَے تو وہاں گرمی کا موسم ہوتا ہَے ۔

اگرچہ یہ برِّاعظم چاروں طرف سے سمندر سے گِھرا ہُوا ہَے، لیکن

سمندر کا اِس کی آب و ہوا پر کوئی اثر نہیں - اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اِس کا ساحل بہت کم کٹا پھٹا ہے - دُوسرے صِرف مشرقی علاقوں کے پہاڑ مون سون ہواؤں کو روک کر اِس حصّے میں بارِش برساتے ہیں اور نمدار ہواؤں کو آگے نہیں جانے دیتے - چُنانچہ برِّاعظم کا وسطی اور مغربی حِصّہ ریگستان ہے - جنُوب مغربی اور جنُوب مشرقی حِصّوں میں سردیوں کے موسم میں بارش ہوتی ہے جس کی وجہ سے اِن علاقوں میں پھل بکثرت ہوتے ہیں - آسٹریلیا کا مشرقی ساحل مُونگے کی چٹانوں سے بنا ہُوا ہے جو سمندر کی طُوفانی لہروں کو آگے جانے سے روکتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ساحِل پر سِڈنی اور برسبین کی مشہُور بندرگاہیں ہیں -

یہاں کی مشہُور پیداوار گندم، گنّا، مکّی، کیلا، چاول اور کپاس ہے - گندم کی پیداوار کے لحاظ سے یہ مُلک دُنیا کے سات بڑے مُلکوں میں شمار ہوتا ہے - لوگوں کے عام پیشے کھیتی باڑی اور بھیڑیں اور مویشی پالنا ہیں - اُون، گیہُوں، منجمد گوشت، کھالیں، خشک دُودھ، پنیر، مکھّن اور پھل وغیرہ باہر بھیجے جاتے ہیں -

آسٹریلیا میں کنگرو، کیوی اور ڈک بل ایسے عجیب و غریب جانور پائے جاتے ہیں جو کسی دُوسرے مُلک میں نہیں مِلتے -

آسٹریلیا نیُو ساؤتھ ویلز، وکٹوریہ، کوئنز لینڈ، تسمانیہ، مغربی آسٹریلیا اور جنُوبی آسٹریلیا کی آزاد ریاستوں کا وفاق ہے - طرزِ حکُومت جمہُوری ہے - سب سے بڑا حاکم گورنر جنرل کہلاتا ہے جسے شاہِ انگلستان مُقرّر کرتا ہے - آسٹریلیا دَولتِ مُشترکہ کا اہم رُکن ہے -

کینبرا دارالحکُومت اور سڈنی، ملبورن، ایڈی لیڈ اور پرتھ مشہُور شہر اور بندرگاہیں ہیں -

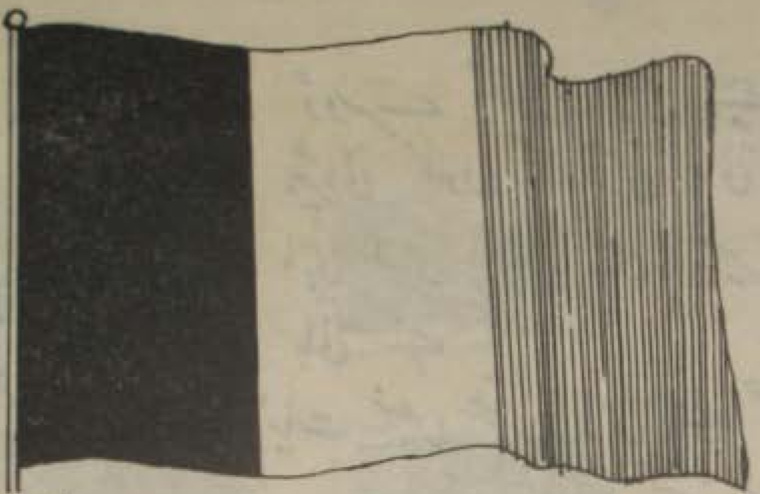

آئرلینڈ

IRISH REPUBLIC

برطانیہ کے مغرب میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اسے بحیرۂ آئرش برطانیہ سے جدا کرتا ہے۔ یہ ملک پہلے آئر لینڈ یا آئرش فری سٹیٹ کہلاتا تھا۔ ۱۹۳۷ء میں اس کا نام آئر رکھا گیا۔ رقبہ ۲۶ ہزار ۶ سو مربع میل اور آبادی ۲۹ لاکھ کے قریب ہے۔ باشندوں کی زبان انگریزی ہے۔

آئر چاروں طرف بحرِ اوقیانوس سے گھرا ہوا ہے۔ اندرونی حصہ ہموار ہے، جس کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ پہاڑیوں کے ناہموار سلسلے جنوب مغرب میں بہت زیادہ اونچے ہو کر پہاڑ بن گئے ہیں۔ آب و ہوا معتدل اور مرطوب ہے، لیکن سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہے۔ میدانوں میں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ارد گرد پہاڑیوں کے سلسلے بارش کے پانی کو باہر نکلنے نہیں دیتے اس لیے جگہ جگہ دلدلیں اور جھیلیں بن گئی ہیں۔

اگرچہ زمین کا ۷۰ فی صد حصہ زیرِ کاشت رہتا ہے، لیکن بارش کی کثرت کے باعث کوئی خاص پیداوار نہیں ہوتی۔ ضرورت کے مطابق تمباکو، آلو، شلغم اور گیہوں کی فصلیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ زیادہ تر آلو اور چقندر کاشت ہوتا ہے۔ سارا سال گھاس ہری بھری رہتی ہے اس لیے ہر جگہ مویشی پالے جاتے ہیں۔ آئر کے گھوڑے مشہور

ہیں - یہ گھوڑے دُوسرے مُلکوں میں بھیجے جاتے ہیں - چقندر سے کھانڈ تیار کر کے بیرُونی مُلکوں کو بھیجی جاتی ہے - ساحل کے کنارے آباد لوگوں کا پیشہ ماہی گیری ہے - مچھلی، پنیر، مکھن، شراب، بیئر وغیرہ بیرُونی مُلکوں کو بھیجی جاتی ہے -

کوئی خاص معدنیات نہیں ملتیں، اس لیے صنعتی لحاظ سے آئرلینڈ ترقی یافتہ مُلک نہیں - دریائے شانن سے، جو آئر کا سب سے لمبا دریا ہے، برقی قُوّت حاصل کر کے کارخانے چلائے جاتے ہیں - بڑی صنعت جہاز سازی ہے، جس کا مرکز بلفاسٹ ہے - اس کے علاوہ لوہے کی اشیا، تمباکو، لکڑی، کاغذ اور کپڑا تیار ہوتا ہے جو باہر بھیجا جاتا ہے -

کوبتھ، کورک، گال دے اور بلفاسٹ مشہور بندرگاہیں ہیں - ڈبلن کی بندرگاہ سب سے اہم اور آئر کا صدر مقام ہے - یہ اعلیٰ درجے کی شراب کے لیے بھی مشہور ہے - ڈبلن میں آئر کی مشہور یونیورسٹی ہے -

سیاسی لحاظ سے آئر کے دو حصّے ہیں - شمالی حصّہ براہِ راست برطانیہ کے تحت ہے اور جنوبی حصّہ آزاد اور خود مختار جمہوریت ہے - حال ہی میں یہ مُلک برطانیہ کے تسلّط سے آزاد ہُوا ہے - آئر کا صدر سات سال کے لیے مُنتخب ہوتا ہے - پارلیمنٹ کے ۶۰ ممبر ہوتے ہیں، جن میں سے گیارہ کو وزیرِاعظم نامزد کرتا ہے - پارلیمنٹ کے اختیارات غیر محدود ہیں -

آئس لینڈ

ICE LAND

برطانیہ کے شمال مغرب اور گرین لینڈ کے جنوب مشرق میں جزیرہ آئر لینڈ سے قدرے بڑا ایک جزیرہ ہے۔ بحرِ اوقیانوس کے شمال میں واقع ہے۔ اس جزیرے کی زمین آتش فشاں پہاڑوں کے اُگلے ہوئے مادّے سے بنی ہے۔ رقبہ ۴۰ ہزار پانچ سو مربع میل اور آبادی ایک لاکھ ۷۵ ہزار کے قریب ہے، جو سکنڈے نیویا کے باشندوں پر مشتمل ہے۔

آئس لینڈ ایک سطحِ مرتفع ہے، جس کا طول ۲۹۸ میل اور عرض ۱۹۴ میل ہے۔ اس میں ۱۰۰ سے زیادہ آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ آتش فشاں پہاڑ اسی ملک میں پائے جاتے ہیں۔ ان پہاڑوں کی چوٹیاں ۲ ہزار سے لے کر ۶۹۵۲ فٹ تک بلند ہیں۔ ان پہاڑوں میں ۲۵ پہاڑ ایسے ہیں جو وقتاً فوقتاً آتش فشانی کرتے رہتے ہیں۔ اس آتش فشانی کے باعث سیکڑوں میل تک زمین پر لاوا بچھا ہوا ہے۔ یہاں دنیا کا مشہور آتش فشاں پہاڑ کوہِ ہیکلا ہے جو ۴۷۴۷ فٹ بلند ہے اور جنوبی ساحل پر واقع ہے۔

جزیرے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہیں جو بیشتر جگہوں پر آبشاریں بناتے ہیں۔ علاوہ ازیں گرم پانی کے بے شمار چشمے

ہیں - ملک کا ۱۳ فی صد حِصّہ برف اَور گلیشیئر سے ڈھکا ہُوا ہَے.
آب و ہَوا شدید سَرد اَور مرطُوب ہَے - جنوری کا مہینا سَرد ترین اَور جولائی کا گرم ترین ہوتا ہَے - جزیرے کا ⅚ حِصّہ بنجر اَور ویران ہَے - اِس میں کُچھ پَیدا نہیں ہوتا - ساحل کے ساتھ ساتھ مُلک کا ۷ فی صد حِصّہ زرخیز ہے اَور اِسی میں آبادی زیادہ ہَے.
اگرچِہ آبشاروں سے پَن بجلی پَیدا کی گئی ہَے، لیکن کوئی صنعتی کارخانہ نہیں - لوگوں کا پیشہ زیادہ تر ماہی گیری ہَے - کاڈ مچھلی اِس علاقے سے دُوسرے مُلکوں کو بھیجی جاتی ہَے - قُدرتی پَیداوار نہ ہونے کے برابر ہَے - بعض حِصّوں میں جہاں کہیں گھاس اُگتی ہَے، مویشی پالے جاتے ہیں - پہاڑی علاقوں میں تین چار انچ اُونچے سفید، زرد اَور بھُورے رنگ کے پَودے اُگتے ہیں -
سارے علاقے میں کوئی ریل نہیں - البتّہ سڑکوں کے ذریعے آمد و رفت کو بہتر بنایا گیا ہَے - پُورے مُلک میں ۴۵۰۰ میل لمبی سڑکیں ہیں -
رکیاوِک صدر مقام اَور مُلک کا واحد بڑا شہر ہَے -
سنہ ۱۹۴۴ء سے آئس لینڈ ایک آزاد جمہُوریّہ ہَے -
۷ سے ۱۴ برس تک کی عُمر میں تعلیم لازمی اَور مُفت ہَے - لوگ عمُوماً مُہذّب اَور تعلیم یافتہ ہیں - اِن علاقوں میں جہاں آبادی بکھری بکھری سی ہَے، سفری اِسکُول ہیں جو ایک بستی سے دُوسری بستی میں پھرتے رہتے ہیں - سنہ ۱۹۱۱ء میں آئس لینڈ میں یُونیورسٹی قائم ہُوئی -
آئس لینڈ میں آبادی کے لحاظ سے دُنیا میں سب سے زیادہ کتابیں رسائل اَور اخبارات چھپتے ہیں -

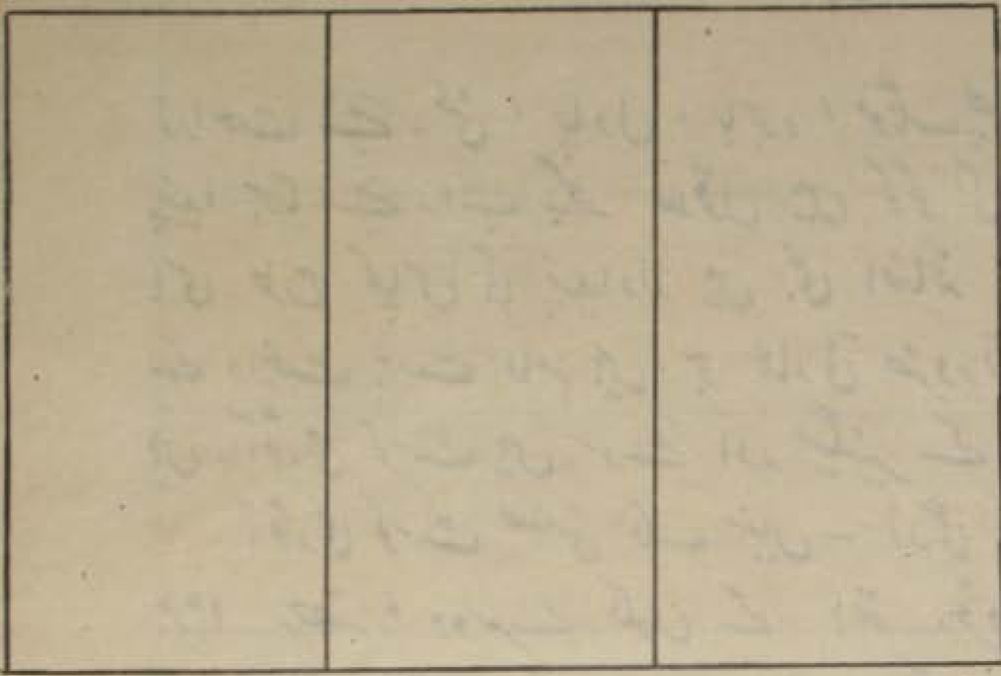

ئوری کوسٹ

IVORY COAST

آئوری کوسٹ کا ملک ، برِاعظم افریقہ میں ریاست لائبیریا اور گھانا کے
میان واقع ہے ۔ آئوری کوسٹ کی سرحدیں گِنی ، مالی اور اپر والٹا
ے ملتی ہیں ۔ یہ ملک ، نائجر کے ساتھ ہی اگست ۱۹۶۰ء میں آزاد ہوا۔
ادی سے پہلے اِس ملک پر فرانس کی حکومت قائم تھی ۔

فرانس نے ۱۸۴۲ء میں آئوری کوسٹ کے ساحلی علاقے پر قبضہ
رلیا تھا ۔ جنوری ۱۹۲۳ء میں فرانس نے اپر والٹا کے سات اضلاع
ری کوسٹ میں شامل کیے ۔ لیکن ۱۹۴۸ء میں یہ اضلاع اپر والٹا
واپس کر دِیے گئے ۔

آئوری کوسٹ کا مجموعی رقبہ ایک لاکھ ۲۴ ہزار پانچ سو مربع میل
، اور آبادی تقریباً ۳۵ لاکھ ۔ اِس میں یورپ سے آنے والے
ندوں کی تعداد تقریباً بارہ ہزار ہے ۔ آئوری کوسٹ کا دارالحکومت ابدجان
۔ اِس شہر کی آبادی ڈھائی تین لاکھ کے درمیان ہے ۔ ابدجان ،
بنڈسام ، اسینی ، گرینڈ لاہو ، سسنڈرا اور ٹابو یہاں کے مشہور
رگاہ ہیں ۔

آئوری کوسٹ کی سب سے بڑی دولت ، وہاں پیدا ہونے والی
س اور عماری لکڑی ہے ۔ یہاں کے زیادہ تر باشِندوں کا پیشہ

زراعت ہے۔ مکئی ، چاول ، باجرہ ، مونگ پھلی ، کیلا اور اناس یہاں خوب پیدا ہوتا ہے۔ اب کچھ علاقوں میں کوکو کی کاشت بھی ہونے لگی ہے۔ اسی طرح کپاس کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ جنگلات میں مہاگنی کے درخت بہت عام ہیں جو عمارتی ضرورتوں کے لیے مُفید مانے جاتے ہیں۔ آئوری کوسٹ میں سونے اور میگنیز کے ذخیرے پائے گئے ہیں۔

آئوری کوسٹ صنعتی ملک نہیں۔ زرعی اور معدنی پیداوار کا بڑا حصّہ ، دوسرے ملکوں کے ہاتھ فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ملک کے بڑے شہروں کے درمیان پختہ سڑکیں ، ایک ریلوے لائن اور چار چھوٹے اور دو بڑے ہوائی اڈّے تعمیر کیے گئے ہیں۔

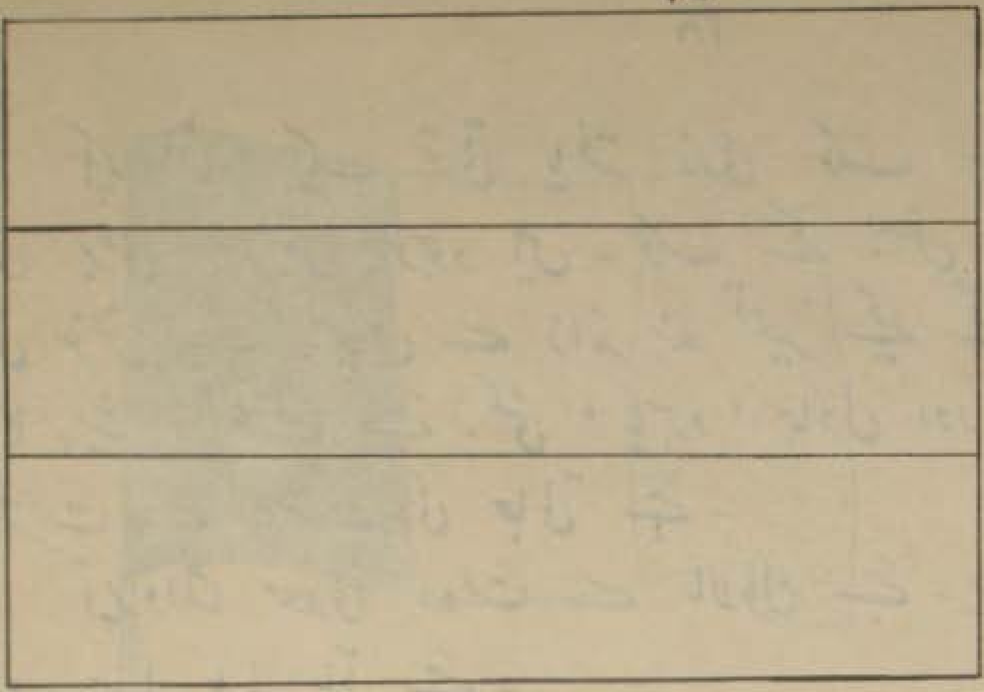

اَپر وَالٹا

UPPER VOLTA

برِّاعظم افریقہ میں نائیجر، آئوری کوسٹ اور بالائی سینیگال کے درمیان اَپر والٹا کا ملک واقع ہے۔ اَپر والٹا نے نائیجر اور آئوری کوسٹ کے ساتھ ہی آزادی حاصل کی۔ اَپر والٹا کی جُداگانہ ملکی حیثیت پہلی بار ۱۹۱۹ء میں تسلیم کی گئی۔ اِس میں، جو علاقے شامل ہیں، وہ پہلے سینیگال اور نائیجر کا حصّہ تھے۔ لیکن ۱۹۳۲ء میں ایک بار پھر اَپر والٹا کے حصّے بخرے کر دیے گئے اور فرانس نے اس کے علاقوں کو آئوری کوسٹ، نائیجر اور ساؤڈان (مالی) میں شامل کر لیا۔ یہ صُورت پندرہ برس تک قائم رہی۔ آخر ستمبر ۱۹۴۷ء میں فرانس نے اَپر والٹا کی جُداگانہ ملکی حیثیت دوبارہ تسلیم کر لی۔

اَپر والٹا کا رقبہ ایک لاکھ ۸ ہزار ۵ سَو مربّع مِیل ہے۔ اور یہاں کی آبادی تقریباً ۳۵ لاکھ ہے۔ اِن میں اکثریت مقامی باشندوں کی ہے۔ یورپی لوگ، جو یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں، تعداد میں تقریباً تین ہزار ہیں۔ اوگاداؤگو یہاں کا دارالحکومت ہے۔ اوگاداؤگو کی آبادی تقریباً ۳۵ ہزار ہے۔ بوبو دیولاساؤ، اَپر والٹا کا دُوسرا بڑا شہر ہے۔ اور آبادی کے اعتبار سے جو ۵۰ ہزار ہے، دارالحکومت سے بھی بڑا ہے۔

اَپر والٹا ، ایک ترقی یافتہ زرعی ملک ہے ۔ یہاں آب پاشی کی بڑی سہولتیں موجود ہیں ۔ ملک کے بعض علاقوں میں آب پاشی کی غرض سے پچاس سے زائد بند تعمیر کیے گئے ہیں ۔ مقامی باشندوں کا پیشہ زراعت ہے ۔ مکئی ، باجرہ ، چاول اور مونگ پھلی یہاں کثرت سے کاشت کی جاتی ہے ۔

اَپر والٹا معدنی دولت سے مالامال ہے ۔ یہاں میگنیز ، تانبا ، سونا اور ہیرا پایا جاتا ہے ۔

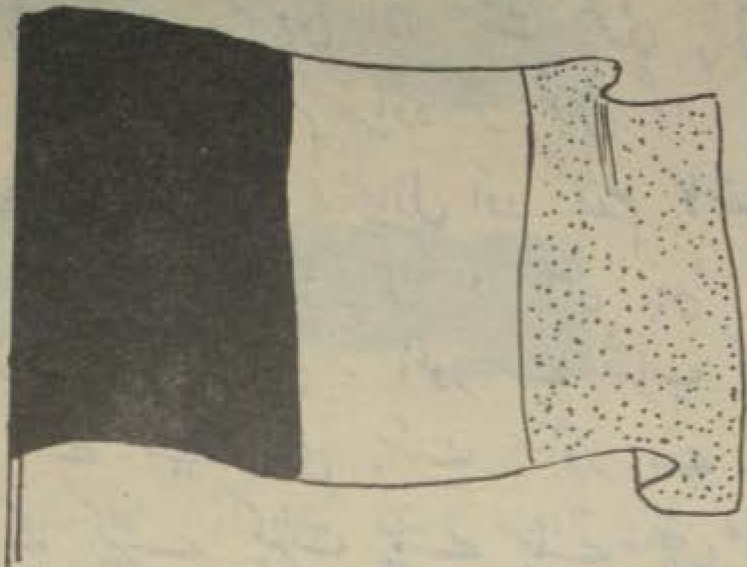

اِٹلی

ITALY

بحیرۂ رُوم کے شمال میں یورپ کا ایک مُلک جس کی شکل جزیرہ نما جیسی ہے ۔ اس میں سِسلی (صقلیّہ) اَور سارڈینیا کے جزیرے بھی شامل ہیں ۔ رقبہ ایک لاکھ ۳۱ ہزار مُربع میل اور آبادی پانچ کروڑ سے زیادہ ہے ۔

اٹلی ایک پہاڑی علاقہ ہے جس کے شمالی اَور درمیانی حصّے میں اپی نائین کے پہاڑ واقع ہیں ۔ شمال میں کوہِ ایلپس کی بلند چوٹیاں ہیں جو برف سے ڈھکی رہتی ہیں ۔ یہ پہاڑ قُدرتی مناظر اَور جھیلوں کے لیے مشہور ہیں ۔ سب سے بڑی جھیل گارڈا ہے ۔ اس کا رقبہ ۱۴۳ مُربع میل ہے ۔ میگلور اَور کوسو بھی مشہور جھیلیں ہیں ۔ سب سے بڑا دریا پو ہے جو مُلک کے مغربی علاقے میں ایلپس سے نِکل کر لمبارڈی کے میدان کو سیراب کرتا ہُوا بحیرۂ ایڈریاٹک میں جا گرتا ہے ۔ دریائے ارنو اَور ٹائبر کوہِ اپی نائین سے نکلتے ہیں ۔ مُلک کے دُوسرے حصّوں میں سیکڑوں ندّی نالے ہیں ۔

آب و ہوا مختلف مقامات پر مُختلف ہے ۔ کوہِ اپی نائین کی وادیوں میں سخت سردی پڑتی ہے ۔ مغربی ڈھلوانی علاقوں میں مشرقی علاقوں کی نسبت گرمی زیادہ ہوتی ہے ۔ شمال میں دریائے پو کے

طاس میں سخت سردی اور سخت گرمی پڑتی ہے۔ آب و ہوا کے اس اختلاف کے باوجود موسم زیادہ تر خوش گوار رہتا ہے۔

میدانوں میں مکّی، چاول اور گندم کاشت کی جاتی ہے۔ جنوبی ساحلی علاقوں میں جوار، آلو، کپاس اور سن پیدا ہوتی ہے۔ انگور اور زیتون کے باغات بکثرت ہیں۔ انگور سے شراب کشید کی جاتی ہے۔ اس صنعت کے لیے اٹلی بہت مشہور ہے۔ دریائے پو کے طاس میں ریشم کے کیڑے بکثرت پالے جاتے ہیں۔ ملک کی قریبًا نصف آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ ساحلی علاقوں پر اور جزیروں میں مچھلی پکڑی جاتی ہے۔

صنعتی لحاظ سے زیادہ ترقّی یافتہ ملک نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معدنیات بہت کم ہیں۔ صرف البا کے جزیرے میں لوہا ملتا ہے۔ البتّہ دنیا میں سب سے زیادہ پارہ اٹلی مہیّا کرتا ہے۔ گندھک بھی کافی مقدار میں ملتی ہے۔ شراب، ریشم، زیتون کا تیل، زیورات، مشینری، کاریں، شیشے کا سامان، کاغذ، ادویات، کھانڈ، صابن اور مچھلی کی تجارت ہوتی ہے۔

لگورین ساحل پر جنیوا اور جنوب میں ٹارنٹی اور برنڈزی مشہور بندرگاہیں ہیں۔ یہاں سے مشرقی ساحل کو راستے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وینس، سوونا، نیپلز اور لیگورین اہم بندرگاہیں ہیں۔ فلورنس نہایت خوب صورت شہر ہے۔ ملک کا دارالحکومت روم، دریائے ٹائبر کے کنارے آباد ہے۔ یہ بہت قدیم اور تاریخی شہر ہے۔

نیپلز، روم اور میلان میں بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں۔

اٹلی کا طرزِ حکومت جمہوری ہے۔ صدر سات سال کے لیے پارلیمنٹ کی طرف سے منتخب ہوتا ہے۔ صدر وزیرِ اعظم کو نامزد کرتا ہے۔ وزیرِ اعظم پارلیمنٹ کا سربراہ ہوتا ہے۔ ہر شہری کے لیے ووٹ دینا لازمی ہے۔

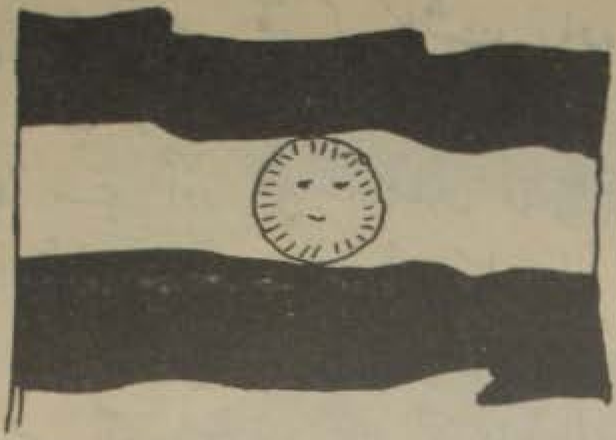

ارجنٹائن

ARGENTINA

جنوبی امریکا کے جنوب میں ایک بہت بڑی آزاد ریاست اور برازیل کے بعد جنوبی امریکا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ مشرق میں بحرِ اوقیانوس اور مغرب میں بحرالکاہل واقع ہے۔ رقبہ ۱۰۸۰۰۰۰ مربع میل اور آبادی ۲ کروڑ ۲۲ لاکھ سے زیادہ ہے۔

مجموعی طور پر ملک ایک ہموار میدان ہے اور بحرِ اوقیانوس سے مغرب میں چلی کی سرحد تک چلا گیا ہے۔ کوہِ انڈیز کا سلسلہ اسے چلی سے جدا کرتا ہے۔ ارجنٹائن میں انڈیز کی ایک چوٹی جو اکان کیگوا کہلاتی ہے، ۲۲۸۳۵ فٹ بلند ہے۔ یہ کوہِ ہمالیہ کے سوا دنیا میں سب سے بلند چوٹی ہے۔

آب و ہوا شمال میں گرم اور جنوب میں سرد ہے۔ ملک کے اکثر حصوں میں موسم سرما کافی سخت ہوتا ہے۔ بارش کم ہوتی ہے۔ جنوبی حصہ سرد اور خشک سطح مرتفع ہے، جسے پیٹے گونیا کا علاقہ کہتے ہیں۔

دریائے لاپلاٹا، پرانا، پیراگوئے اور کولوریڈو مشہور دریا ہیں۔ یوروگوئے اور کولوریڈو مشرقی ساحل کی طرف بہتے ہوئے بحرِ اوقیانوس میں جا گرتے ہیں۔

سن، گندم، جو، جوار، تمباکو، گنا اور انگور خاص پیداوار ہیں۔ شمال

مشرقی حصّوں میں مکّی کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ جنوب اَور مغرب میں جہاں آب و ہوا نسبتاً خشک اَور سرد ہے، گیہوں بکثرت کاشت کیا جاتا ہے اَور یہی ارجنٹائن کی سب سے بڑی پیداوار ہے۔

ارجنٹائن میں سات سو میل لمبا گھاس کا علاقہ ہے جو پمپاس کا علاقہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں 'گاؤچو' نام کے لوگ رہتے ہیں، جو ریڈ انڈین اَور سپین کے باشندوں کی مخلوط نسل سے ہیں۔ یہ لوگ اس علاقے میں بہت وسیع پیمانے پر گلّے اَور بھیڑیں پالتے اَور اُن کی اُون، گوشت، کھال اُور سینگ کی تجارت کرتے ہیں۔ یہ اشیا ارجنٹائن سے باہر بھیجی جاتی ہیں۔ پمپاس کے علاقوں میں ایک کالے رنگ کی گھاس، الفافا، کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔ یہ مویشیوں کی عُمدہ غذا ہے۔ پیٹے گونیا کے علاقے میں بھی کثرت سے بھیڑیں پالی جاتی ہیں اَور یہاں بھیڑوں کے بڑے بڑے فارم ہیں۔

پیٹے گونیا کے علاقے میں تیل نکلتا ہے۔ یہاں سکّے، سونے، چاندی اَور جست کی چھوٹی چھوٹی کانیں بھی ہیں۔

آٹا پیسنے کی مشینیں، کھانڈ بنانے کے کارخانے اَور ڈیری فارم عام ہیں۔ شہروں میں کپڑا بھی تیار ہوتا ہے۔ سب سے بڑی صنعت گوشت کی ہے جو خشک کر کے باہر بھیجا جاتا ہے۔ بیرونی ملکوں سے مشینیں، تیل، کوئلہ اَور کپڑا منگایا جاتا ہے۔

ورزیرلو، منڈوزا، کارڈوبا، بھابا، بلانکا اَور لاپلاٹا مشہور شہر اَور تجارتی منڈیاں ہیں۔ منڈوزا ریلوے کا بڑا جنکشن ہے۔ بوئنس ایرز ایک اچھی بندرگاہ، تجارتی منڈی اَور ملک کا صدر مقام ہے۔ یہ جنوبی امریکا کا سب سے بڑا شہر ہے۔

ارجنٹائن ۱۴ صوبوں اَور ۸ علاقوں کی ایک وفاقی یونین ہے۔

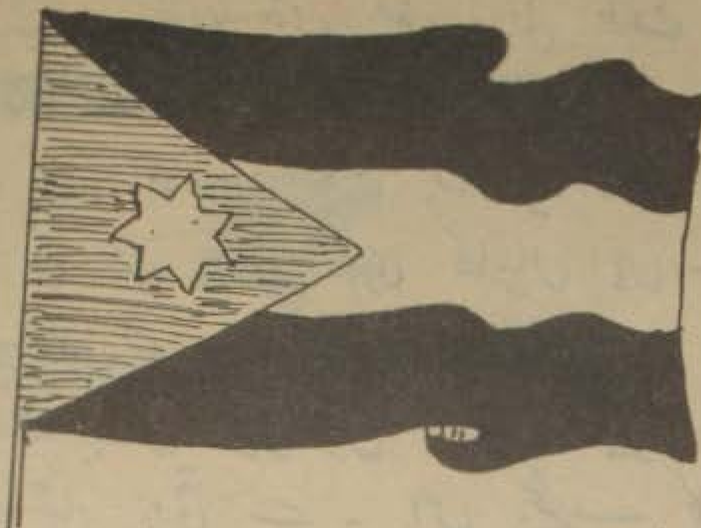

اُردن

JORDAN

جنوب مغربی ایشیا کی ایک بادشاہت ہے۔ اس کے مشرق میں عراق، مغرب میں اسرائیل، شمال میں شام اور جنوب میں سعودی عرب واقع ہیں۔ رقبہ تیس ہزار مربع میل اور آبادی ۱۴ لاکھ کے قریب ہے، جس میں ۵۰ ہزار کے قریب خانہ بدوش لوگ ہیں۔ باشندوں کی زبان عربی ہے۔

اُردن اوسطاً ۲ ہزار فٹ بلند سطح مرتفع ہے جو مشرق کی طرف بتدریج ڈھلوان ہوتی چلی گئی ہے۔ فلسطین کا وہ حصہ جو اُردن میں شامل ہے، زیادہ تر پہاڑی سطح مرتفع ہے۔ جنوب مغرب میں بحیرۂ احمر کے ساتھ ساتھ چند میل تک اُردن کی سرحد چلی گئی ہے۔

مُلک کا ۹۵ فی صد رقبہ بنجر ہے، جس میں خانہ بدوش لوگ گلہ بانی کرتے ہیں۔ ان کا عام پیشہ بھیڑ بکریاں اور اُونٹ پالنا ہے۔ حجاز ریلوے کے مغرب میں کچھ زرعی علاقہ ہے۔ یہاں جاڑے کے موسم میں کچھ بارش ہو جاتی ہے۔ اس حصے میں گیہوں، رُوئی، تمباکو اور پھلوں کی کاشت ہوتی ہے۔ مشرقی حصہ مغربی حصے کے مقابلے میں زیادہ تر خشک ہے، کیونکہ یہاں بارش بہت

کم ہوتی ہے۔ جُوں جُوں مغرب کی طرف جائیں، بارش کم ہوتی جاتی ہے۔

جنوب میں ۵ ہزار فٹ بلند پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ ان میں ندی نالوں کی بنی ہوئی گہری گھاٹیاں ہیں۔ ریگستانوں میں سردی اور گرمی کے موسم شدید ہوتے ہیں۔

معدنیات بالکل نہیں ہیں۔ البتہ بحیرۂ مُردار کے پانی سے نمک اور پوٹاش تیار ہوتی ہے۔ اس بحیرے کا پانی بہت زیادہ کھاری ہے، جس کی وجہ سے اس میں کوئی چیز ڈوب نہیں سکتی۔ دریائے اُردن اسی بحیرے میں آ کر گرتا ہے۔

گندم، تیل اور جانور بھیڑ، بکری، اونٹ دوسرے ملکوں کو بھیجے جاتے ہیں اور اُن کے عوض چائے، چینی اور ضروریات کی دوسری اشیا باہر سے منگائی جاتی ہیں۔

باوجود بنجر علاقہ ہونے کے ذرائع آمد و رفت اچھے ہیں۔ اسرائیل، شام اور عراق کے ساتھ آمد و رفت کے لیے ملک میں عُمدہ سڑکیں ہیں۔ حجاز ریلوے ملک کے شمال سے جُنوب کو جاتی ہے۔

عمّان اور یروشلم مشہور شہر ہیں۔ عمّان صدر مقام ہے۔ عقبہ بندرگاہ ہے جو بحیرۂ قلزم میں واقع ہے۔

یروشلم، جسے بیت المقدس بھی کہتے ہیں، بہت پُرانا اور تاریخی شہر ہے۔ مسلمان، عیسائی اور یہودی سب اسے متبرک خیال کرتے ہیں۔ بہت سے نبی یہیں ہوئے ہیں۔

اُردن میں مُطلق العنان بادشاہت قائم ہے۔

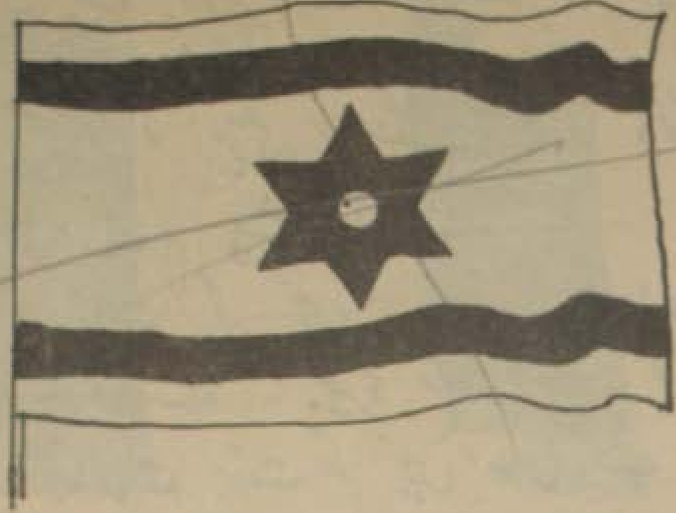

اسرائیل

ISRAEL

جنوب مغربی ایشیا میں فلسطین کا ایک حصّہ ہے ۔ اس کے مشرق میں بحیرۂ مردار اور اُردن ، شمال میں لبنان ، مغرب میں بحیرۂ روم اور جنوب میں مصر واقع ہے ۔ رقبہ ۷ ہزار ۹۰۰ مربع میل اور آبادی ۲۲ لاکھ کے قریب ہے ۔ غالب آبادی یہودیوں کی ہے ۔

شمالی حصّہ ایک سطحِ مرتفع ہے ۔ اس میں شمال سے جنوب تک پہاڑوں کے چھوٹے چھوٹے سلسلے چلے گئے ہیں ۔ تقریباً نصف حصّہ سٹیپ کے میدانوں جیسا بنجر علاقہ ہے ۔ دریائے اُردن واحد دریا ہے جو شام سے نکل کر سرحد کے ساتھ ساتھ بہتا ہُوا بحیرۂ مردار میں (جو سطحِ سمندر سے ۱۲۹۰ فٹ نیچے ہے) جا گرتا ہے ۔ بیشتر حصّہ پہاڑی ہے ۔ یہاں ڈھلانوں پر گھاس پیدا ہوتی ہے ۔ لوگوں کا خاص پیشہ گلّہ بانی ہے ۔

آب و ہوا بحیرۂ روم کی سی ہے ۔ گرمیاں شدید اور خشک ہوتی ہیں ۔ خزاں اور بہار کے موسم میں بارش ہوتی ہے ۔ اُردن کے شمال کی وادی سب سے بڑا زرعی خطّہ

ہے۔ بُحیرۂ روم کے کِنارے کی زمین بھی بہت زرخیز ہے۔ یہاں خُوب کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ عام طَور پر جَو، چاوَل، انجیر، تمباکُو، زیتُون، سنگترے اَور انگُور کی کاشت ہوتی ہے۔ لوگوں کا عام پیشہ زراعت ہے۔

معدنیات کم ہیں۔ بعض جگھوں پر جپسم، گندھک اَور چُونے کا پتھر مِلتا ہے۔ بُحیرۂ مُردار سے پوٹاش اَور برومائن نِکالے جاتے ہیں۔ جنگلات بہت کم ہیں، اس لیے لکڑی کی قِلّت ہے، جو باہَر سے منگائی جاتی ہے۔

جافا، تل ابیب، حیفہ اَور یروشلم مشہُور شہَر ہیں۔

حیفہ اہم بندرگاہ ہے۔ یہاں پائپ لائن کے ذرِیعے عِراق سے پٹرول لایا جاتا ہے۔

بَیتُ المقدس مُسلمانوں، عیسائیوں اَور یہُودیوں کا مُتبرّک مقام ہے۔ یہ شہر ریل کے ذریعے حیفہ کی بندرگاہ سے مِلا ہُوا ہے اَور عَربوں اَور اسرائیل کے مابین تقسیم کر دِیا گیا ہے۔

مُلک میں زیتُون کا تیل نِکالنے اَور صابن سازی کے کارخانے عام ہیں۔

اِسرائیل کی ریاست ۱۹۴۸ء میں وجُود میں آئی جبکہ برطانیہ اَور امریکا
نے فلسطین کے عَرب مُسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کرتے ہُوئے
س کے حِصّے بخرے کِیے۔ اس سِلسلے میں عَرب مُسلمانوں اَور
ودیوں میں عرصے تک جنگ جاری رہی، لیکن یہُودیوں نے
انیہ اَور امریکا کی مدد سے عَربوں کو فلسطین کے بہت بڑے
ے سے جبرًا نِکال کر یہاں اپنی حکومت قائم کر لی۔

اَفغانِستان

AFGHANISTAN

پاکِستان کے شمال مغرب میں افغانوں کی ایک آزاد سلطنت ہے ۔ اس کی سرحدیں شمال میں روسی ترکستان اور مغرب میں ایران سے ملتی ہیں ۔ جنوب میں بلوچستان اور مشرق میں سابق صوبۂ سرحد واقع ہے ۔ درۂ خیبر اسے پاکستان سے ملاتا ہے ۔ رقبہ ۲ لاکھ ۵۰ ہزار مربع میل اور آبادی ایک کروڑ دس لاکھ کے قریب ہے ، جس میں افغان ، تاجیک ، ازبک ، ہزارہ اور پوندہ قومیں شامل ہیں ۔ سرکاری زبان پشتو ہے ، مگر فارسی بھی بولی جاتی ہے ۔

یہ ملک ہندوکش اور سلیمان کے سلسلہ ہائے کوہ سے گھرا ہوا ہے ۔ جابجا ٹیلے اور سنگلاخ چٹانیں ہیں ۔ دریائے کابل ، امو اور ہلمند مشہور دریا ہیں ، جن کے تنگ میدان زیادہ گنجان آباد اور زرخیز ہیں ۔ ان میدانوں میں گندم ، جو ، انجیر ، انار ، انگور ، تمباکو ، سیب ، خوبانیاں اور سردے پیدا ہوتے ہیں ۔ چراگاہوں میں گلہ بانی ہوتی ہے اور عام طور پر دنبے پالے جاتے ہیں ۔ قراقلی سے پوستین اور ٹوپیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں ۔ خشک کھال دوسرے ممالک کو بھیجی جاتی ہے ۔ اون زیادہ تر روس کو جاتی ہے اور وہاں سے سوتی کپڑا ، چائے اور کھانڈ منگائی جاتی ہے ۔

پھل اور میوہ جات مُلک کی اہم پیداوار ہیں ۔ پھل خشک
کر کے دُوسرے مُلکوں کو بھیجے جاتے ہیں ۔ مُلک میں بجلی پیدا
کرنے، سلکی کپڑا اور چمڑا تیار کرنے کے کارخانے ہیں۔ اہم مصنوعات
سلک، دریاں، صابن اور بُوٹ ہیں، جو برآمد کی جاتی ہیں ۔

گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور سردیوں میں سخت سردی
سردیوں میں برف باری کے باعث راستے بند ہو جاتے ہیں ۔
بارش کم ہوتی ہے ۔

پہاڑوں میں کوئلہ، لوہا، سیسہ، سُرمہ اور گندھک کے ذخائر
موجود ہیں، مگر اُن سے ابھی تک کوئی خاص فائدہ نہیں اُٹھایا
گیا ہے ۔

مُلک میں کوئی ریل نہیں ۔ آمد و رفت اور بار برداری کے لیے
موٹریں، لاریاں، اُونٹ، گھوڑے اور گدھے استعمال کیے جاتے
ہیں ۔

پغمان، جلال آباد، ہرات، قندھار، مزار شریف اور غزنی مشہور
شہر ہیں ۔ غزنی کا شہر ہینگ کے لیے مشہور ہے ۔ پغمان
نہایت خوب صورت اور صحت افزا مقام ہے ۔ یہاں گرمیوں
یں بادشاہ اور دُوسرے حُکّام رہتے ہیں ۔

کابُل صدر مقام ہے ۔ یہاں باغِ حضُوری میں مُغل شہنشاہ،
ر کی قبر ہے ۔ کابُل میں افغانستان کی واحد یُونیورسٹی ہے ۔
افغانستان میں فوجی مُلازمت لازمی ہے ۔ مُلک میں موروثی
شاہت ہے ۔ پارلیمنٹ بھی ہے، مگر اس کے اختیارات محدود
۔

البانیا

ALBANIA

مشرقی یورپ کا ایک زرعی ملک ہے۔ اسے ۱۳-۱۹۱۲ء کی جنگِ بلقان کے بعد سلطنتِ ترکی سے علیحدہ کیا گیا۔ اس کے شمال اور مشرق میں یوگو سلاویہ، جنوب میں یونان اور مغرب میں بحیرۂ ایڈریاٹک واقع ہے۔ رقبہ دس ہزار ۶۲۹ مربع میل اور آبادی چودہ لاکھ کے قریب ہے۔ لوگ قریب قریب سب مسلمان ہیں اور البانوی زبان بولتے ہیں۔

جنوبی یورپ کے ملکوں کی طرح یہ ملک بھی پہاڑی ہے۔ ملک کی بیشتر سطح ۳ ہزار فٹ اونچی ہے۔ بلند پہاڑ ایک دوسرے کے متوازی پھیلے ہوئے ہیں، جن کے درمیان نہایت زرخیز وادیاں ہیں لیکن ان سے مناسب فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان وادیوں کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے پہاڑی سلسلے ہیں جو انھیں گھیرے میں لیے ہوئے ہیں اور وہاں تک آسانی سے نہیں پہنچا جا سکتا۔ ان وادیوں میں سب سے بڑی وادی جھیل اوہرڈ کی وادی کہلاتی ہے جو جنوب مشرق میں واقع ہے۔ ساحلی میدانوں کو چھوٹے چھوٹے دریا سیراب کرتے ہیں۔ ان دریاؤں میں صرف دو دریا جہازرانی کے قابل ہیں۔ دریائے سکمی کے شمال اور جنوب میں گیگ اور ٹاسک قبیلوں کی قومیں آباد ہیں۔ ایڈریاٹک کے ساحل کے ساتھ کا علاقہ دلدلی میدان ہے۔

آب و ہوا پر بحیرۂ روم کا خاص اثر ہے - گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور موسم خشک رہتا ہے - سردیوں میں موسم معتدل ہوتا ہے اور بارش کافی ہوتی ہے، اس لیے صرف وہی چیزیں کاشت کی جاتی ہیں جو بحیرۂ روم کے خطوں میں پیدا ہوتی ہیں - جیسے گیہوں، تمباکو، چاول، نارنگی، انگور اور زیتون وغیرہ - پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چراگاہیں ہیں جن میں مویشی اور بھیڑ بکریاں چرائی جاتی ہیں اور ان حصّوں میں لوگوں کا عام پیشہ گلہ بانی ہے -

آبادی کا زیادہ حصّہ کاشت کاری کرتا ہے - ملک میں بہت کم کارخانے ہیں، اس لیے خام مال دوسرے ملکوں کو بھیج دیا جاتا ہے - باہر جانے والے مال میں روز مرّہ خوراک کی اشیاء، اون، خام چمڑا اور پشم شامل ہیں -

پہاڑوں میں کہیں کہیں ایلومنیم اور پٹرولیم کے ذخائر ملتے ہیں - ان کے علاوہ کم مقدار میں اسفالٹ، جپسم، تانبا اور لوہا بھی پایا جاتا ہے - جہاں کہیں جنگلات ہیں، اُن میں اخروٹ اور آبنوس کی لکڑی بکثرت ملتی ہے -

البانیا ایک آزاد ملک ہے، جس میں اشتراکی نظام قائم ہے - ملک کا نظم و نسق نیشنل اسمبلی کے ہاتھ میں ہے - وزراء کی جماعت (جس کا سربراہ وزیرِ اعظم ہوتا ہے) نیشنل اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے -

ترانا، سقوطری اور کورٹسا مشہور شہر ہیں - سقوطری شمالی سرحد کے قریب واقع ہے - بہت قدیم شہر اور شمال میں تجارت کا اہم مرکز ہے - کورٹسا میں اچھے اچھے ڈیری فارم ہیں - یہ ملک کے ڈیری فارموں کا مرکز ہے - ترانا ملک کا صدر مقام ہے - ملک کی واحد اور اہم بندرگاہ دورازو ہے - ملک میں صرف ۸۱ میل لمبی ریل ہے - یہ ۱۹۵۰ء میں تعمیر ہوئی اور ترانا کو دورازو سے ملاتی ہے

u 913/2

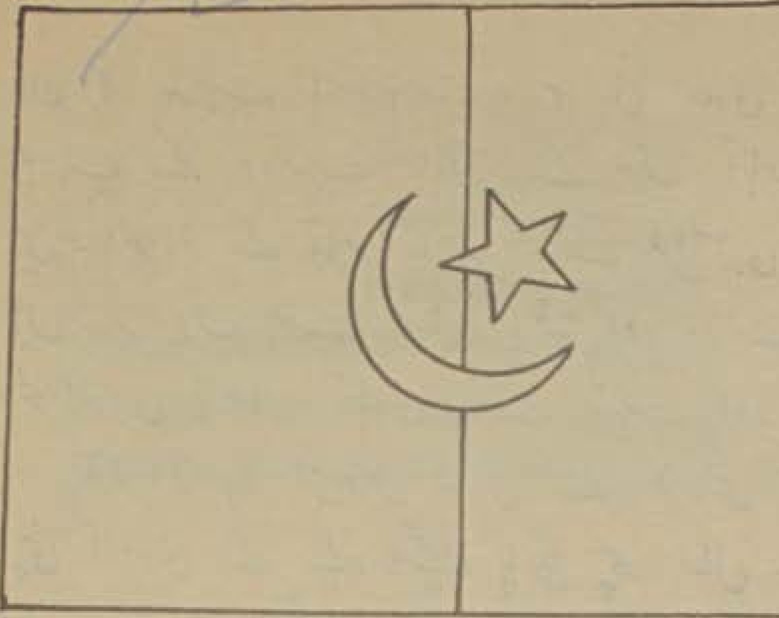

الجزائر

ALGERIA

یہ ملک افریقہ کے شمالی ساحل پر ساڑھے چھ سو میل تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ ۸۴۶۱۲۴ مربع میل ہے۔ مغرب میں مراکش اور مشرق میں تونس واقع ہے۔ کھیتی باڑی صرف ڈیڑھ کروڑ ایکڑ کے رقبے میں ہوتی ہے۔ اناج۔ تمباکو، سبزیاں، انجیر، چھوہارے، ریشم یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔ انگور کی بیلیں بھی یہاں خوب پھولتی پھلتی ہیں۔ لیکن کھیتی باڑی سے زیادہ یہاں مویشیوں کی پال پوس کا کاروبار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں چراگاہیں بہت ہیں۔ بھیڑ بکریاں اور اونٹ، لوگ بڑے شوق سے پالتے ہیں۔

الجزائر کا ۶۸ فی صدی علاقہ سطح مرتفع ہے۔ ہاں ساحل کا علاقہ میدانی ہے اور وہ سرسبز بھی زیادہ ہے۔ ساحل کے زرخیز علاقے کے مقابلے میں یہاں ایسے علاقے بھی ہیں جہاں سوائے ریت کے کچھ نہیں ہوتا۔ اِن علاقوں میں تیل کے چشمے نکلے ہیں۔ خیال ہے کہ یہاں تیل بہت کثرت سے نکلے گا۔ اِس کے علاوہ کچھ اور معدنیات بھی یہاں ملتی ہیں۔ مثلاً تانبا، لوہا، یورینیم، ٹین، کوئلہ۔

الجزائر کی آبادی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ۸۶ فی صدی یہاں کے لوگ ہیں۔ یہ لوگ عرب اور بربر ہیں۔

ان کا مذہب اسلام ہے۔ ۱۲ فی صدی فرانسیسی آباد ہیں۔ ۲ فی صد یورپ کے دوسرے علاقوں کے لوگ آباد ہیں۔ یہ لوگ آبادکار کہلاتے ہیں۔ الجزائر کے تمام زرخیز علاقے فرانسیسی آبادکاروں کے قبضے میں ہیں۔ یہ لوگ بہت ترقی یافتہ اور دولت مند ہیں۔ ان کے برعکس الجزائر کی مسلمان آبادی بہت غریب اور پسماندہ ہے۔

الجزائر پر انیسویں صدی سے فرانس کا قبضہ تھا۔ الجزائر کے لوگ اپنی آزادی کے لیے پچھلے پانچ چھ سال سے فرانسیسی حکومت کے خلاف لڑ رہے تھے۔ انھوں نے اپنی ایک آزاد حکومت بھی قائم کر لی تھی۔ اس حکومت کو تمام عرب ملکوں نے اور پاکستان نے بھی الجزائر کی جائز حکومت تسلیم کر لیا تھا۔ آخر طویل جنگ سے تنگ آ کر فرانسیسی حکومت نے الجزائری وطن پرستوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور مئی ۱۹۶۲ء میں یہ ملک آزاد ہو گیا۔

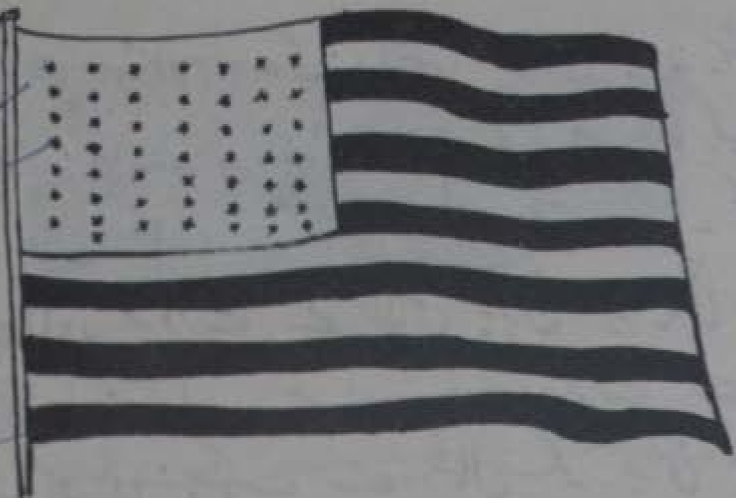

امریکہ
(ریاست ہائے متحدہ)
UNITED STATES OF AMERICA

دُنیا کی سب سے بڑی جمہوری سلطنت ہے۔ شمالی امریکہ میں واقع ہے۔ اور اِس برِاعظم کے نصف سے زیادہ حصّے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کے شمال میں کینیڈا، جنوب میں ریاست میکسیکو اور مشرق و مغرب میں بحرِ اوقیانوس اور بحرالکاہل واقع ہیں۔ رقبہ ۳۰ لاکھ ۲۲ ہزار ۳ سَو ستاسی مُربّع میل ہے، جو کل یورپ کے ۴/۵ کے برابر ہے اور آبادی ۱۸ کروڑ کے قریب ہے۔ تجارت، صنعت و حرفت، تعلیم اور دولت کے لحاظ سے دُنیا کا مُمتاز ترین مُلک سمجھا جاتا ہے۔

امریکہ کے مشرق اور مغرب میں سِلسلہ ہائے کوہ واقع ہیں اور وسط میں میدان۔ پہاڑوں میں اپے لے چین کے مشہور پہاڑوں کا سِلسلہ شامل ہے۔ وسطی میدان بہت زرخیز ہے۔ دُنیا کا سب سے لمبا دریا مِسس پی اور اِس کے معاون اسے سیراب کرتے ہیں۔ اِس میدان کا شمالی حِصّہ گیہوں کی پیداوار کے لیے خاص طور پر مشہور ہے۔ دوسرے حِصّوں میں مکّی، کپاس، تمباکو، گنّا اور چاول کاشت ہوتا ہے۔ میدان کے مغربی علاقوں میں مویشی اور بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ وسطی میدان میں شکاگو جھیل، مِچی گن کے جنوبی سرے پر واقع ہے، جو دُنیا میں اناج کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ اِس جگہ عِمارتی لکڑی اور مویشیوں کی تجارت ہوتی ہے۔

بحرِ اوقیانوس کے ساحلی میدانوں میں بہت سے دریا بہتے ہیں، جو آبشاریں بناتے ہوئے بحرِ اوقیانوس میں جا گرتے ہیں۔ اِس میدان کے جنوب میں وسیع پیمانے پر ماہی گیری ہوتی ہے۔ مشرقی ساحل کی آب و ہوا شدید ہے اور ضرورت کے مطابق بارش ہو جاتی ہے۔ مغربی ساحل کی آب و ہوا بحری یا معتدل ہے اور بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ وسیع میدانوں کی آب و ہوا جنوب سے شمال کو بدلتی جاتی ہے۔ جنوبی حصّہ منطقۂ حارہ میں واقع ہونے کے باعث گرم ہے۔

یہاں بحیرۂ روم کے خطّے کے پھل مثلاً سیب، نارنگی، ناشپاتی اور انگور پیدا ہوتے ہیں۔ کیلے فورنیا کے علاقے میں پھلوں کی بہتات ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں دُنیا کے سب مُلکوں سے زیادہ کوئلہ، لوہا، تانبا اور پٹرول ملتا ہے۔ پنسلوینیا کے علاقے میں اعلیٰ قسم کا کوئلہ پایا جاتا ہے۔ کیلے فورنیا اور کولوروڈو میں سونا ملتا ہے۔ جھیل سُپیریئر کے جنوب اور مغرب میں لوہا پایا جاتا ہے۔

تقریباً نصف دُنیا سے اِس مُلک کے تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ کپاس، گندم، گوشت، لوہا، موٹریں، جنگی سامان، تانبا، تمباکو، مویشی اور پھل دُوسرے مُلکوں کو بھیجے جاتے ہیں۔

بوسٹن، فلاڈلفیا، بالٹی مور، رچمنڈ، چارلسٹن، پٹس برگ، سان فرانسسکو، شکاگو اور لاس اینجلز مشہور شہر ہیں۔ نیویارک دُنیا کا بہت بڑا شہر ہے جو دریائے ہڈسن کے کنارے واقع ہے۔ واشنگٹن صدر مقام ہے۔ یہ دریائے پوٹومیک کے کنارے واقع ہے اور نیویارک کے بعد مُلک کی دُوسری بڑی بندرگاہ ہے۔

یہ مُلک پہلے برطانیہ کے زیرِ اثر تھا۔ برطانیہ کا اقتدار ختم ہونے پر تیرہ ۱۳ ریاستوں نے مِل کر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بُنیاد رکھی اور اب اِس میں ۵۰ ریاستیں شامل ہیں۔ مُلک کا طرزِ حکومت جمہوری ہے۔

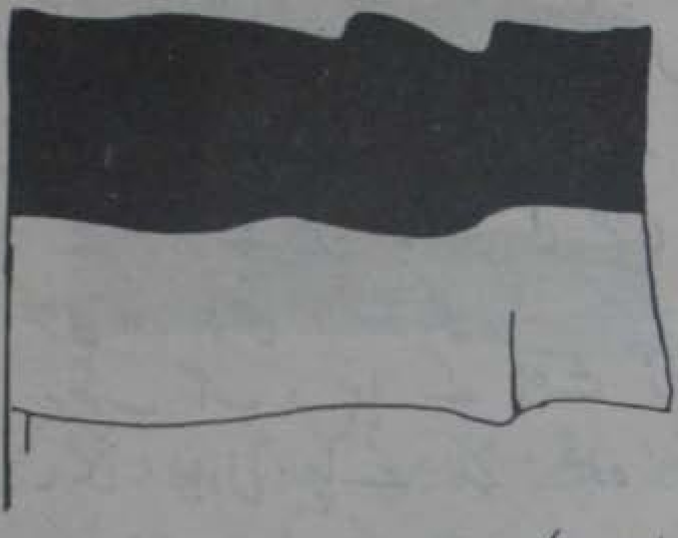

اِنڈونیشیا

INDONESIA

جُنوب مشرقی ایشیا کا ایک آزاد مُلک ہے۔ اِس میں جاوا، بورنیو، سماٹرا، نیوگنی کا مغربی حصّہ، ملاکا، جزائرِ سنڈا اور اُس کے آس پاس کے چند جزیرے شامل ہیں۔ شمال میں بُحیرۂ چین، جنُوب مغرب میں بحرِ ہند اور مشرق میں بحُرالکاہل واقع ہے۔ اِسے پہلے جزائرِ شرق الہند یا ڈچ ایسٹ اِنڈیز کہتے تھے۔ یہ دُنیا کا سب سے بڑا مجمعُ الجزائر ہے۔ رقبہ ۷ لاکھ ۳۵ ہزار ۲۶۷ مُربّع مِیل اور آبادی ۸ کروڑ کے قریب ہے۔ آبادی کی غالب اکثریت مُسلمان ہے۔ سب سے زیادہ آبادی جزیرۂ جاوا کی ہے، جس میں ۴ کروڑ لوگ بستے ہیں۔ اِس جزیرے میں بُدھ مت والوں اور عیسائیوں کی بھی اچھی خاصی آبادی ہے۔

یہ تمام جزیرے آتش فشاں پہاڑوں کے لاوے سے بنے ہیں۔ بیشتر پہاڑ اب بھی آتش فشانی کرتے ہیں، جن کے باعث جزیرہ سماٹرا میں خاص طور پر زلزلے آتے رہتے ہیں۔

منطقۂ حارّہ میں واقع ہونے کی وجہ سے آب و ہوا استوائی ہے۔ گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ بارش سارا سال ہوتی رہتی ہے۔ جاوا اور سماٹرا میں مئی سے اکتوبر تک بہت بارش ہوتی ہے۔ دسمبر اور جنوری سخت سرد اور خشک اور باقی مہینے سخت گرم ہوتے ہیں۔

تمام جزیروں، خصوصاً بورنیو میں جنگلات کثرت سے ہیں اور اتنے گھنے ہیں کہ دن کے وقت بھی رات کا سماں رہتا ہے۔ ان جنگلات سے عمارتی لکڑی، بانس، گوند، جنگلی ربڑ اور کونین حاصل کی جاتی ہے۔ مشرقی جاوا کے جنگلات میں ساگوان کی لکڑی ملتی ہے۔ علاوہ ازیں صندل کی لکڑی اور ہاتھی دانت بھی ملتا ہے۔

مرطوب آب و ہوا کے باعث زمین زرخیز اور پیداوار کافی ہوتی ہے۔ گنا، چاول، چائے، ربڑ، قہوہ، تمباکو، گرم مسالا، سنکونا اور ساگودانہ یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔

معدنیات میں مٹی کا تیل، ٹین، تانبا، میگنیشیا اور سونا نکلتا ہے۔ کوئلہ، نمک اور یورینیم کے ذخائر بھی پائے جاتے ہیں۔ حال ہی میں پٹرولیم کے ذخائر دریافت کیے گئے ہیں۔ سماٹرا، مشرقی بورنیو اور مشرقی جاوا میں پٹرولیم نکالا جاتا ہے۔

ربڑ، پٹرولیم اور معدنی اشیاء باہر بھیجی جاتی ہیں۔ کیمیاوی اشیاء، کپڑا، کاغذ، صابن، ربڑ کی اشیاء اور موٹر کے پرزے بنانے کی صنعت ترقی پر ہے۔

جکارتا، سورابیہ، بنڈونگ، سیمرنگ اور سراکارتا مشہور شہر ہیں۔ سراکارتا تمباکو اور چینی کی صنعت کے لیے مشہور ہے۔ جکارتا صدر مقام ہے۔

ملک میں محدود جمہوریت ہے۔ ملک کا سربراہ صدر کہلاتا ہے، جسے وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

ایران

IRAN

مغربی ایشیا کا ایک مُلک جو پہلے فارس کہلاتا تھا۔ بحیرۂ کیسپین اور خلیج فارس کے درمیان واقع ہے۔ مشرق میں اس کی سرحدیں پاکستان اور افغانستان سے اور مغرب میں عراق اور ترکی سے ملتی ہیں۔ مشرق سے مغرب تک ایک ہزار ساڑھے تین سو میل لمبا اور شمال سے جنوب تک آٹھ سو میل چوڑا ہے۔ رقبہ ۶ لاکھ ۲۸ ہزار مُربع میل اور آبادی دو کروڑ کے قریب ہے جو زیادہ تر شیعہ مُسلمانوں پر مُشتمل ہے۔ باشندوں کی زبان فارسی ہے۔

ایران کا دو تہائی حصہ غیر آباد اور صحرائی ہے۔ اس میں ۳۰ لاکھ کے قریب خانہ بدوش لوگ رہتے ہیں۔ وسطی حصہ ایک سطح مُرتفع ہے۔ اس میں پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔ ریگستانی علاقہ اس حصے کے مشرق میں ہے۔ اس سطح مُرتفع کے آباد حصوں میں کپاس، چقندر، تمباکو اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ آب پاشی کا ذریعہ تھوڑی سی بارش یا وہ پانی ہے جو برف پگھلنے سے دریاؤں میں آ جاتا ہے۔ سارے مُلک میں آذر بائیجان ہی ایک ایسا صوبہ ہے جو بہت زرخیز ہے۔ یہاں گندم، جو، کپاس اور چاول کی کاشت ہوتی ہے۔ باقی علاقوں میں کھیتی باڑی بہت کم ہے۔ پہاڑی حصوں میں اعلیٰ قسم کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں، جن کی پشم سے قالین اور غالیچے تیار کیے جاتے ہیں۔ ایران کی یہ صنعت بہت قدیم

اَور دُنیا بھر میں مشہُور ہَے ۔ سِلک ، چَمڑے ، اُون اَور افیون بھی ایران کی خاص مصنُوعات ہَیں ۔

جنگلات میں گوند کے درَخت مِلتے ہَیں ، جن کی گوند وسیع پیمانے پر باہر بھیجی جاتی ہَے ۔ خلیج فارس اَور بحیرۂ کیسپین کے کنارے ماہی گیری ہوتی ہَے ۔

معدنیات میں تانبا ، لوہا ، نمک ، سیسہ ، ٹین اَور کوئلہ مِلتا ہَے ۔ سب سے اہم معدن تیل ہَے ۔ یہی اِس مُلک کی سب سے بڑی دَولت ہَے ۔ ایران کے قریبًا ۵۰ ہزار مُربّع مِیل کے رقبے میں پٹرول کے چشمے ہَیں ۔ آبادان کے مقام پر ، جو خلیج فارس کے کنارے واقع ہَے ، تیل صاف کرنے کے عظیمُ الشّان کارخانے ہَیں ۔ اُن کا اِنتظام اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے سپُرد ہَے ۔ مُلک میں گلیسرین اَور چھوٹے ہتھیار بنانے کی فیکٹریاں حال ہی میں قائم کی گئی ہَیں ۔

تبریز ، اصفہان ، ہمدان ، مشہد اَور شیراز مشہُور شہر ہَیں ۔ فارسی کے مشہُور شاعر شیخ سعدیؒ شیراز ہی کے رہنے والے تھے ۔ تہران صدر مقام ہَے ۔ یہ شہر کوہ البرز کے دامن میں واقع ہَے ۔ تبریز اَور تہران میں یُونیورسٹیاں ہَیں ۔

ایران میں فوجی مُلازمت لازمی ہَے ۔ ہر شخص کو دو سال تک فوجی تربیت دی جاتی ہَے ۔ مُلک کا قانُون مجلسِ دستُور ساز بناتی ہَے ۔ اختیارات وُزراء کی جماعت کو حاصل ہوتے ہَیں ، جس کا سربراہ وزیرِ اعظم ہوتا ہَے ۔ وزیرِ اعظم کو بادشاہ نامزد کرتا ہَے ۔ گویا بادشاہ کو کُلی اِختیارات حاصل ہَیں ۔

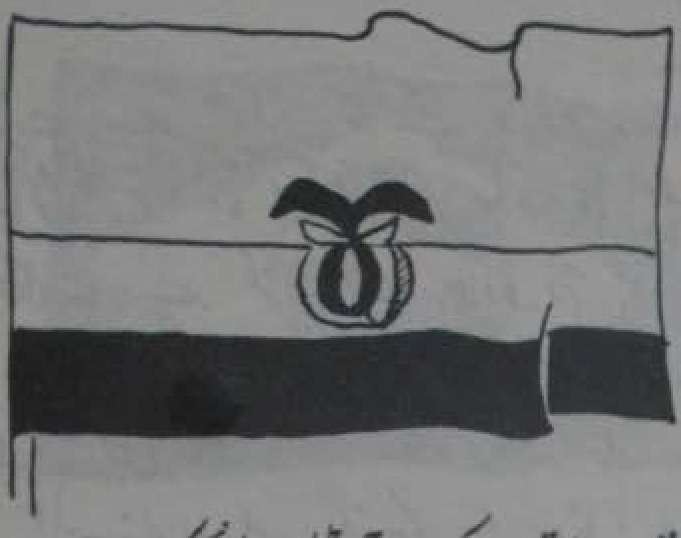

ایکویڈور

ECUADOR

جنوبی امریکہ میں بحرالکاہل کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کے شمال میں کولمبیا، مغرب میں بحرالکاہل اور مشرق اور جنوب میں پیرو کی سرحدیں واقع ہیں۔ رقبہ دو لاکھ چھبیس ہزار مربع میل اور آبادی ۴۲ لاکھ کے قریب ہے۔ ہسپانوی زبان میں ایکویڈور خطِ استوا کو کہتے ہیں۔ اس ملک کو ہسپانیوں نے آباد کیا تھا۔ چونکہ ملک کا ۳/۴ سے زیادہ حصہ خطِ استوا کے جنوب میں واقع ہے، اس لیے اسے ایکویڈور کا نام دیا گیا۔

ملک میں کوہ انڈیز کے دو پہاڑی سلسلے ہیں، جو خطِ استوا کو شمالاً جنوباً کاٹتے ہیں۔ ان پہاڑوں کی چوٹیاں بلند اور آتش فشاں ہیں۔ ان میں دو چوٹیاں چمبورازو اور کوٹو پاکسی ۲۰۵۵۷ اور ۱۹۳۴۴ فٹ بلند ہیں۔ ساحل اور پہاڑوں کے درمیان کی وادی زرخیز لیکن دلدلی اور سخت گرم ہے۔ پہاڑوں سے دور مشرق کی طرف جنگلات سے ڈھکا ہوا بارانی خطہ ہے، جو ایمیزن کا میدان کہلاتا ہے۔ اس میں دور دور تک کوئی آبادی نہیں۔ آب و ہوا انڈیز کے پہاڑوں کی وجہ سے ہر جگہ مختلف ہے۔ ساحل اور انڈیز کے درمیانی میدان کی آب و ہوا گرم اور پیداوار منطقۂ حارہ جیسی ہے۔ انڈیز کی وادیاں اور سطح مرتفع سرد ہیں۔ ساحل کے نشیبی علاقے میں کوکو

کثرت سے پیدا ہوتا ہے ۔ دُوسرے حصّوں میں قہوہ ، گیہوں ، مکئی ، تمباکو ، جَو ، گنّا ، آلو اَور دُوسری سبزیاں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں ۔ جنگلات سے لکڑی کے علاوہ ربڑ بھی حاصل کیا جاتا ہے ۔

پہاڑوں کی وادیوں اَور ڈھلانوں پر چراگاہیں ہیں ۔ اِن میں مویشی پالے جاتے ہیں ۔

معدنیات میں گندھک ، سونا ، چاندی ، سِکّہ ، تانبا اَور پٹرولیم بھی مِلتا ہے ۔

مُلک کی سب سے بڑی صنعت کپڑا بُننا ہے ۔ دُوسری اہم صنعت گھاس اَور تِنکوں کی ٹوپیاں ہیں ، جنھیں پاناما ہیٹ کہتے ہیں ۔

گویا کوئل مشہُور بندرگاہ ہے جو بڑی سڑک کے ذریعے مُلک کے صدر مقام کیوٹو سے مِلی ہُوئی ہے ۔ کیوٹو اگرچہ خطِ استوا پر واقع ہے ، لیکن بہت بُلند ہونے کے باعث اِس شہر کی آب و ہوا خوشگوار ہے ۔ گویا کوئل کی بندرگاہ سے بہت بڑی تعداد میں کوکو دُوسرے مُلکوں کو بھیجی جاتی ہے ۔

مُلک میں اَمریکی طرز کا جمہوری نظام قائم ہے ۔ صدر براہِ راست ووٹوں کے ذریعے مُنتخب ہوتا ہے اَور اُس کی مدد کے لیے عوام کے نمایندوں کی ایک جماعت ہوتی ہے ، جسے کانگرس کہتے ہیں ۔

برازیل

BRAZIL

جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ مشرق سے مغرب تک دو ہزار سات سو میل اور شمال سے جنوب تک دو ہزار ساڑھے چھ سو میل تک پھیلا ہوا ہے۔ مشرق میں بحرِ اوقیانوس، شمال میں گی آنا، وینیز ویلا، مغرب میں کولمبیا، پیرو اور بولیویا اور جنوب میں یوراگوئے اور پیراگوئے کی سرحدات ملتی ہیں۔ رقبہ ۳۲ لاکھ ۸۹ ہزار مربع میل اور آبادی ۶½ کروڑ کے قریب ہے۔ (رقبے کے لحاظ سے پاکستان سے نو گنا بڑا ہے۔ سفید قومیں آبادی کا ½ حصہ ہیں۔ باقی آبادی قدیم باشندوں پر مشتمل ہے۔

برازیل کا بڑا حصہ ایک وسیع و عریض میدان ہے۔ البتہ جنوب مشرقی ساحلی حصہ پہاڑی ہے۔ میدان کا بڑا حصہ خطۂ ایمیزن کے گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ جنوب میں گھاس کا خطہ ہے۔ مشہور دریا ایمیزن اور اس کے معاون جپورا، رایو نیگرو، پوروس، مڈیرا، کنگو، ٹوکنیٹین، پیرا گوئے، ایراگوئے، سان فرانسسکو اور پرانا ہیں۔ ساحلی علاقہ زرخیز ہے جہاں کاشت کاری ہوتی ہے۔ شمال مشرقی علاقے کی سب سے بڑی پیداوار کیکاؤ ہے، جس سے کوکو یا چاکلیٹ بنائی جاتی ہے۔ کیکاؤ کے درخت میں چھوٹے تربوز کی طرح موٹی موٹی پھلیاں آتی ہیں۔ ان کے بیج خشک کر کے ریاست ہائے

متحدہ امریکہ کو بھیجے جاتے ہیں۔ شمال مشرق کے مرطوب خطے میں گنّا کاشت ہوتا ہے۔ شمال میں کپاس پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں تمباکو، مکئی اور چاول بھی کاشت ہوتے ہیں۔ سب سے بڑی پیداوار کافی ہے، جو بہت زیادہ مقدار میں باہر بھیجی جاتی ہے۔ سیم کے پھل اور انگور بھی پیدا ہوتا ہے۔ جنگلات میں ربڑ، مہاگنی اور کئی قسم کی لکڑی ملتی ہے۔

ایمیزن کے طاس کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ سطح مرتفع برازیل پر بارش خوب ہوتی ہے۔ برازیل کی خشک سطح مرتفع کی آب و ہوا خشک ہے۔ جنوبی برازیل کی آب و ہوا سرد ہے اور بارش خوب ہوتی ہے۔

چاندی، ابرق، پلاٹینم، سیسہ، تانبا، میگنیشیا، پارہ، کوئلہ اور سنگِ مرمر برازیل کی خاص معدنیات ہیں۔ ایمیزن کے طاس میں سونا اور الماس بھی پایا جاتا ہے۔ کچا لوہا کثرت سے نکلتا ہے۔

ساحلی زرعی علاقے کے مغرب میں چراگاہیں ہیں۔ یہاں برازیل کے دوسرے حصّوں کی نسبت بارش کم ہوتی ہے اور آبادی بھی کم ہے۔ لوگ زیادہ تر مویشی پالتے ہیں۔

قہوہ، روئی، کیکاؤ اور کھالیں باہر بھیجی جاتی ہیں۔ باہر سے مشینیں، گیہوں، کپڑا، کوئلہ اور پٹرول منگایا جاتا ہے۔ مصنوعات میں خوراک کا سامان، کپڑا، ادویات، چمڑا، شیشے کا سامان، کاغذ اور ربڑ کی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔

ساؤ پالو، رکیف، سلوے ڈار، پورٹو الیگرے، بیلے ہوریزنٹو، فورٹالیزا مشہور شہر ہیں۔ ریو ڈی جنیرو صدر مقام اور بندرگاہ ہے۔ برازیل میں ۲۰ کے قریب چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی شامل ہیں، جن کا انتظام مجلس قانون ساز کی مدد سے گورنر کرتے ہیں۔

برطانیہ

GREAT BRITAIN

یورپ کے مغرب میں ایک جزیرہ ہے ۔ اس کے شمال میں بحرِ منجمد شمالی، مشرق میں بحیرۂ شمالی، جنوب میں رودبارِ انگلستان اور مغرب میں بحرِ اوقیانوس واقع ہیں ۔ رودبارِ انگلستان، آبنائے ڈوور اور بحیرۂ شمالی اسے باقی یورپ سے علیحدہ کرتے ہیں ۔ شمالی حصہ سکاٹ لینڈ اور مغربی حصہ ویلز کہلاتا ہے ۔ رقبہ ۹۳ ہزار مربع میل اور آبادی ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ کے قریب ہے ۔

برطانیہ کا ساحل بہت شکستہ ہے ۔ دریاؤں کے دہانے چوڑے ہیں جن کی وجہ سے یہاں بہت اچھی بندرگاہیں ہیں ۔ ہموار زمین بہت کم ہے ۔ شمالی اور مغربی حصے ناہموار سطح مرتفع ہیں اور باقی علاقے پست میدان، جن میں پہاڑیاں اور ٹیلے بکثرت ہیں ۔ شمال میں چیویٹ کی پہاڑیاں اور جنوب میں پینینیائن کے پہاڑوں کا سلسلہ ہے جو وسطی علاقے تک چلا گیا ہے ۔ پہاڑوں میں سب سے بلند چوٹی ۳½ ہزار فٹ بلند ہے ۔

منطقۂ باردہ میں واقع ہونے کے باوجود انگلستان کی آب و ہوا بڑی خوشگوار اور صحت کے لیے مفید ہے، کیونکہ سردیوں میں سمندر کی طرف سے گرم اور گرمیوں میں سرد ہوائیں چلتی ہیں جو موسم کو اعتدال پر رکھتی ہیں ۔ بارش سال بھر ہوتی رہتی ہے، جس کے باعث چراگاہیں عام ہیں ۔ ان چراگاہوں میں بھیڑ بکریاں اور سؤر پالے جاتے ہیں ۔ یہ چراگاہیں انگلستان کے تقریباً نصف رقبے پر چھائی ہوئی ہیں ۔ چوتھائی سے کم رقبے میں زراعت

ہوتی ہے۔ زرعی علاقے زیادہ تر مشرق میں ہیں۔ یہاں بارش کم ہوتی ہے۔ زمین ہموار اور زرخیز ہے۔ گندم، چقندر، آلو اور سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ پھلوں میں انگور، کیلا اور سیب کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔

ملک معدنیات کے لحاظ سے مالا مال ہے، جس کے باعث یہاں کارخانوں کی بھرمار ہے۔ نارتھمبرلینڈ، ڈرہم، یارک شائر، ڈربی شائر، لنکا شائر، سٹیفورڈشائر اور کینٹ میں کوئلے اور لوہے کی بڑی بڑی کانیں ہیں۔ کارنوال کے علاقے میں نمک، تانبا، ٹین، جست اور سیسے کی کانیں ہیں۔

صنعت و حرفت کے لحاظ سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ دنیا میں اوّل درجے پر ہے۔ اس کے بعد برطانیہ ہے۔ یہاں دنیا میں سب سے زیادہ کپڑا تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مشینری، اوزار، موٹر کاریں، جہاز اور ادویات تیار کرنے کے کارخانے ہیں۔ شیفیلڈ فولاد کی صنعت کے لیے مشہور ہے۔ لنکا شائر، لورپول، مانچسٹر، پریسٹن اور بولٹن میں کپڑے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں اور یہ سب اشیاء باہر بھیجی جاتی ہیں۔

ان شہروں کے علاوہ سوتھمپٹن، لیڈز، برسٹل، پلائی متھ، برمنگھم اور نیوکیسل وغیرہ مشہور شہر ہیں۔ لندن بندرگاہ اور برطانیہ کا دارالحکومت ہے۔ یہ شہر دریائے ٹیمز کے کنارے آباد ہے۔

برطانیہ میں ریلوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ دیہات تک بھی ریلیں موجود ہیں۔ بعض حصوں، مثلاً لندن کے علاقے میں، زمین دوز ریلیں چلتی ہیں۔

برطانیہ میں بادشاہت آج بھی قائم ہے، مگر اس کی حیثیت رسمی ہے۔ تمام اختیارات پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔

برطانیہ کا جھنڈا یونین جیک کہلاتا ہے۔

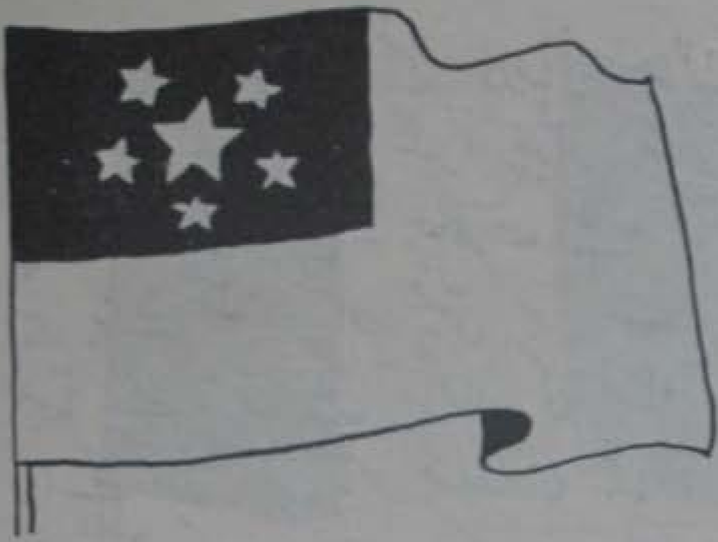

برما

BURMA

برِ اعظم ایشیا کے جنُوب مشرِق میں ایک مُلک ہے ۔ اِس کے
شمال مغرِب میں آسام اَور مشرِقی پاکستان کی سرحدیں مِلتی ہیں ۔ شمال
مشرق میں چین اور سیام اَور جنُوب مغرب میں خلیج بنگال واقع
ہے ۔ رقبہ ۲ لاکھ ۶۱ ہزار ۷۴۹ مُربع مِیل اَور آبادی ایک کروڑ
۹۰ لاکھ کے قریب ہے جو زیادہ تر برمی لوگوں پر مُشتمل ہے ۔ یہ
بدھ مذہب کے پَیرو ہیں اَور برمی زبان بولتے ہیں ۔

برما کا نصف سے زیادہ حصّہ جنگلات سے ڈھکا ہُوا ہے ۔ شمالاً
جنُوباً پہاڑی سلسلے پھیلے ہُوئے ہیں ۔ اراکان یوما کا پہاڑی سلسلہ برما
اور برِ صغیر ہند کے درمیان سرحد کا کام دیتا ہے ۔ مشرِق میں
شان کی سطح مُرتفع ہے، جو جنُوب میں تناسرم تک پھیلی ہُوئی ہے
کوہِ اراکان یوما اَور پیگو یوما مشہُور پہاڑ ہیں ۔ سالوین ستانگ اَور اِراوتی
مشہُور دریا ہیں ۔ برما کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے ۔ یہاں تین موسم
ہوتے ہیں ۔ نومبر سے فروری تک موسم خشک اَور سرد رہتا ہے ۔ مارچ
سے مئی تک گرم اَور خشک ۔ جُون سے اکتوبر تک خوب بارشیں ہوتی
ہیں ۔ چاوَل بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں گنّا، ربڑ،
روئی، تمباکُو اَور چائے کی بھی کاشت ہوتی ہے ۔

سیام اور برما کے درمیانی علاقوں میں کثرت سے گھنے جنگلات ہیں، جن میں ہاتھی، شیر، چیتا، بندر وغیرہ کئی قسم کے جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔ جنگلات میں ساگوان کی لکڑی کثرت سے ملتی ہے، جو بہت مضبوط اور قیمتی ہوتی ہے۔ اس سے اعلیٰ قسم کا فرنیچر تیار ہوتا ہے۔ برما میں ساگوان کی ارزانی کے باعث اس لکڑی کو مکانات بنانے اور دیگر عام ضرورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جنگلات کی لکڑی نزدیکی دریاؤں کے ذریعے بہا کر کارخانوں میں پہنچائی جاتی ہے۔ جنگلی ہاتھیوں کو سدھا کر ان کے ذریعے بھی لکڑی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے۔

ساحل کے ساتھ ساتھ اور دریاؤں میں مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں، جن کی تجارت ہوتی ہے۔

معدنیات میں تیل، نکل، جست، تانبا، سونا، کوئلہ اور یورینیم پایا جاتا ہے۔ بعض جگہ لعل و یاقوت بھی ملتے ہیں۔ مانڈلے کے قریب نیلم کی کانیں پائی جاتی ہیں۔

رنگون، مانڈلے، مولمین اور بسین مشہور شہر ہیں۔ رنگون صدر مقام اور سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اس کے راستے ہر قسم کی تجارتی درآمد برآمد ہوتی ہے۔ یہاں چاول اور ساگوان کے بے شمار کارخانے ہیں۔

برما ۱۹۳۷ء تک برطانوی ہند کا ایک صوبہ تھا۔ پھر اُسے علیحدہ مُلک کی حیثیت دے دی گئی۔ ۴ جنوری ۱۹۴۸ء کو یہ مُلک آزاد ہو گیا۔

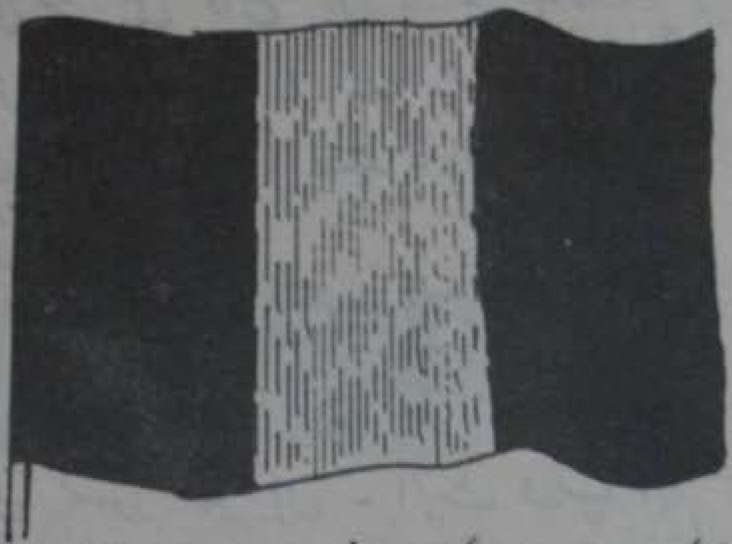

بلجیم

BELGIUM

یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک، جس کے شمال میں ہالینڈ، مشرق میں جرمنی، مغرب میں رودبارِ انگلستان اور جنوب میں فرانس واقع ہے۔ رقبہ گیارہ ہزار سات سو پچھتر مربع میل اور آبادی ۹۲ لاکھ کے قریب ہے۔ اس میں تھوڑا سا وہ رقبہ بھی شامل ہے جو ۱۹۴۹ء میں اسے جرمنی سے ملا تھا۔

جنوب مشرق کے آرڈی نیز کے پہاڑی سلسلے کے علاوہ جہاں جنگلات اور گھاس کے قطعے ہیں، باقی تمام ملک نشیبی میدان ہے۔ تقریباً ۲۰ فی صد رقبے میں جنگلات ہیں، لیکن ان میں کوئی کارآمد شے پیدا نہیں ہوتی۔ آب و ہوا معتدل ہے۔ سردیوں میں بیشتر علاقے برف سے ڈھک جاتے ہیں۔ بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ شمال میں سیمبرے میوزے کے دریا بہتے ہیں۔ ملک کا ۶۰ فی صد رقبہ زیرِ کاشت رہتا ہے۔ اس میں گندم، جو، رائی، چقندر اور آلو پیدا ہوتے ہیں۔ پھلوں کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ گھوڑے اور بکریاں پالی جاتی ہیں۔ مشرقی حصہ خشک، ریتیلا اور کھیتی باڑی کے ناقابل ہے۔

سب سے بڑی معدنی پیداوار کوئلہ ہے۔ کوئلے کے میدان کوہِ

آرڈینیز میں واقع ہیں ۔ یہ پہاڑ جنوب میں فرانس تک چلے گئے ہیں۔ آرڈینیز کے شمال میں چونے کا پتھر ملتا ہے ۔ لوہا، سکہ اور جست بھی پایا جاتا ہے ۔ ان کانوں میں دو لاکھ کے قریب مزدور کام کرتے ہیں ۔

صنعتی لحاظ سے کوئی زیادہ ترقی یافتہ ملک نہیں ۔ ریلوں، سڑکوں اور بحری راستوں کے ذریعے تجارت ہوتی ہے ۔ برسلز، اینٹ ورپ، لیج اور گنیٹ مشہور شہر ہیں ۔ انیٹ ورپ اہم بندرگاہ ہے جو ریلوں، نہروں اور سڑکوں کے ذریعے نہ صرف بلجیم کے سب حصوں سے، بلکہ جرمنی، فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے ساتھ بھی ملی ہوئی ہے ۔ برسلز صدر مقام ہے ۔ یہ شہر ملک کے وسط میں واقع ہے اور ریلوں اور سڑکوں کے ذریعے سارے ملک سے ملا ہوا ہے ۔ یہاں ریلوں کا سامان تیار ہوتا ہے ۔

بلجیم میں سوتی اور اونی کپڑا، مصنوعی ریشم، شیشے، آئینے، لوہے کا سامان، ہتھیار، دوائیں اور سیمنٹ بنانے کے کارخانے ہیں ۔ یہ سامان باہر بھیجا جاتا ہے ۔ بلجیم کے جنوب میں لکسمبرگ کی ریاست سے لوہا نکلتا ہے جو بلجیم کے کارخانوں میں صاف ہونے کے لیے آتا ہے ۔ کھانڈ تیار کرنے اور گیس بنانے کے کارخانے بھی ہیں ۔ انیٹ ورپ میں جواہرات ترلاشنے کا کام بھی ہوتا ہے ۔

۶ اور ۱۴ برس کے درمیان تعلیم مفت اور لازمی ہے ۔ گینٹ، لیج، برسلز اور لورین میں چار یونیورسٹیاں ہیں ۔

بلجیم میں خاندانی بادشاہت چلی آتی ہے ۔ بادشاہ کے اختیارات محدود ہیں ۔ سینٹ اور ایوانِ نمایندگان ملک کے قانون بناتے ہیں ۔

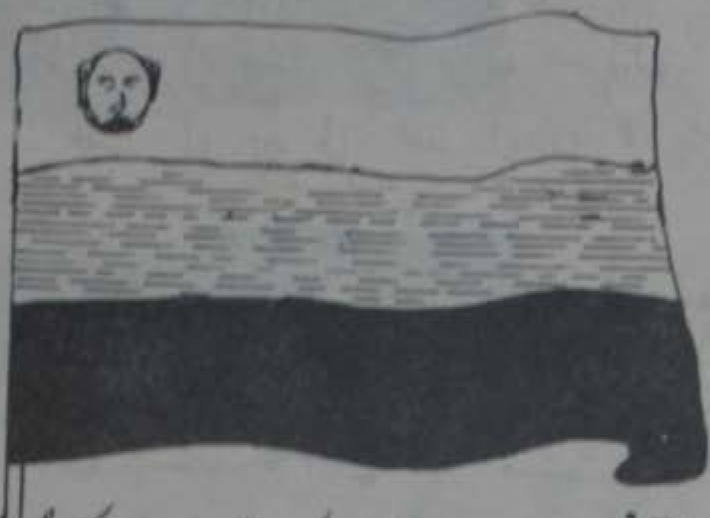

بلغاریہ

BULGARIA

جنوبی یورپ میں ایک بلقانی ریاست ہے اور رومانیہ کے جنوب یوگوسلاویہ کے مشرق اور بحیرۂ اسود کے مغرب میں واقع ہے۔ جنوب میں اس کی سرحدیں ترکی اور یونان سے ملتی ہیں۔ رقبہ ۴۲ ہزار سات سو اکتالیس مربع میل اور آبادی ۸۶ لاکھ ۴۲ ہزار کے قریب ہے۔

بلغاریہ ایک پہاڑی ملک ہے۔ اس میں دو بڑے پہاڑی سلسلے اور دو بڑے میدان ہیں۔ شمال میں بلقان کے پہاڑ ہیں جو مشرق سے مغرب کو پھیلے ہوئے ہیں۔ اس سلسلۂ کوہ کی سب سے اونچی چوٹی ۷ ہزار ۸ سو فٹ بلند ہے۔ دوسرا پہاڑی سلسلہ مغرب سے شروع ہو کر ترچھا ہوتا ہوا جنوب کو چلا گیا ہے اور جنوبی سرحد کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ ان دونوں سلسلوں کے درمیان "مرت سا" کی وادی ہے جو بلغاریہ کا مشہور دریا ہے۔ کوہِ بلقان کے سلسلوں اور رومانیہ کی شمالی سرحد کے ساتھ بہنے والے دریا ڈینیوب کے درمیان بھی زرخیز میدان ہے۔ اس میں کئی چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہیں۔

آب و ہوا سردیوں میں سخت سرد اور گرمیوں میں گرم ہے۔ آب پاشی کا دار و مدار بارش پر ہے جو اکثر ہوتی رہتی ہے۔ بعض

علاقوں میں شدید برف باری ہوتی ہے - گندم، کپاس، جوار، جو، تمباکو اور رائی کی کاشت ہوتی ہے - پھل، زیتون اور گوند بھی پیدا ہوتی ہے - ملک کی ۸۰ فی صد آبادی کا پیشہ زراعت ہے - بھیڑ بکریاں اور مویشی پالے جاتے ہیں -

بلغاریہ کی سب سے بڑی معدنی پیداوار کوئلہ ہے - اس کے علاوہ لوہا، سونا، چاندی، سیسہ، میگنیشیا، تانبا اور یورینیم بھی پایا جاتا ہے - ملک کے ۳۰ فی صد رقبے میں جنگلات ہیں، جن میں اچھی لکڑی ملتی ہے اور باہر بھیجی جاتی ہے -

صنعت ترقی پر ہے - تمباکو کے پتے، شراب، بیئر اور گلاب کا عطر مشہور ہے - یہ چیزیں بلغاریہ کی گھریلو مصنوعات ہیں -

فلپو پولس، ورنا، اسچک اور برگاس مشہور شہر ہیں -

ڈمی ٹرو گرڈ ایک نیا شہر بسایا گیا ہے، جس میں کیمیاوی اشیاء تیار کی جاتی ہیں -

صوفیہ صدر مقام ہے جو ایک زرخیز اور سرسبز و شاداب خطہ ہے - یہاں بہت سے راستے آ کر ملتے ہیں -

۱۹۴۷ء تک یہاں بادشاہت تھی - اس کے بعد اشتراکی نظام حکومت قائم ہوا - ملک کا صدر برائے نام ہوتا ہے - نظم و نسق وزیراعظم اور اس کی کابینہ چلاتی ہے -

CENTRAL MODEL SCHOOL
LIBRARY
LAHORE

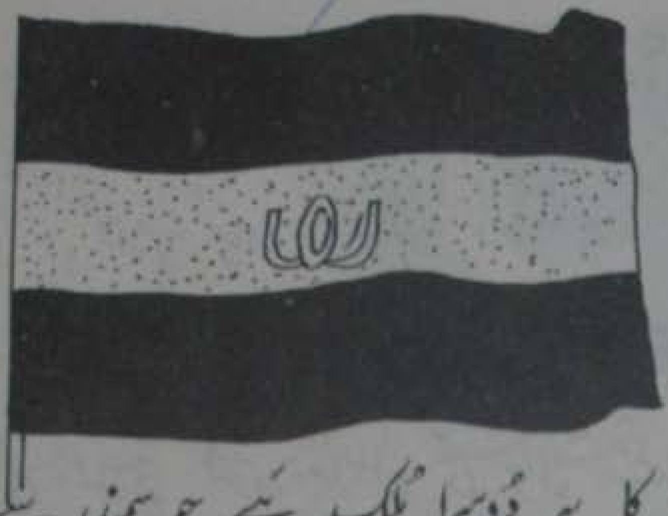

بولیویا

BOLIVIA

یوروگوئے کے بعد جنوبی امریکہ کا یہ دُوسرا مُلک ہے جو سمندر سے دُور چاروں طرف سے دُوسرے مُلکوں سے گھِرا ہُوا ہے۔ شمال مشرق اور شمال مغرب میں اس کی سرحدیں برازیل اور پیرو سے مُلحق ہیں۔ جنوب اور جنوب مغرب میں پیراگوئے، ارجنٹائن اور چلی سے مِلا ہُوا ہے۔ رقبہ ۴ لاکھ ۱۶ ہزار مُربّع میل اور آبادی ۳۵ لاکھ کے قریب ہے جو زیادہ تر ہسپانیوں پر مشتمل ہے۔ لوگ ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔

طبعی لحاظ سے اس کے مختلف حصّے ہیں۔ کوہ انڈیز کے مشرقی اور مغربی سلسلوں کے درمیان جنوب مغرب کی طرف وسیع اور سرد سطح مرتفع ہے۔ یہ مُلک کا سب سے زیادہ گنجان آباد حصّہ اور دُنیا کی قدیم ترین تہذیب کا مرکز رہ چُکا ہے۔ شمال میں جھیل ٹٹی کاکا کے قریب ٹیاہواناکو کے قدیم کھنڈرات اس قدیم تہذیب کا پتا دیتے ہیں جو "انکا" تہذیب سے بھی پُرانی ہے۔ سطح مرتفع کے جنوب مشرق میں مُلک کے بڑے شہر واقع ہیں۔ انڈیز کے شمال مشرق میں یونگاس کا گرم نشیبی میدان ہے۔ اس کے شمال میں دریاؤں کی وادیاں جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

مشرق میں استوائی نشیبی علاقوں سے کوہ انڈیز کی چوٹیوں کے رُخ آب و ہوا بدلتی جاتی ہے۔ نشیبی علاقوں میں سارا سال بہت بارش

ہوتی ہے۔ مغرب کی طرف سردی ہوتی جاتی ہے اور کبھی کبھی شدید سردیوں میں برف پڑتی ہے۔ دریاؤں کے وسیع پلیٹو میں موسم ہمیشہ سرد رہتا ہے۔

گندم، چاول، آلو، کوکو، جوار، باجرہ اور کاکاؤ (جس سے کوکین نکالی جاتی ہے) یہاں کی اہم پیداوار ہیں۔ استوائی نشیبی حصے میں جنگلات ہیں، جن سے ربڑ، کونین کا چھلکا، بادام، اخروٹ اور مختلف اقسام کی عمارتی لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔

مشرقی اور جنوبی حصوں میں مویشی پالے جاتے ہیں۔ لاپاز اور کوچابالبا کے علاقے میں بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ لاما، الپاکا اور وکوناس کے علاقے کھال، اون اور گوشت کی تجارت کے لیے مشہور ہیں۔ ان علاقوں میں لوگوں کا پیشہ مویشی پالنا ہے۔

ٹین اور دوسری قسم کی معدنیات کثرت سے ملتی ہیں اور باہر بھیجی جاتی ہیں۔ جنوبی حصے میں شورے کے مخزن ہیں۔ یہاں پارہ، چاندی، سونا اور جست بھی کافی مقدار میں نکلتا ہے۔ آبادی کا ایک کثیر حصہ کان کنی کرتا ہے۔

کوچابالبا تجارتی مرکز ہے۔ اودورو میں ٹین کی کانیں ہیں۔ پوٹوسی اور سکرو بھی مشہور شہر ہیں۔ لاپاز صدر مقام ہے۔

جنوبی بولیویا میں تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ جن سے ابھی استفادہ نہیں کیا گیا۔

بولیویا ایک جمہوری ملک ہے۔ اس کا صدر چار سال کے لیے منتخب ہوتا ہے اور ۲۷ اراکین پر مشتمل ایک انتظامی جماعت ۶ سال کے لیے۔ ۱۹ سال کی عمر میں فوجی ملازمت لازمی ہے۔ ملک میں ۵ یونیورسٹیاں اور متعدد تعلیمی ادارے ہیں، لیکن آبادی کا ۸۰ فی صد حصہ غیر تعلیم یافتہ ہے۔

پاکستان

PAKISTAN

سب سے بڑی اسلامی مملکت جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند کے بعد وجود میں آئی - اس کے دو حصّے ہیں - ایک ہندوستان کے مشرق میں واقع ہے اور مشرقی پاکستان کہلاتا ہے، دوسرا مغرب میں جسے مغربی پاکستان کہتے ہیں - دونوں حصّوں کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ ہے - دونوں کا مجموعی رقبہ ۳ لاکھ ۶۵ ہزار ۹۰۷ مربع میل اور آبادی $9\frac{1}{2}$ کروڑ کے لگ بھگ ہے -

مغربی پاکستان کے شمال اور شمال مغرب میں کوہ ہمالیہ اور اس کی شاخیں کوہ ہندوکش وغیرہ واقع ہیں - ان میں خیبر، بولان اور گومل کے درّے ہیں - ان پہاڑوں کے دامن میں قبائلی لوگ آباد ہیں - یہ لوگ گلہ بانی اور تھوڑی بہت زراعت کرتے ہیں - ان علاقوں میں گرمیوں میں شدید گرمی اور سردیوں میں شدید سردی پڑتی ہے -

دریائے سندھ اور اس کے معاون جہلم، چناب، راوی اور ستلج مغربی پاکستان کے میدانوں میں سے گزرتے ہوئے کراچی کے قریب بحیرۂ عرب میں جا گرتے ہیں - ان دریاؤں پر مختلف مقامات پر بند باندھ کر نہریں نکالی گئی ہیں - میدانی علاقوں میں جہاں آبپاشی کے وسائل مہیا ہیں - گندم، کپاس اور گنّا کی عام کاشت ہوتی ہے - پہاڑی علاقوں یعنی سرحد اور بلوچستان میں سردیوں میں بارش ہوتی ہے، جس کے باعث ان علاقوں میں پھل بکثرت ہوتے ہیں -

پشاور، لاہور، راولپنڈی، ملتان، سیالکوٹ، کوئٹہ مشہور مقامات اور کراچی سب سے بڑا شہر، صنعتی مرکز اور مغربی پاکستان کی واحد بندرگاہ ہے - سیالکوٹ کھیلوں کے

سامان اَور ڈاکٹری اوزاروں کے لیے مشہور ہے۔ لاہور، پشاور اَور مُلتان میں کپڑے کے کارخانے ہیں۔ کوئٹہ اَور پشاور فوجی چھاؤنیاں ہیں۔ راولپنڈی پاکستانی افواج کا صدر مقام اَور مُلک کا عارضی دارُالحکومت ہے۔ راولپنڈی کے قریب واہ کے مقام پر سیمنٹ، چُونا اَور اسلحہ بنتا ہے۔ معدنیات کے لحاظ سے پاکستان کچھ زیادہ خُوش حال نہیں۔ کوئلے اَور لوہے کی ضرورت دُوسرے مُلکوں سے پُوری کی جاتی ہے۔ راولپنڈی، میانوالی، اٹک اَور شاہ پُور کے اضلاع میں تیل کے چشمے ہیں۔ راولپنڈی میں تیل صاف کرنے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ کھیوڑے کی کان نمک کے لیے مشہور ہے۔ بلوچستان کے بعض پہاڑوں سے معمولی تعداد میں کوئلہ نکلتا ہے۔ اٹک سے سلیٹ کا پتھر اَور راولپنڈی کے قریب اعلیٰ عمارتی پتھر ملتا ہے۔

ریل کا جال مغربی پاکستان کے سب حصّوں میں پھیلا ہُوا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف حصّے سڑکوں سے ملے ہُوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں دریا کثرت سے ہیں اَور یہی نقل و حمل کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ مُلک کے اس حصّے میں سڑکیں بہت کم ہیں۔

مشرقی پاکستان میں کوہِ ہمالیہ کے مشرقی سلسلے پھیلے ہُوئے ہیں۔ اس حصّے میں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے اَور آب و ہوا گرم مرطوب ہے جو پٹ سَن کی پیداوار کے لیے مُفید ہے۔ چُنانچہ دُنیا میں سب سے زیادہ پٹ سَن مشرقی بنگال پیدا کرتا ہے۔ چاول اَور چائے کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ مشرقی پاکستان میں بہت سے دریا بہتے ہیں۔ ان دریاؤں میں گنگا کا ڈیلٹا بھی شامل ہے۔ کرنافلی کے مقام پر کاغذ کا مشہور کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔

چٹاگانگ مشرقی پاکستان کا مشہور شہر اَور بندرگاہ ہے۔ ڈھاکہ مشہور شہر اَور صدر مقام ہے۔ باشندوں کی زبان بنگالی ہے لیکن اُردو بھی بولی جاتی ہے۔

پانامہ
PANAMA

وسطی امریکہ کے انتہائی جنوب میں ایک آزاد جمہوری سلطنت جسے بالبوا نے ۱۵۱۳ء میں دریافت کیا۔ اس کے شمال مغرب میں کاسٹاریکا اور جنوب مشرق میں کولمبیا کی سرحدیں واقع ہیں۔ مشرق اور مغرب میں بحیرۂ کریبین اور بحرالکاہل ہیں۔ رقبہ ۲۷ ہزار ۹۲۸ مربع میل اور آبادی ۸ لاکھ ۲ ہزار ۲۹۰ کے قریب ہے۔ لوگ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔

پانامہ مشرق سے مغرب تک (کاسٹاریکا سے کولمبیا تک) ۴۲۰ میل لمبا اور زیادہ سے زیادہ ۱۱۸ میل چوڑا ہے۔ بحیرۂ کریبین کے ساتھ اس کا ساحل ۴۷۷ میل اور بحرالکاہل کے ساتھ ۷۶۷ میل ہے۔ سب سے تنگ اور نشیبی جگہ پر دنیا کی مشہور نہر، نہر پانامہ اسے کاٹتی ہے۔ بحیرۂ کریبین کے ۶۳۰ اور بحرالکاہل کے ۱۱۶ جزیرے بھی پانامہ میں شامل ہیں۔

ساحل کے ساتھ نشیبی علاقوں میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے۔ اونچی وادیوں میں گھنے جنگل ہیں اور چند اونچی اونچی پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ کاسٹاریکا کی سرحد کے پاس چند آتش فشاں پہاڑ بھی پائے جاتے ہیں۔ پہاڑوں کے باعث آب و ہوا مختلف حصوں میں مختلف ہے۔ زمین بہت زرخیز ہے، اس لیے فصل بہت اچھی ہوتی ہے۔ ساحل کے نشیبی علاقوں میں ناریل اور کیلا کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اونچے علاقوں میں تمباکو، کیکاؤ اور کافی کاشت کی جاتی ہے۔ ربڑ اور ریشہ دار

درخت بھی پیدا ہوتے ہیں۔ بہت سا حصّہ چینی پیدا کرنے والا خطّہ کہلاتا ہے۔ یہاں کافی مقدار میں گنّا کاشت کیا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں چاول پیدا ہوتا ہے۔

اچھی اچھی چراگاہیں بھی کافی ہیں، جن میں بھیڑ بکریاں اور مویشی پالے جاتے ہیں اور اُن کا چمڑا باہر بھیجا جاتا ہے۔ سب سے بڑی برآمد کیلا ہے، جو یورپ کے بیشتر ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ ربڑ، چمڑا اور ناریل بھی برآمد کیا جاتا ہے۔

معدنیات میں سونا، تیل، تانبا اور پٹرولیم ملتا ہے۔ ان کے ذخائر کولمبیا کی سرحد کے قریب پائے جاتے ہیں۔ بعض جگہ یورینیم بھی پایا جاتا ہے۔ جنگلات میں مہاگنی اور سارسپریلا کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔

نہر پانامہ دُنیا کی مشہور نہر ہے جو بحرالکاہل اور بحرِ اوقیانوس کو ملاتی ہے۔ یہ نہر ۱۰ میل چوڑی اور ۵۰ میل لمبی ہے۔ ۱۸۸۱ء میں ایک فرانسیسی انجنیئر نے اسے تعمیر کیا۔ مُلک کی قریباً $\frac{1}{2}$ آمدنی اسی نہر کے باعث ہے۔

کولن بحیرۂ کریبین پر مشہور بندرگاہ ہے۔ کیوڈاڈ ڈیوڈ مشہور شہر ہے جو کیلے کی تجارت کا مرکز ہے۔ شہر پانامہ صدر مقام اور سب سے بڑا شہر ہے۔

اگرچہ تعلیم مُفت اور لازمی ہے پھر بھی جہالت زیادہ ہے۔ پانامہ شہر میں نیشنل یونیورسٹی مُلک کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔

مُلک کا طرزِ حکومت جمہوری ہے۔ اسمبلی اور صدر چار سال کے لیے مُنتخب ہوتے ہیں۔

پُرتگال

PORTUGAL

یورپ کا ایک چھوٹا سا آزاد مُلک ہے، اِس کے جنُوب اَور مغرب میں بحرِ اوقیانوس اَور مشرق میں سپین واقع ہیں۔ جزیرہ نما آئبیریا کے مغربی ساحل کے ساتھ شمالاً جنُوباً پھیلا ہُوا ہے۔ ۳۶۲ میل لمبا اَور زیادہ سے زیادہ ۱۴۰ میل چوڑا ہے۔ رقبہ ۳۵۴۹۰ مُربع میل اَور آبادی ۸۶ لاکھ سے زیادہ ہے۔ بحرِ اوقیانوس کے متعدد جزیروں اَور جنُوبی افریقہ کے کئی علاقوں پر بھی پُرتگال کا قبضہ ہے۔ جزائر شرق الہند میں جزیرہ ٹمور کا کچھ حِصّہ بھی اُس کے قبضے میں ہے۔

آب و ہوا معتدل ہے۔ شمال مشرق سے جنُوب مغرب کی طرف کئی متوازی سلسلہ ہائے کوہ واقع ہیں، جن کی وادیوں میں بہت سے پہاڑی دریا بہتے ہیں۔ گواڈل، مینو، ڈوور، ٹیگس اَور گدیانا اِن وادیوں کے مشہور دریا ہیں۔ دریائے ٹیگس کی وادی میں گندم، جَو اَور کارک پَیدا ہوتا ہے۔ وادیِ ڈوور میں انگور کاشت کیا جاتا ہے، جس سے شراب تیّار کی جاتی ہے۔ مکّی، آلو اَور گندم مشہور فصلیں ہیں۔ دُنیا میں سب سے زیادہ کارک پُرتگال میں پیدا ہوتا ہے۔ دریاؤں میں سارڈین نام کی مچھلی ملتی ہے جو دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ مچھلی ڈبّوں میں بند کر کے بیرُونی مُلکوں کو بھیجی جاتی ہے۔

جنُوبی حِصّوں میں زراعت کا دار و مدار آب پاشی کے مصنوعی طریقوں

پر ہے ۔ یہاں زیتون اور گندم کاشت کی جاتی ہے ۔ انتہائی جنوبی علاقوں میں باغات کی کثرت ہے اور انگور اور لیموں پیدا ہوتے ہیں ۔

جزائر ازور جو پرتگال اور شمالی امریکا کے ہوائی راستے پر واقع ہیں، سنگترون اور اناس کی پیداوار کے لیے مشہور ہیں ۔ جزائر مڈیرا کی آب و ہوا گرم اور یکساں ہے ۔ یہاں پھلوں سے شراب کشید کی جاتی ہے ۔ جزائر کیپ وردی سے قہوہ ، پھل اور السی کے بیج باہر بھیجے جاتے ہیں ۔

معدنیات میں لوہا ، کوئلہ ، ٹین ، تانبا اور چاندی پائی جاتی ہے ۔ منچل، کومبرا ، سٹوبل ، براگا ، اوورا اور فارو مشہور شہر ہیں ۔

لزبن صدر مقام اور نہایت خوب صورت بندرگاہ ہے ۔ یہ دریائے ٹیگس کے کنارے آباد ہے ۔ یہاں کپڑا تیار کرنے کے کارخانے ہیں ۔ اس کے علاوہ چھتوں کی ٹائلیں اور مٹی کے برتن بھی بنتے ہیں ۔ پرانے زمانے کی بہت سی عمارات بھی لزبن میں پائی جاتی ہیں ۔

اپورٹو ، دریائے ڈوور کے کنارے دوسرا بڑا شہر ہے ۔ یہ پرتگال کا صنعتی مرکز اور اہم بندرگاہ ہے ۔

۱۹۱۰ء سے پرتگال میں فوجی حکومت قائم ہے ۔

مشہور جہازران واسکوڈی گاما جس نے ہندوستان کا راستہ دریافت کیا ، پرتگال ہی کا باشندہ تھا ۔

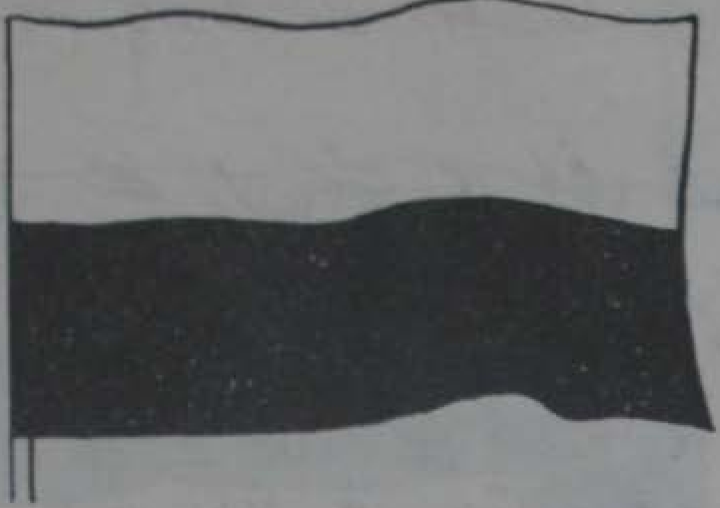

پولینڈ

POLAND

شمالی یورپ کی ایک آزاد سلطنت ہے۔ اس کے شمال میں
رہ بالٹک، مشرق میں روس، مغرب میں جرمنی اور جنوب میں چیکو
اکیہ کی سرحدیں واقع ہیں۔ رقبہ ایک لاکھ ۱۹ ہزار ۷۰۳ مربع میل
آبادی ۲ کروڑ ۹۷ لاکھ کے قریب ہے۔ اکثریت عیسائی مذہب
پیرو ہے۔ یہودیوں کی تعداد ۸۰ ہزار ہے۔

ملک کا زیادہ حصہ میدان ہے، جس کے جنوب میں کوہ کارپیتھین
سلسلے واقع ہیں اور مغرب میں اوڈر اور نیسی دریا بہتے ہیں۔ کوہ
پیتھین کے شمال میں دریائے وسچولا اور دریائے وڑٹا کی زرخیز وادی سی
گئی ہے۔

پولینڈ کے شمالی میدان میں رائی، جو، جئی، آلو اور چقندر کی کاشت
ہے۔ یہ زرخیز میدان روس کے علاقہ خارکوف تک چلا گیا ہے۔
آب و ہوا کا دار و مدار بحیرۂ بالٹک اور کوہ کارپیتھین کے
سلوں پر ہے۔ مغربی ہوائیں بہت زیادہ بارش برساتی ہیں، جس
باعث بیشتر علاقوں کی زمین دلدلی اور آب و ہوا مرطوب ہے۔
دیوں میں اگرچہ کافی سردی پڑتی ہے لیکن برف باری زیادہ نہیں ہوتی۔
کے دو تین ماہ دریاؤں میں برف جمی رہتی ہے۔ ملک کا ۲۲

فی صد حصّہ جنگلات سے ڈھکا ہُوا ہے، جس میں عمارتی لکڑی ملتی ہے۔

جنُوبی حصّے میں بہُت سی کانیں ہیں، جن میں لوہا، کوئلہ، سیسہ، جست، ٹین، تانبا اَور گندھک ملتی ہے۔ سلیسیا کا علاقہ کوئلے کی کانوں کے لیے مشہوُر ہے۔ یہاں سے کوئلہ بحیرۂ بالٹک کے بیشتر ممالک اَور جنوب مشرقی یوُرپ کو بھیجا جاتا ہے۔ یوُرپ میں سب سے زیادہ جست پولینڈ میں دستیاب ہوتا ہے۔ اِس کے علاوہ، یورینیم جو سب سے قیمتی دھات ہے اَور ایٹم بم بنانے کے کام آتی ہے، کافی مقدار میں ملتی ہے۔ جرمن، سلیشیا، کیلسے اَور رَیڈم کے اَضلاع میں لوہے کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

باشندے زیادہ تر زراعت پیشہ ہیں۔ تاہم صنعت و حرفت بھی ترقّی پر ہے۔ مشینری، کپڑا، ادویات اَور کیمیاوی اشیا پولینڈ کی خاص مصنُوعات ہیں۔

لوڈز، کراکو، پوزنان اَور ورکلا مشہوُر شہر ہیں۔ وارسا صدر مقام ہے جو دریائے وسچولا کے کنارے آباد ہے اَور کپاس کے کارخانوں کے لیے مشہوُر ہے۔

پولینڈ ایک اشتراکی جمہوُریت ہے۔ مُلک کی پارلیمنٹ کے ۴۲۵ اراکین ہوتے ہیں جو عوام کے ووٹوں سے ۴ سال کے لیے مُنتخب کیے جاتے ہیں۔

پیراگوئے

PARAGUAY

براعظم جنوبی امریکا کے وسط میں ایک چھوٹی سی جمہوری ریاست
۔ اس کے مشرق میں برازیل ، شمال مغرب میں بولیویا ، جنوب
ر جنوب مغرب میں ارجنٹائن کی ریاستیں ہیں۔ رقبہ ایک لاکھ ۵۷
ار مربع میل اور آبادی ۱۴ لاکھ سے زائد ہے۔ باشندوں کی زبان
انوی ہے۔ ہسپانوی، پرتگالی اور جرمن لوگ کافی تعداد میں آباد
۔

مشرقی حصّہ جو دریائے پارا اور دریائے پیراگوئے
درمیان واقع ہے، سطح مرتفع ہے۔ اس کی ڈھلانیں دریائے پیراگوئے
جانب واقع ہیں۔ ان ڈھلانوں پر کثرت سے گھاس پیدا ہوتی ہے اور
ی بہت گھنی ہے۔ مغربی حصّے میں دلدلیں ہیں۔ علاوہ ازیں یہاں
رائی جنگلات پائے جاتے ہیں، جن میں کئی قسم کے درندے ملتے
۔ مغربی حصّے میں بارش کم ہوتی ہے۔ باقی علاقے میں کافی بارش
جاتی ہے۔ آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں معتدل
۔ مغربی علاقے کے دریاؤں میں طغیانی آتی رہتی ہے، جس کے
ث وہاں نہ صرف دلدلیں بن گئی ہیں بلکہ آب و ہوا بھی مرطوب

اور مضرِ صحت ہے ۔

زمین زرخیز اور پیداوار کے لیے مفید ہے ۔ سب سے بڑی پیداوار کپاس ہے جو باہر بھیجی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ چاول ، مکی ، تمباکو جو ، جوار ، چائے اور مٹر پیدا ہوتی ہے ۔ کئی قسم کے پھل بھی پیدا ہوتے ہیں ۔ سنگترہ باہر بھیجا جاتا ہے ۔ ایک قسم کی گھاس بھی اُگتی ہے جس سے نفیس چٹائیاں بنائی جاتی ہیں ۔ سنگترے کے چھلکوں سے رس نکال کر اُس سے خاص قسم کا تیل بھی تیار کیا جاتا ہے ۔ جنگلات کی لکڑی سے کئی قسم کی اشیا بنائی جاتی ہیں ۔

معدنیات بہت کم ہیں ۔ صرف شمال مشرق میں میگنیشیا پایا جاتا ہے ۔

زراعت کافی ہوتی ہے ۔ لوگوں کا عام پیشہ مویشی پالنا ہے ۔ عورتیں گھروں میں سگار تیار کرتی ہیں ۔

اسنیشن ، انکارنکشن ، کانسپشین اور ولاریکا مشہور شہر ہیں ۔ اسنیشن صدر مقام ہے ۔ انکارنکشن ریلوے کا بڑا جنکشن اور مرکز ہے ۔ کانسپشین دریائے پیراگوئے پر مشہور بندرگاہ ہے ۔ ولاریکا میں سگرٹ اور تمباکو کے کارخانے ہیں ۔

لوگوں میں تعلیم کا فقدان ہے ۔ ۶۰ فی صد لوگ تعلیم سے بے بہرہ ہیں ۔ جنوبی امریکا کے لحاظ سے یہ علاقہ سب ملکوں سے پیچھے ہے ۔ صرف اسنیشن میں ایک یونیورسٹی ہے ۔

صدر عوام کے ووٹوں سے ۵ سال کے لیے منتخب ہوتا ہے ۔ ملک کا نظم و نسق وزیرِ اعظم اور اُس کی کابینہ کے ہاتھ میں ہے ۔

پیرُو

PERU

بڑاعظم جنوبی امریکا کا ایک مُلک ہے جو بڑاعظم کے مغربی ساحل کے ساتھ واقع ہے۔ شمال میں ایکویڈور اور کولمبیا سے ملحق ہے۔ مشرق میں برازیل اور جنوب مشرق میں بولیویا کی سرحدیں ملتی ہیں۔ مغرب میں بحرالکاہل واقع ہے۔ رقبہ ۵ لاکھ ۳۱ ہزار مُربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۵ لاکھ کے قریب ہے۔ باشندے عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور زیادہ تر ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔

ساحل کے مُتوازی ۱۴۰۰ میل لمبا ایک میدان پھیلا ہُوا ہے جو ریگستانی ہے۔ شمال مغرب سے جنوب مشرق تک سیرا اینڈیز کے پہاڑی سلسلے پھیلے ہُوئے ہیں۔ مشرق میں گرم جنگلات کا خطہ ہے۔ کُل رقبے میں صرف ۱۰ فی صد زمین قابلِ کاشت ہے اور مُلک کے ۸۰ فی صد حصے کا گزارہ کاشت پر ہے۔ ساحل کے ساتھ کے زراعتی حصے میں $\frac{1}{2}$ زمین میں کپاس کی کاشت ہوتی ہے۔ یہ مُلک کی سب سے اہم پیداوار ہے۔ زراعت کا دار و مدار ان چھوٹے چھوٹے دریاؤں پر ہے جو ریگستان میں سے ہو کر گزرتے ہیں۔ ساحلی حصے میں کپاس کے علاوہ گنّا بھی کاشت کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں گیہوں، جَو، الفافا، تمباکو، پھل اور ترکاریاں بھی کاشت ہوتی ہیں۔ جھیل ٹٹی کاکا کے طاس کی سطح ہموار ہے، اس لیے وہاں بھی وسیع پیمانے پر کاشت ہوتی ہے۔ اینڈیز کے شمال مشرق میں دریاؤں کی گہری وادیاں ہیں۔

یہاں گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور راتیں سرد ہوتی ہیں، چنانچہ یہاں گرم منطقوں کی بساری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

مشرق کے نشیبی حصّوں سے مغرب کی طرف جہاں انڈیز کی بلند برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں ہیں، آب و ہوا بدلتی جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں سالانہ اوسطاً ۲ انچ سے کم بارش ہوتی ہے۔ جوں جوں انڈیز کی طرف جائیں، بارش کی اوسط ۷۵ اور ۱۲۵ انچ تک پہنچ جاتی ہے۔ ساحلی ریگستان میں بارش نہ ہونے کے برابر ہے، مگر گرمی بہت زیادہ نہیں پڑتی، کیونکہ سمندر کی مرطوب ہواؤں اور ہمبولٹ کی سرد سمندری رَو کی وجہ سے ہوا میں اعتدال رہتا ہے۔

شمال مغرب اور شمال مشرق کی وادیاں جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہیں، جن میں ربڑ، کچی کونین، ہاتھی دانت، مہاگنی، صندل، عمارتی لکڑی اور کیکاؤ، جس سے کونین بنتی ہے، ملتی ہے۔

سیرا انڈیز کے علاقے میں معدنیات کی افراط ہے۔ یہاں سب سے زیادہ تانبا اور چاندی نکالی جاتی ہے۔ سونا، پارہ، سیسہ، جست اور ٹنگسٹن بھی کچھ مقدار میں نکالا جاتا ہے۔ مٹی کا تیل اہم معدنیات میں سے ہے۔

رُوئی، شکر، تانبا اور مٹی کا تیل باہر بھیجا جاتا ہے اور باہر سے کپڑا، مشینیں اور دُوسری اشیا منگائی جاتی ہیں۔ سیرا انڈیز کے علاقے میں آبادی کا $\frac{2}{3}$ حصّہ زراعت پر گزارہ کرتا ہے۔ باقی کان کنی کرتا ہے۔

دریکویپا مشہور تجارتی مرکز ہے۔ کلاڈ مشہور بندرگاہ ہے۔ کزکو مشہور شہر ہے جو کبھی صدر مقام تھا۔ لیما دارالحکومت ہے۔

پیرو میں جمہوری حکومت قائم ہے۔ صدر ۶ سال کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ تعلیم مفت اور عام ہے۔ ملک میں پندرہ یونیورسٹیاں ہیں، جن میں سان مارکو یونیورسٹی جو ۱۵۵۱ء میں قائم ہوئی، امریکا کی سب سے پرانی یونیورسٹی ہے۔

تُرکی

TURKEY

یورپ اور ایشیائے کوچک کے مابین ایک جمہوری سلطنت ہے۔ اس کے شمال میں بحیرۂ اسود اور مغرب میں بحیرۂ روم واقع ہے۔ مشرق اور جنوب میں اس کی سرحدیں یورپی رُوس، ایران اور عراق سے ملتی ہیں۔ ترکی کا کچھ حصّہ ایشیا میں واقع ہے جو ایشیائی ترکی کہلاتا ہے اور کچھ یورپ میں، جسے یورپی ترکی کہتے ہیں۔ ان ہر دو حصّوں کو خلیج باسفورس جُدا کرتی ہے جو بحیرۂ مارمورا اور درۂ دانیال سے ملحق ہے۔ رقبہ ۲ لاکھ ۹۴ ہزار مربع میل اور آبادی ۲ کروڑ ۹½ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

آب و ہوا گرمیوں میں گرم خشک اور سردیوں میں کم سرد ہے۔ بارش زیادہ ہوتی ہے، اس لیے باغات کی کثرت ہے۔ زیتون، سنگترہ اور لیموں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ گیہوں، مکّی، تمباکو، ریشم اور کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ گلاب کا عطر خاص طور پر مشہور ہے۔ لوگوں کا عام پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ خشک پہاڑی علاقوں میں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں اور اُن کی تجارت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اُون سے قالین بنائے جاتے ہیں اور یہ فن ترقی پر ہے۔ تُرکی کا گنّا اور ناڑ کا تیل بھی مشہور ہے۔

زمین کے اندر معدنیات کے ذخیرے بھی موجود ہیں۔ کوئلہ اور تانبا افراط سے ملتا ہے۔ کاغذ، شیشے اور کپڑے کی صنعت ترقی پر ہے۔

بروسا، اسپارٹا، مراش، ملاطیا، ادانا، سمون اور ازمیر مشہور شہر ہیں۔
استنبول یا قسطنطنیہ کا مشہور شہر آبنائے باسفورس پر واقع ہے۔ یہ شہر کبھی ترکی کا دارالحکومت تھا۔ اب اس کی بجائے انقرہ (انگورا) صدر مقام ہے۔ استنبول ترکی میں تجارت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ بحیرۂ اسود کو جانے والے جہاز اسی راستے سے گزرتے ہیں۔ ایشیا اور یورپ کا مقام اتصال ہے۔ یہاں ایا صوفیہ ایک قابلِ دید عمارت ہے، جسے موجودہ حکومت نے عجائب گھر میں تبدیل کر دیا ہے۔

ترک منگولین نسل سے ہیں جو چھٹی صدی میں ترکستان کے علاقے میں آباد ہوئے۔ ساتویں صدی میں انھوں نے اسلام قبول کیا۔ ۱۰۵۵ء میں ان میں سلجوقی نسل کے بادشاہ ہوئے، جنھوں نے ایشیائے کوچک میں اپنی حکومت قائم کی اور ترقی کرتے کرتے ۱۳۵۵ء میں یورپ کے علاقے میں گیلی پولی پر بھی قبضہ کر لیا اور دو سو سال کے اندر مصر، شام، عرب، عراق، ٹریپولی اور ہنگری بھی فتح کر لیے۔ اس کے بعد جب ترکوں کو زوال آیا تو یکے بعد دیگرے یہ علاقے ان کے ہاتھ سے نکلنے لگے۔ یہاں تک کہ ۱۹۱۴ء کی جنگِ عظیم کے بعد ترکی سمٹ سمٹا کر ایک محدود سی سلطنت رہ گئی۔ آخر مصطفےٰ کمال پاشا نے سمرنا سے یونانیوں کو نکال کر جمہوریہ ترکی کی بنیاد ڈالی اور ترکی، جسے یورپ کے لوگ "مردِ بیمار" کہا کرتے تھے، ایک جدید ترکی بن گیا۔

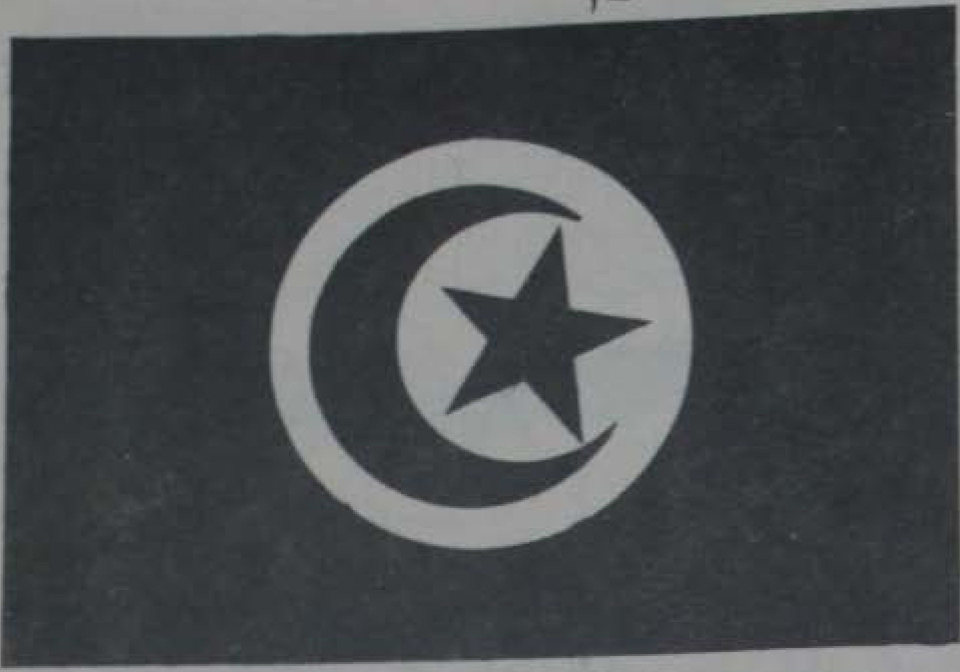

تونس

TUNIS

شمالی افریقہ کا یہ ملک بحیرۂ رُوم کے جنوبی ساحل پر مشرق سے مغرب تک ۱۲۵ میل اور شمال سے جنوب تک ۵۰۰ میل پھیلا ہُوا ہے۔ اِس کا کُل رقبہ ۴۸۳۳۲ مُربع میل ہے۔ آدھا ملک صحرا ہے۔ آبادی اڑتیس لاکھ ہے۔ اِن میں دو لاکھ چالیس ہزار ایسے لوگ ہیں جو یورپ سے یہاں آکر بسے ہیں۔

تونس کے بارے میں ایک بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ شمالی افریقہ میں جس قسم کے جغرافیائی خطّے نظر آتے ہیں، ان سب کے نمونے یہاں موجود ہیں۔ چنانچہ یہاں ریتیلا ساحل بھی ہے۔ خشک بنجر صحرا بھی ہے۔ درختوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑ بھی ہیں اور زرخیز میدان بھی ہیں۔ اِس کی شکل مستطیل کی ہے۔ شمال مغرب کا عِلاقہ بہت ہرا بھرا اور زرخیز ہے۔ زیتون کے درخت یہاں کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ پہاڑ شاہ بلوط کے درختوں سے آراستہ ہیں۔ لوہے اور فاسفیٹ کی کانیں ہیں اور ڈھلانی حِصّوں پر بھیڑیں چرتی پھرتی ہیں۔ چرواہے بھیڑیں چراتے ہیں اور سفید پھُننگ والی ایک گھاس جمع کرتے ہیں جس سے جال اور دریاں وغیرہ بُنی جاتی ہیں۔

جنوب کے علاقے کی صُورت مختلف ہے۔ وہاں صحرائی خِطّہ ہے۔ جس کے اِرد گِرد سُرخ رنگ کی پہاڑیاں ہیں۔ یہاں غاروں میں قبائلی بربر رہتے ہیں۔ جنوب مغربی حِصّہ صحرا ہی صحرا ہے۔ جہاں شورہ برف کے ٹکڑوں اور ڈلوں کی طرح

پھیلا نظر آتا ہے۔ اس کے کناروں پر کھجوروں کے جھنڈ ہیں۔ ان میں بہترین کھجوریں لگتی ہیں۔

تونس میں کھیتی باڑی خوب ہوتی ہے۔ البتہ معدنیات کم ملتی ہیں۔ پچھلے دِنوں پن بجلی سے کام لے کر کچھ کارخانے قائم کیے گئے ہیں۔ ان کے ذریعے جدید صنعت کو فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر زیادہ باشندے ان دستکاریوں میں لگے ہوئے ہیں جو یہاں سے مخصوص ہیں۔

الجزائر اور مراکش میں تو بربر نسل کا اثر بہت نظر آتا ہے۔ تونس اگرچہ اسی علاقے کا حصّہ ہے اور یہاں بربر آباد بھی تھے مگر اس نسل کے اثرات اب بہت کم ملتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ تونس بحیرۂ رُوم کا تجارتی مرکز ہُوا کرتا تھا۔ اس پر حملے بہت ہُوئے۔ اس لیے بربر پسپا ہوتے چلے گئے۔ یہاں کی آبادی زیادہ تر عربوں کی ہے۔

تونس پر فرانس نے ۱۸۸۱ء میں قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد کہیں مارچ ۱۹۵۶ء میں اسے آزادی نصیب ہُوئی۔

تونس کی ۹۵ فی صدی آبادی مسلمان ہے۔ یہاں صدارتی طرز کی حکومت قائم ہے۔

تونس کا دارالسّلطنت شہر تونس ہے۔ بزرتا یہاں کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

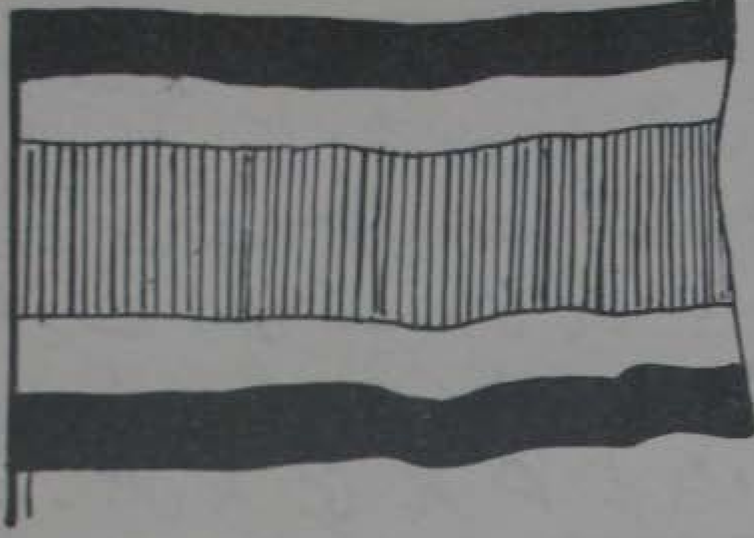

تھائی لینڈ

THAILAND

جزیرہ نُمائے ہند چینی میں ایک آزاد مُلک ہے ۔ اِس کے مشرق
فرانسیسی ہند چینی، مغرب میں برما، شمال میں چین اَور جنُوب میں خلیج
م واقع ہے ۔ رقبہ ایک لاکھ اٹھانوے ہزار ۲۴۷ مُربّع مِیل اَور آبادی
کروڑ کے قریب ہے ۔ آبادی زیادہ تر تھائی لوگوں پر مُشتمل ہے، جس
زیادہ تعداد اُن چینی نسل کے لوگوں کی ہے جو یہیں پَیدا ہُوئے ۔
بُدھ مذہب کے پیرو ہیں اَور تھائی اَور چینی زبان بولتے ہیں
اِس مُلک کا نام سیام تھا مگر اب تھائی لینڈ کہلاتا ہے ۔
مُلک کا درمیانی حِصّہ میدانی ہے، جسے دریائے چوپایا اَور اُس کے
ون سیراب کرتے ہیں ۔ اِس میدان میں جوار، تمباکو، چائے، گنّا، قہوہ
ناریل پَیدا ہوتا ہے ۔ پھلوں میں کیلا اَور آم کثرت سے پَیدا ہوتے
۔ چاول سب سے بڑی فصل ہے ۔ یہ سیام والوں کی عام غِذا ہے
بہُت زیادہ مِقدار میں باہر بھی بھیجا جاتا ہے ۔ جنگلات میں ساگوان
بانس کثرت سے پَیدا ہوتا ہے ۔ وسیع پیمانے پر ربڑ کے جنگلات
پائے جاتے ہیں ۔ یہ جنگلات مُلک کے ۷۰ فی صد رقبے میں پھیلے
ئے ہیں ۔ ان میں دُوسرے جنگلی جانوروں کے عِلاوہ سفید ہاتھی بھی
ے جاتے ہیں ۔

سمندروں کے درمیان ہونے کے باعث آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ اگرچہ مغربی ساحل کے پہاڑ مون سون ہواؤں کو روک لیتے ہیں تاہم بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ جنوب سے شمال کی طرف بارش بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ نومبر سے فروری تک سردی پڑتی ہے۔ موسمِ گرما شدید ہوتا ہے۔

ٹین، سونا اور نمک اہم معدنیات ہیں، جن پر ملک کی صنعت کا دارو مدار ہے۔ بعض جگہ قیمتی پتھر مثلاً نیلم وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔

لوگوں کا عام پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ اس کے بعد ماہی گیری۔ سمندر کے ساحل اور دریائے چوپایا اور دریائے نیم میں مچھلی پکڑی جاتی ہے۔

دریا کچھ اس نوعیت کے ہیں کہ ملک کی بیشتر اندرونی تجارت انھی کے راستے کی جاتی ہے۔ سب سے بڑی بندرگاہ بنکاک ہے، جو دریائے بنکاک سے ۲۵ میل اوپر واقع ہے۔ ۸۰ فی صد بیرونی تجارت اسی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔ بنکاک جدید طرز کا ایک خوب صورت شہر اور ملک کا صدر مقام ہے۔ اسے ایشیا کا وینس کہا جاتا ہے۔ شہر کے ارد گرد فصیل ہے۔ ساگوان اور چاول یہاں سے باہر بھیجا جاتا ہے۔ یہ تجارت زیادہ تر انگریزوں اور چینیوں کے ہاتھ میں ہے۔

خونکین، چینگ مئی اور چینگ رائی مشہور شہر اور تجارتی مراکز ہیں۔

ملک میں خاندانی بادشاہت چلی آتی ہے۔ حکومت کی باگ ڈور پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے نصف ممبر نامزد کیے جاتے ہیں اور نصف چُنے جاتے ہیں۔ وزیرِ اعظم اور اس کی کابینہ ملک کا نظم و نسق چلاتی ہے اور پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

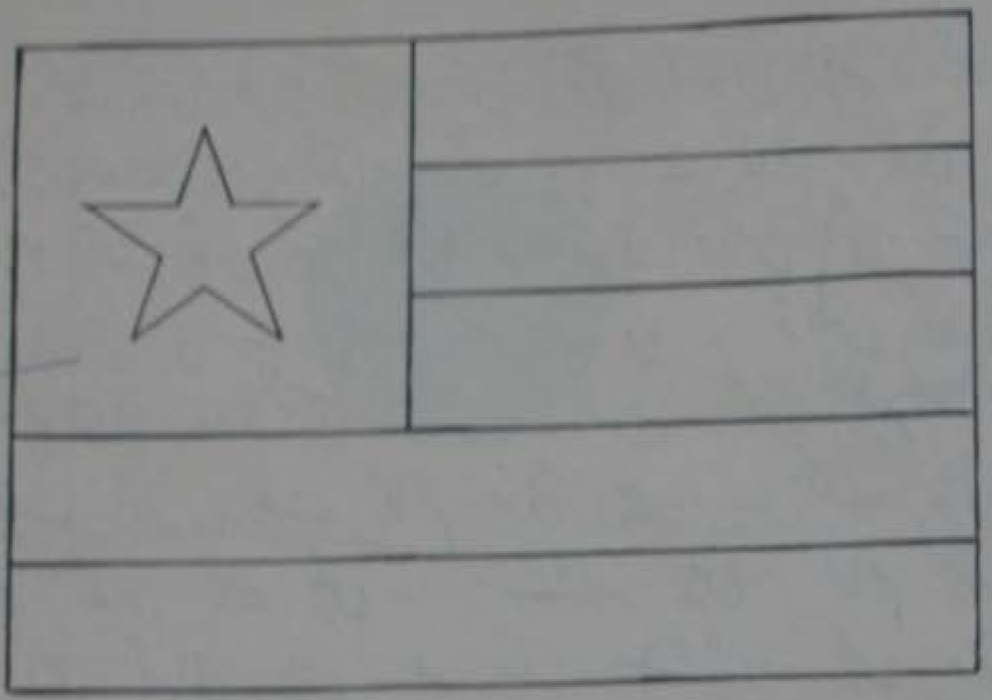

ٹوگو

TOGO

یہ مُلک گھانا اور مغربی افریقہ کے درمیان واقع ہے ۔ اِس کا ساحل صِرف ۳۲ میل لمبا ہے جو نشیبی اور ریتیلا ہے ۔ اِس مُلک میں کوئی بندرگاہ نہیں ہے ۔ کُل رقبہ ۲۱ ہزار ۲ سو مُربع میل ہے ۔ صدر مقام لومے ہے ۔

ٹوگو کی پیداوار تین قسم کی ہے : زرعی پیداوار ، جنگلی پیداوار اور معدنی پیداوار ۔ زرعی پیداوار ہیں قہوہ ، ناریل ، کوکو اور کپاس شامل ہیں ۔ جنگل سے لکڑی حاصل ہوتی ہے ۔ کانوں سے کچّا لوہا نکلتا ہے ۔

ٹوگو کی کُل آبادی دس لاکھ ستّر ہزار ہے ۔ صدر مقام لومے کی آبادی ۳۵ ہزار ہے ۔ جنوب میں زیادہ تر اِیو اور مینا قبیلوں کے لوگ آباد ہیں ۔ شمال میں کچھ دُوسرے قبیلے آباد ہیں ۔ یورپ کے لوگ ۱۹۰۰ کے لگ بھگ ہیں ۔ یہاں کے لوگ زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں یا جانور پالتے ہیں ۔

ٹوگو کو جرمنی نے ۱۸۸۴ء میں اپنی نوآبادی بنا لیا تھا ، مگر جب پہلی جنگِ عظیم میں جرمنی کو شکست ہوئی تو اُس کی نوآبادیاں اُس کے ہاتھ سے نکل گئیں ۔ ٹوگو بھی اُس کے

ہاتھ سے اسی طرح گیا ۔ اُن دِنوں قوموں کے قضیے چُکانے کے لیے ایک جماعت مجلسِ اَقوام کے نام سے قائم ہُوئی تھی ۔ اُس نے ٹوگو کا قضیہ یُوں چُکایا کہ کُچھ علاقہ فرانس کی سُپردگی میں اور کُچھ علاقہ برطانیہ کی سُپردگی میں دے دیا ۔ فرانس کی سُپردگی میں اِس کا تین چوتھائی علاقہ آیا تھا ۔ دُوسری جنگِ عظیم کے بعد اِس قسم کی ایک اَور جماعت قائم ہُوئی جو اَب تک چلی آتی ہے ۔ اِسے اقوامِ مُتّحدہ کہتے ہیں ۔ ۱۹۴۶ء میں اقوامِ مُتّحدہ نے ٹوگو کو خُود اپنی نگرانی میں لے لیا ۔ ۱۹۵۶ء میں وہاں عام رائے شماری ہُوئی اَور یہ طے پایا کہ ٹوگو ایک آزاد اَور خُود مختار جمہُوریہ بن جائے اَور مُلکی نظم و نسق وہاں کے لوگ سنبھالیں ۔ چار سال بعد اپریل ۱۹۶۰ء میں یہ مُلک آزاد ہو گیا ۔

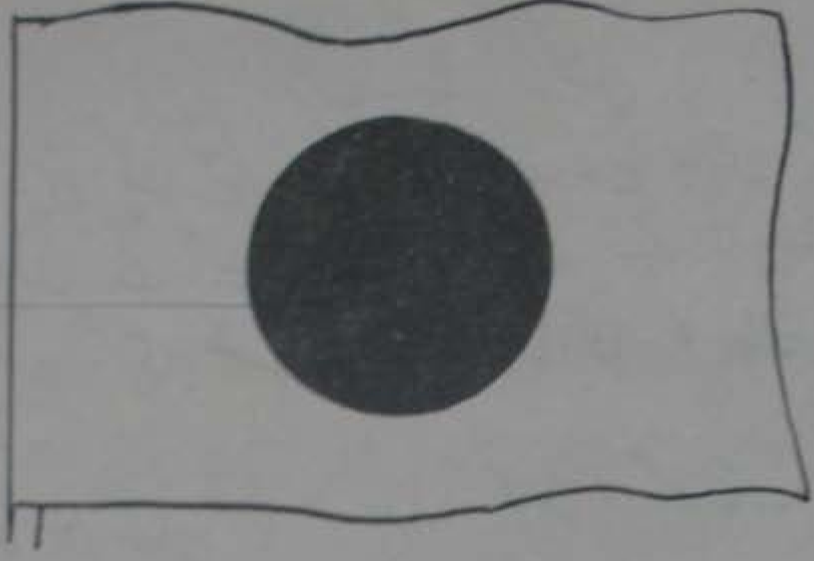

جاپان

JAPAN

بّرِ اعظم ایشیا کے مشرق میں بحرُالکاہل کا ایک مُلک جو چار بڑے جزیروں ہوکیڈو، ہونشو، شِکوکو اور کیوشو پر مُشتمل ہے۔ مشرق میں بحرُالکاہل، شمال میں بحیرۂ وکٹسک، مغرب میں چین اور جنوب میں جزائرِ فلپائن واقع ہیں۔ رقبہ ایک لاکھ ۸۶ ہزار ۶ سو ۹۰ مُربع میل اور آبادی ۹ کروڑ ۳۱ لاکھ ۶۰ ہزار ہے۔

لوگ بُدھ مت کے پیرو ہیں۔ یہاں بُدھ کے بڑے خوب صورت مندر بنے ہُوئے ہیں۔

جزیروں کے اندرونی حصّوں میں آتش فشاں پہاڑ ہیں، جن کے باعث آئے دِن زلزلے آتے رہتے ہیں۔ چُنانچہ لوگ ہلکے پُھلکے مکان بنا کر رہتے ہیں تاکہ زلزلے کی صورت میں زیادہ نقصان نہ ہو۔ جا بجا خوب صورت ندیاں، نالے اور جھیلیں ہیں۔ اشیاری، میٹینشو، ٹون اور یوشنیو مشہور دریا ہیں جو چھوٹے اور تیز رفتار ہیں۔

آب و ہوا گرم مرطوب ہے، لیکن سردیوں میں شمالی علاقوں میں سخت سردی پڑتی ہے۔ جہاں کہیں جنگلات ہیں وہاں عمارتی لکڑی ملتی ہے۔ کافور، کیکر اور بانس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ میدانوں

میں چاوَل، چائے، کپاس، گنّا، گیہوں اَور جَو کاشت کیے جاتے ہیں۔ درمیانی اضلاع میں شہتوت کے درختوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں اَور ریشمی کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ یہ جاپان کی مشہور صنعت ہے۔ ساحلی علاقوں کی آب و ہوا مُعتدِل ہے۔ یہاں لوگوں کا پیشہ ماہی گیری ہے۔ مجموعی طَور پر نصف آبادی کا پیشہ ماہی گیری اَور کاشت کاری ہے۔

معدنیات میں تانبا، سونا، کوئلہ، گندھک، چاندی، چینی مٹی اَور پٹرول مِلتا ہے۔

جاپان ایک صنعتی اَور تجارتی مُلک ہے۔ یہاں لوہے کی مشینری، دِیا سلائی، کاغذ، کپڑا اَور ادویات تیار ہوتی ہیں۔ ارزاں کھلونے جاپان کی اہم صنعت ہے، جس میں دُنیا کا کوئی مُلک اِس کا مُقابلہ نہیں کر سکتا۔

کوب، ہاکو ڈیٹ، یوکو ہاما، ناگویا، اوساکا، کیوٹو، کوکا اَور سنیڈائی مشہور شہر ہیں۔ ناگا ساکی اَور ہیروشیما جاپان کے دُو مشہور شہر ہیں، جن پر دُوسری جنگِ عظیم میں امریکا نے ایٹم بم گرا کر انھیں تباہ و برباد کر دِیا تھا اَور اِس تباہی کی تاب نہ لا کر جاپان نے ہتھیار ڈال دِیے تھے۔

ٹوکیو دارالحکومت اَور دُنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں جاپانیوں کے قدیم مندر اَور مشہور یونیورسٹی ہے۔ یہ فنِ طباعت و اِشاعت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ کوبے، میاگو اَور یوکو ہاما مشہور بندرگاہیں ہیں۔

جاپان میں مُطلق العنان خاندانی بادشاہت چلی آتی تھی مگر دُوسری جنگِ عظیم کے بعد سے بادشاہ کے اِختیارات محدُود کر دِیے گئے ہیں۔ اب اِختیارات پارلیمنٹ کو حاصِل ہیں۔

جرمنی

GERMANY

وسطی یورپ کا ایک اہم اور مشہور ملک ہے۔ اس کے شمال میں ڈنمارک، مشرق میں پولینڈ اور چیکوسلوویکیہ، مغرب میں فرانس، بلجیم اور ہالینڈ، اور جنوب میں آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ واقع ہیں۔ رقبہ ایک لاکھ ۳۶ ہزار ۴۸۹ مربع میل اور آبادی ۷ کروڑ ۴۴ لاکھ ۹ ہزار کے قریب ہے۔ یہ ملک رقبہ، آبادی، علم و ہنر، دولت اور صنعت و حرفت کے لحاظ سے یورپ کے بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔

سطح کے لحاظ سے جرمنی کے دو بڑے حصے ہیں۔ شمالی میدان اور جنوبی سطح مرتفع۔ شمالی میدان بہت وسیع ہے، جس کے بہت سے ساحلی حصے سطح سمندر سے نیچے ہیں اور ہالینڈ کی طرح بند باندھ کر سمندر کے پانی سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ دریائے ویسر، ایلب، اوڈر اور رائن جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں، جنہیں نہروں کے ذریعے آپس میں ملایا گیا ہے۔ ان دریاؤں میں جہازرانی ہو سکتی ہے۔ وسط میں کوہ ہارز واقع ہے، جہاں سے سیسہ اور چاندی نکلتی ہے۔

جنوبی سطح مرتفع میں کہیں اونچے پہاڑ ہیں اور کہیں وادیاں۔ ان میں متعدد چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہیں۔ یہاں کے پہاڑ بلوط اور صنوبر کی قسم کے جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ لوگوں کا خاص پیشہ لکڑی کاٹنا، کھلونے، گھڑیوں کے کیس اور پنسل بنانا ہے۔ ڈھلانوں پر ہری چراگاہیں ہیں جن میں مویشی پالے جاتے ہیں۔

دریائے رائن سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں سے نکل کر باسل کے مقام پر

جرمنی میں داخل ہوتا ہے اور جنوب مغربی جرمنی کی ایک تنگ گھاٹی میں سے ہو کر بہتا ہے۔ دریائے ڈینیوب مشرق کی طرف بہتا ہے اور بویریا کو سیراب کرتا ہے۔

ساحلی علاقوں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ باقی حصّوں میں شدید گرمی اور شدید سردی پڑتی ہے۔ قدرتی طور پر زمین زرخیز نہیں۔ البتہ سائنسی طریقوں سے زمین کو قابلِ کاشت بنا کر رائی، جئی، گیہوں، سفید چقندر اور آلو بوئے جاتے ہیں۔ پھلوں اور سبزیوں کی کاشت وسیع پیمانے پر کی جاتی ہے۔

روہر یورپ کا سب سے بڑا صنعتی مرکز ہے جس میں کوئلے کی کانیں ہیں۔ سار کے علاقے میں بھی کوئلے کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں گندھک، جست، تانبا، ٹین اور سونے کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں۔

نورن برگ، فرینک فرٹ، کولون، ڈارٹ منڈ، لیپزگ، میگڈیبرگ، ہمبرگ، ڈریسڈن، کریفیلڈ، آگس برگ، میونخ، ڈینزگ اور کونگز برگ مشہور شہر ہیں۔ برلن ۱۹۴۵ء تک صدر مقام تھا۔ یہ شہر دریائے سپرے کے کنارے آباد ہے اور اون اور سوت کا مرکز ہے۔ ہمبرگ مشہور بندرگاہ ہے۔ میگڈے برگ میں کھانڈ تیار ہوتی ہے۔ یہاں دواؤں کے کارخانے بھی ہیں۔ رہروٹ، بوچن اور سونگن لوہے اور فولاد کی صنعت کے لیے مشہور ہیں۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد فاتح اتحادیوں نے جرمنی کے چار ٹکڑے کر دیے اور برطانیہ، فرانس، امریکہ اور روس نے ان میں سے ایک ایک ٹکڑا بانٹ لیا۔ کچھ عرصے بعد، برطانیہ، فرانس اور امریکہ نے اپنے حصّوں کو ملا کر جمہوری حکومت قائم کر لی جو مغربی جرمنی کی وفاقی حکومت کہلاتی ہے۔ مشرقی حصّے میں اشتراکی حکومت قائم ہے اور وہ مشرقی جرمنی کہلاتا ہے۔ شہر برلن بھی اسی طرح مشرقی اور مغربی حصّوں میں تقسیم ہے۔ مغربی جرمنی کا صدر مقام بون ہے اور مشرقی جرمنی کا مشرقی برلن۔

جُنُوبی اَفریقہ

UNION OF SOUTH AFRICA

افریقہ کی ایک سابق برطانوی نوآبادی جو اب آزاد اور خود مختار جمہوریہ ہے۔ اس میں صوبہ راس اُمید، نتال، اورنج فری سٹیٹ اور ٹرانسوال شامل ہیں۔ مشرق میں بحرِ ہند اور مغرب میں بحرِ اوقیانوس واقع ہیں۔ رقبہ ۴ لاکھ ۷۳ ہزار مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۴۶ لاکھ سے زیادہ ہے۔ زیادہ تعداد نیگرو اور مخلوط النسل لوگوں کی ہے۔ ۲۶ لاکھ کے قریب یورپین لوگ رہتے ہیں اور یہی مُلک کے اصل حاکم ہیں۔

مُلک کے مغربی حصّے خُشک اور بنجر ہیں۔ بارش بہت کم ہوتی ہے، جس کے باعث معمولی گھاس پیدا ہوتی ہے۔ مشرقی حصّوں میں بارش کافی ہوتی ہے۔ یہاں کھیتی باڑی کے علاوہ کثرت سے مویشی بھی پلے جاتے ہیں۔ شمال میں چراگاہیں زیادہ اور زراعت کم ہے۔ کیپ ٹاؤن کا علاقہ مشہور زرعی علاقہ ہے۔ یہ شمال مشرقی سرحد کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ اس حصّے کی آب و ہوا بحیرۂ روم کی آب و ہوا جیسی ہے۔ گرمیوں میں گرمی زیادہ اور بارش کم لیکن سردیوں میں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ گیہوں کی کاشت کے علاوہ وسیع پیمانے پر نارنگی، انگور، لیموں، آڑو، خوبانی وغیرہ پھل پیدا

ہوتے ہیں۔

جنوب مشرقی حصے میں گرمیوں اور سردیوں میں بارش ہوتی ہے۔ یہاں بہت سے جنگلات ہیں۔ ان میں ناریل اور کھجور کے درخت پائے جاتے ہیں۔

ساحل سمندر کے نشیبی میدانوں میں گنا، اناس اور کیلا پیدا ہوتا ہے اور گرم مرطوب آب و ہوا کے باعث مکئی بھی پیدا ہوتی ہے۔

سطح مرتفع کے خطے کی آب و ہوا سرد ہے۔ یہاں جاڑے میں سخت سردی پڑتی ہے۔ لوگ زیادہ تر مویشی اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ اون، دودھ، مکھن اور پنیر کی تجارت ہوتی ہے۔

بیشتر حصوں میں باجرہ، تمباکو، چائے اور پٹ سن کی کاشت بھی ہوتی ہے۔

اورنج فری سٹیٹ شتر مرغ کے پروں کے لیے مشہور ہے۔ یہ پر یورپ کو بھیجے جاتے ہیں، جہاں عورتیں ان کو ٹوپیوں میں لگاتی ہیں۔

جوہنسبرگ ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں دنیا کا $\frac{1}{2}$ حصہ سونا نکلتا ہے، اس لیے یہ سونے کا شہر بھی کہلاتا ہے۔

کیپ ٹاؤن اور پریٹوریا ملک کے دو صدر مقام ہیں۔

ہیرا اور کوئلہ یہاں کی اہم معدنی پیداوار ہے۔

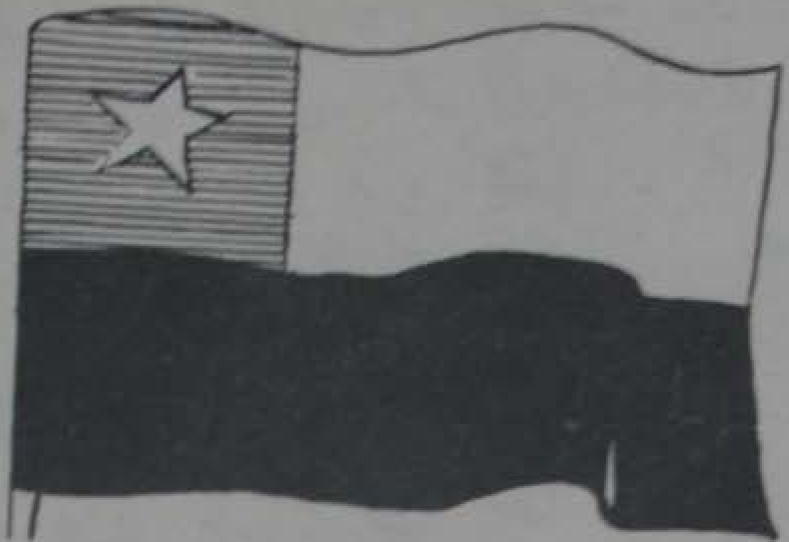

چلی

CHILE

جنوبی امریکہ کے جنوب مغربی ساحل کے ساتھ تنگ پٹی کی شکل کا ایک ملک ہے ۔ اس کا طول اڑھائی ہزار میل اور عرض کسی جگہ بھی دو سو میل سے زیادہ نہیں ۔ مغرب میں بحرالکاہل اور مشرق میں ارجن ٹائن کی ریاست واقع ہے ۔ رقبہ ۲ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۲۳ مربع میل اور آبادی ۷۳ لاکھ ۴۰ ہزار کے قریب ہے ۔ لوگ ہسپانوی زبان بولتے ہیں ۔

چلی ایک تنگ پہاڑی علاقہ ہے ، اس کے $\frac{1}{3}$ حصے پر کوہِ انڈیز کے پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں ۔ شمال میں اٹاکاما کا صحرا ہے ، جو معدنیات سے مالا مال ہے ۔ یہ صحرا ساحلی پہاڑوں اور کوہِ انڈیز کے سلسلوں کے درمیان واقع ہے ۔ درمیان میں ۷۰۰ میل لمبی ایک گنجان آباد وادی ہے ۔ جنوب میں ساحلِ سمندر کے درمیان کوہِ انڈیز حائل ہے ۔ چلی کی مملکت میں ٹیراڈی، لفنگو اور نیٹا ارنیا کے شہر بھی واقع ہیں جو دنیا میں سب سے جنوبی شہر ہیں ۔ ان شہروں اور چلی کے درمیان بحیرۂ میلگن حائل ہے ۔

آب و ہوا معتدل ہے ۔ بارش سردیوں میں ہوتی ہے ۔ جنوبی چلی میں ہر موسم میں بارش ہوتی ہے اور جنگلات بکثرت ہیں ۔ وسطی

چلی کی آب و ہوا بحیرۂ روم جیسی ہے یعنی سردیوں میں کافی بارش ہوتی ہے۔ اُون، گیہوں، انگور اس حصّے کی خاص پیداوار ہیں۔

کوہ انڈیز سے متعدّد دریا نکلتے ہیں جو مُلک کو سیراب کرتے ہوئے سمندر میں جا گرتے ہیں۔

چلی کی سب سے بڑی فصل گندم، جَو، الفافا، آلو، تمباکو، چقندر، لوبیا اور پٹ سن ہیں۔ انگور، شہد اور شراب بھی بکثرت ہوتی ہے۔ شمالی علاقے میں نائٹریٹ نکلتا ہے۔ جنوبی چلی میں تانبا بہت زیادہ ملتا ہے۔ وسطی علاقے میں بھی اس کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ سونا، چاندی، مینگنیز، گندھک، کھڑیا مٹی اور کوئلے کی کانیں بھی ہیں۔ مُلک کا نصف سے زیادہ رقبہ زیرِ کاشت رہتا ہے، اس لیے لوگوں کا پیشہ زیادہ تر زراعت ہے۔ سمندر کے کنارے بسنے والے ماہی گیری کرتے ہیں۔

مُلک میں شراب بنانے، کپڑا بُننے، کھانڈ بنانے اور چمڑے کا سامان تیار کرنے کے کارخانے ہیں۔

والپریزو مشہور بندرگاہ ہے۔ انٹافوگاسٹا، ٹموکو اور ونا ڈل مار مشہور شہر ہیں۔ سنتیاگو صدر مقام ہے۔

مُلک کا نظامِ حکومت جمہوری ہے۔ ہر چھ سال کے بعد عوام اپنا صدر منتخب کرتے ہیں اور ۴۸ اراکین کی ایک کونسل ہر آٹھ سال کے بعد منتخب کی جاتی ہے۔

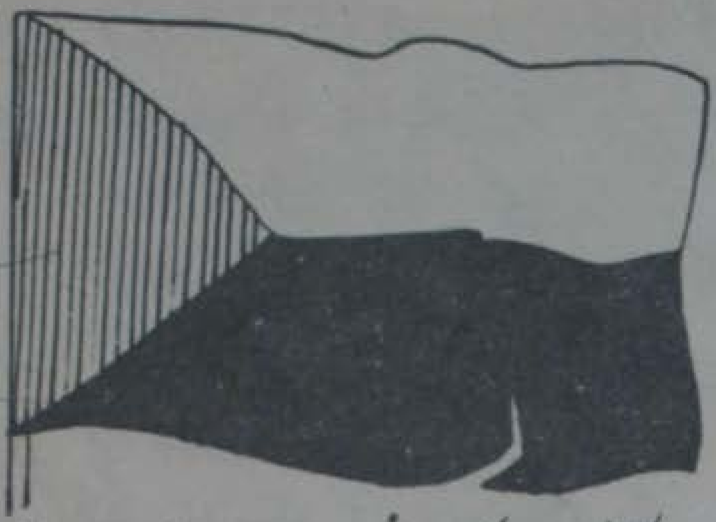

چیکوسلواکیہ

CZECHOSLOVAKIA

وسطی یورپ میں ہنگری اور آسٹریا کے شمال میں ایک ترقی یافتہ ریاست ہے۔ یہ پہلی جنگِ عظیم کے بعد وجود میں آئی۔ اس کے شمال میں پولینڈ، مغرب میں جرمنی اور مشرق میں یورپی روس کی حدود ہیں۔ رقبہ ۴۹ ہزار ۳ سو ۵۵ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۳۵ لاکھ سے زائد ہے۔ یہاں ایک ہی نسل کے لوگ آباد ہیں۔

چیکوسلواکیہ میں سطح مرتفع بوہیمیا اور شمالی اور وسطی کارپے تھینز کی مغربی ڈھلانیں اور مرادیا کا میدانی علاقہ شامل ہے۔ اس علاقے میں آلو اور چقندر کاشت کیا جاتا ہے۔ کارپیتھین کی وادی اور مرادیا کے جنوب میں انگور پیدا ہوتا ہے۔ اضلاع بلسن اور اگر کی زمین ہوپ (Hop) کی پیداوار کے لیے مفید ہے۔ ہوپ ایک قسم کی نر بیل ہے، جس کا بیل شراب میں تلخی پیدا کرنے کے کام آتا ہے اور یہی چیز یہاں کی اہم پیداوار ہے۔ کھانڈ کی پیداوار کے لحاظ سے چیکوسلواکیہ یورپ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ گندم اور سرسوں کی فصل بھی بوئی جاتی ہے۔

مغربی صنعتی خطّے میں کثرت سے مویشی پلے جاتے ہیں اور جا بجا

ڈیری فارم ہیں ۔ دلدلی علاقوں میں بطخ اور راج ہنس بکثرت پائے جاتے ہیں ۔ بوہیمیا اور کارپے تھینز کے خطے میں جنگلات کثرت سے ہیں۔
ایلب مشہور دریا ہے جو تجارتی لحاظ سے بہت مفید ہے ۔
چیکوسلواکیہ صنعتی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہے ۔ لوہا ، کوئلہ ، جست اور ریڈیم اہم معدنیات ہیں ۔ بلسن اور پراگ میں لوہے اور فولاد کی صنعت زوروں پر ہے ۔ کھانڈ ، چمڑے اور کاغذ سازی کے کارخانے بھی کثرت سے ہیں ۔ برون کے قریب زلن میں باٹا شو کی مشہور فیکٹری ہے ۔

مراویا کے علاقے میں برون مرکزی شہر ہے ۔
پراگ صدر مقام اور صنعتی مرکز ہے ۔ یہاں بہت سے راستے آکر ملتے ہیں ۔ اس جگہ انجن اور ریل کاریں تیار ہوتی ہیں ۔ ریلوں اور سڑکوں کے ذریعے یہ ملک یورپ کے تمام بڑے بڑے ملکوں سے ملا ہوا ہے ۔
چیکوسلواکیہ کے لوگ کھیلوں کے بہت شوقین ہیں ۔ اُن کی ورزشی سوسائٹیاں دُنیا بھر میں مشہور ہیں ۔
چیکوسلواکیہ ایک آزاد جمہوری مملکت ہے اور یہاں اشتراکی طرز کی حکومت ہے ۔

چین

CHINA

ایشیا کے مشرق میں رُوس کے بعد دُنیا کا سب سے بڑا اَور سب سے زیادہ آبادی کا مُلک ہَے۔ شمال میں منگولیا اَور رُوس واقع ہیں۔ جنُوب میں بحیرۂ چین، ہند چینی، برما اَور برِّ صغیر ہند و پاکستان، مشرق میں بحرالکاہل اَور مغرب میں تبّت، کشمیر اَور چینی ترکستان ہیں۔ رقبہ ۴۱ لاکھ ۳۵ ہزار مُربّع میل اَور آبادی ۶۴ کروڑ کے قریب ہَے۔

مغرب، شمال مغرب اَور جنُوب مغرب میں پہاڑ ہیں۔ جنُوب کے پہاڑ شرقاً غرباً پھیلے ہُوئے ہیں جو سمندری ہَواؤں کو اندر آنے سے روکتے ہیں اَور ہند و چین کے درمیان سفر کے لِیے رُکاوٹ ہیں۔ وسطی و شمالی علاقہ ایک وسیع و عریض میدان ہَے۔ شمالی مَیدان کو دریائے ہوانگ ہو سیراب کرتا ہَے۔ یہ دریا بہُت تیز رفتار ہَے۔ اِس میں اکثر طغیانیاں آتی اَور تباہی مچاتی رہتی ہیں۔ چُنانچہ اِسے "آفتِ چین" کہہ کر پُکارتے ہیں۔ تاہم اِس کی مٹّی بہُت زرخیز ہَے۔ دُوسرے اہم دریا ینگ سیکیانگ اور سی کیانگ ہیں۔ ینگ سی کیانگ کی وادی مُلک کا سب سے زرخیز حصّہ ہَے۔ یہ دریا چین کا سب سے بڑا دریا ہَے اَور وسطی میدانوں کو سیراب کرتا ہَے۔ چُونکہ چین شمال سے جنُوب اَور مشرق سے مغرب تک ہزاروں میل کی وُسعت میں پھیلا ہُوا ہَے اِس لِیے آب و ہَوا مختلف حِصّوں میں مُختلِف ہَے۔ اِنتہائی جنُوب مشرقی حصّے کی آب و ہَوا

گرم مرطوب ہے۔ شمالی حصّے کی خشک ہے۔ یہاں گرمی کم پڑتی ہے اور سردی زیادہ۔ اس حصّے میں چراگاہیں ہیں جن میں کثرت سے مویشی اور بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ ساحلی خطّے اور اندرونی حصّے کی آب و ہوا مون سونی ہے۔

چین کی سب سے بڑی دولت زرعی پیداوار ہے۔ اس کا قابلِ کاشت رقبہ دُنیا کے تمام ملکوں سے زیادہ ہے اور یہ ملک کے نصف مشرقی حصّے پر مشتمل ہے۔ تین چوتھائی آبادی کاشت کاری کرتی ہے۔ چاول اور گیہوں سب سے بڑی پیداوار ہے۔ اس کے علاوہ کپاس، جوار، جئی، پوست اور زیتون پیدا ہوتا ہے۔ پہاڑوں کی چٹانوں پر جو تین چار ہزار فٹ بلند ہیں، چائے کی کاشت ہوتی ہے۔ آبادی کا دسواں حصّہ ماہی گیری کرتا ہے۔ کانوں سے کوئلہ، لوہا، سونا اور تانبا نکلتا ہے۔ کوئلہ یورپ کی کانوں سے زیادہ ہے۔

اہم مصنوعات چینی کے برتن، ریشمی کپڑا اور کاغذ ہیں۔ روئی اور ریشم کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ ریشمی اور سوتی کپڑا تیار کرنے کے بے شمار کارخانے ہیں اور زیادہ تر نانکن اور شنگھائی میں ہیں۔ دھان کوٹنے اور آٹا پیسنے کے کارخانے بھی عام ہیں۔ گیہوں اور جَو کی تیلیوں سے ٹوپیاں اور چھوٹی ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔

پی ینگ، نانکن، شنگھائی، ہانکو اور کنیٹن مشہور شہر ہیں۔ پیکنگ صدر مقام ہے۔ شنگھائی بہت مشہور بندرگاہ ہے۔ یہاں سے روئی، چائے اور تیل نکالنے کے بیج باہر جاتے ہیں۔ ہانگ کانگ جنوب میں چھوٹا سا جزیرہ ہے جو تجارتی مرکز اور اہم بندرگاہ ہے۔ اس پر انگریزوں کا تسلّط ہے۔

چین میں اشتراکی نظامِ حکومت قائم ہے۔

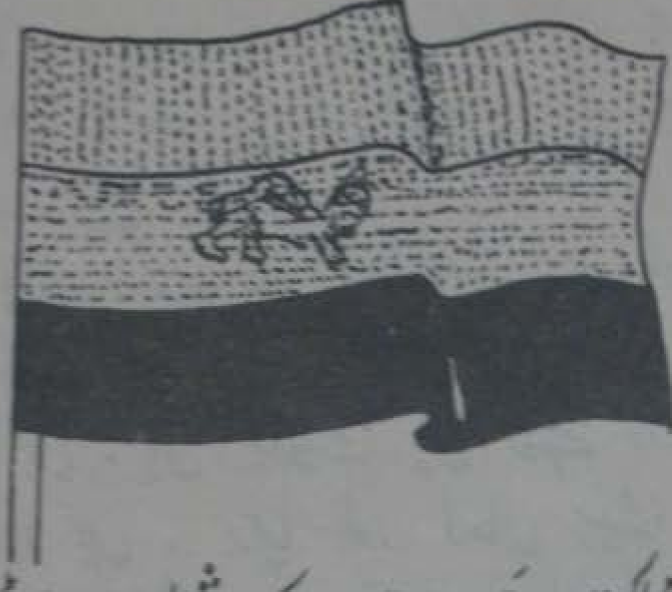

حبشہ (ایبے سینیا)

ETHIOPIA—ABYSSINIA

شمال مشرقی افریقہ کی آزاد مملکت ہے۔ اس کے شمال میں اریٹیریا، مشرق میں سمالی لینڈ، جنوب میں کینیا اور مغرب میں سوڈان واقع ہے۔ رقبہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۸۰ لاکھ کے قریب ہے، جس میں اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد بھی کافی ہے۔

سارا ملک ایک وسیع سطح مرتفع ہے جس میں اونچے ٹیلے اور بلند پہاڑ واقع ہیں۔ ان پہاڑوں کے بیچ میں وادیاں ہیں جن میں دریائے نیل کے معاون اتبارا اور تکزی بہتے ہیں۔ علاوہ ازیں کئی جھیلیں ہیں، ان میں جھیل تانا مشہور ہے۔ شمال مشرق اور جنوب مشرق کا کچھ حصہ نشیبی میدان ہے۔

مجموعی طور پر آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ بعض حصوں میں آب و ہوا سرد ہے۔ روئی، گنا، گندم، جو اور تمباکو کاشت کیا جاتا ہے۔ سطح مرتفع سے نشیب کی طرف گھنے جنگلات ہیں۔ یہاں بارش زیادہ ہوتی ہے اور قہوے کی کاشت کی جاتی ہے۔ قہوہ حبشہ کی سب سے بڑی پیداوار ہے۔

ملک کے مشرقی حصے میں بارش کم ہوتی ہے اور گرمی سخت

ہوتی ہے - یہاں خانہ بدوش لوگ آباد ہیں جو چراگاہوں میں بھیڑ بکریاں، مویشی اور اُونٹ پال کر گزارہ کرتے ہیں - معدنی وسائل ابھی تک دریافت نہیں ہوئے -

ہاتھی دانت اور گوند حبشہ سے باہر بھیجا جاتا ہے -

مُلک میں وسیع جنگلات ہیں، جن میں ہاتھی، شیر اور چیتے وغیرہ رہتے ہیں - ان جنگلات میں رہنے والے لوگ بہت طاقت ور اور جنگ جُو ہیں - برچھا اور ڈھال ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں تاکہ کسی وقت کسی جنگلی درندے کا سامنا ہو جائے تو مقابلہ کر سکیں -

ڈری ڈاوا، ہرار، گوندر اور گمبیلا مشہور شہر ہیں - عدیس ابابا سطح مُرتفع کے وسط میں واقع ہے اور مُلک کا صدر مقام ہے - عدیس ابابا سے فرانسیسی سمالی لینڈ کی بندرگاہ جیبوتی کو ریل جاتی ہے، جو حبشہ کی واحد ریلوے لائن ہے - اسی ریلوے کے ذریعے مُلک کی تجارت ہوتی ہے -

ہرار کے شہر میں مُسلمان کافی تعداد میں آباد ہیں -

آج سے چودہ سو سال پیشتر جب عرب میں اسلام کا آفتاب طلوع ہوا اور نیک دِل لوگوں نے اس نور کو قبول کر لیا تو کفارِ مکّہ نے مُسلمانوں کو سخت تکلیفیں دینی شروع کیں - چنانچہ یہ لوگ ہجرت کر کے مُلک حبشہ میں چلے گئے - نجاشی بادشاہ حبشہ نے اُن کی بڑی آؤ بھگت کی اور کُفّار کے ورغلانے کے باوجود اُس نے ان مُسلمان عربوں کو مُلک میں رہنے کی اجازت دے دی - اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بادشاہ کو ایک مکتوب ارسال فرمایا جو آج تک شاہی خاندان کے پاس موجود ہے -

حبشہ میں بادشاہ کی شخصی حکومت ہے -

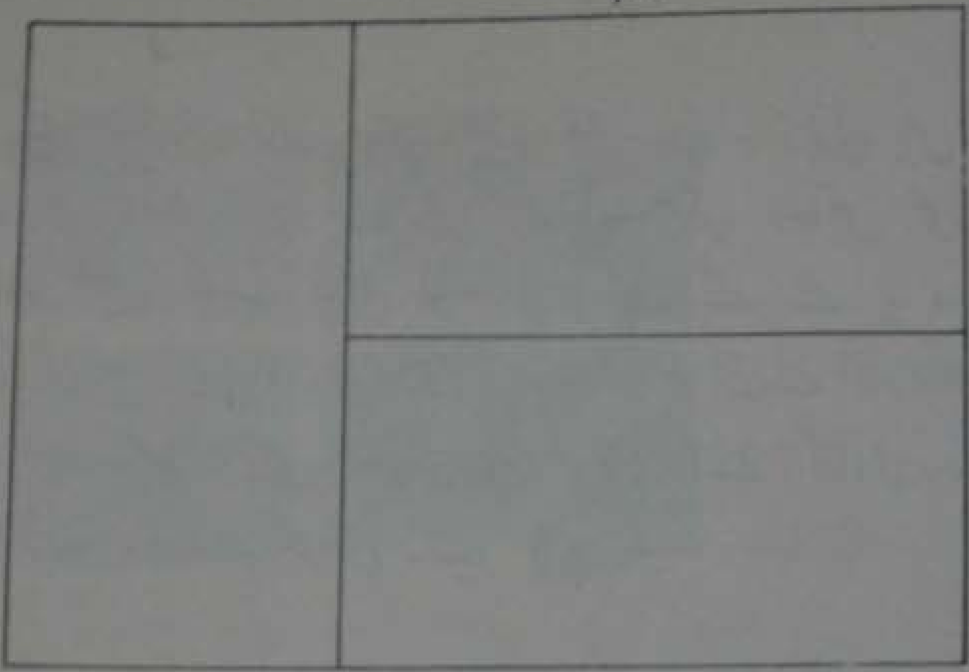

ڈہومی

DAHOMEY

بڑِاعظم افریقہ میں ڈہومی کا علاقہ ۱۸۹۰ء سے فرانس کے ماتحت تھا۔ لیکن ۷۰ برس کی محکومی کے بعد یکم اگست ۱۹۶۰ء کو آزاد ہو گیا۔

ڈہومی کا رقبہ ۴۴ ہزار ۷ سو مربع میل ہے۔ یہاں افریقی نسل کے باشندے ۱۸ لاکھ کی تعداد میں آباد ہیں۔ کچھ یورپی لوگ بھی تجارتی ضرورت سے آکر یہاں بس گئے تھے۔ مگر ان کی تعداد تین ہزار سے زیادہ نہیں۔

ڈہومی ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں کا پیشہ کاشت کاری ہے۔ زراعت کے پرانے طریقے رائج ہیں۔ اجناس میں باجرہ اور مکی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

ڈہومی کا سب سے بڑا شہر کوٹونو ہے۔ یہ ایک کاروباری مرکز بھی ہے۔ اِس شہر کی آبادی تقریباً ۶۵ ہزار ہے۔ ڈہومی کا دوسرا بڑا شہر پورٹو نووو ہے۔ پورٹو نووو، ڈہومی کا دارالحکومت بھی ہے۔ یہاں ۳۰ ہزار باشندے آباد ہیں۔ شہروں میں پختہ سڑکوں اور اونچی عمارتوں کو دیکھ کر ڈہومی کے بارے میں صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ شہروں سے باہر ملک کا بڑا رقبہ لق و دق میدانوں

اور کچی بستیوں کے منظر پیش کرتا ہے - ڈہومی میں دولت کے وسائل بہت ہیں - اس دولت میں شامل قیمتی دھاتیں بھی ہیں اور زرعی پیداوار بھی - لیکن ڈہومی کو ترقی دینے کے لیے یہ دولت استعمال نہیں کی گئی - اسی لیے ڈہومی کے زیادہ تر باشندے نادار اور رہن سہن کے اعتبار سے پسماندہ ہیں - ڈہومی کی حکومت نے آزادی کے بعد ملک کو ترقی دینے کے کام شروع کیے ہیں -

ڈنمارک

DENMARK

شمال مغربی یورپ میں جرمنی کے شمال اور سویڈن و ناروے کے جنوب میں جزیرہ نما کی شکل کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کے ساتھ ور بھی چھوٹے چھوٹے جزیرے شامل ہیں۔ یہ سکنڈے نیویا کی زمین ریاستوں میں سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ اسے بحیرۂ بالٹک کی کنجی بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس جگہ بحیرۂ بالٹک تین آبناؤں یعنی آبنائے ٹل بلٹ، آبنائے گریٹ بلٹ اور آبنائے سونڈ کے ذریعے بحیرۂ شمالی سے ملا ہوا ہے۔ آبنائے گریٹ بلٹ کافی گہری اور چوڑی ہے اور اس میں جہاز آ جا سکتے ہیں۔ رقبہ ۱۷ ہزار ایک سو ۱۶ مربع میل اور آبادی ۴۵ لاکھ ۳۲ ہزار کے قریب ہے۔

سکنڈے نیویا کے دوسرے ملکوں کے برعکس ڈنمارک ایک پست میدانی علاقہ ہے۔ اس کا کوئی حصّہ سطح سمندر سے ۵۰۰ فٹ سے زیادہ بلند نہیں، اس لیے یہاں کوئی دریا نہیں بہتا۔ نہ ہی یہاں پہاڑ، جنگلات یا کانیں ہیں، لیکن اس کے باوجود علاقہ بہت زرخیز ہے۔ گیہوں، جو، جئی، رائی، آلو اور چقندر کی کاشت کی جاتی ہے۔ چونکہ گھاس کثرت سے پیدا ہوتی ہے، اس لیے ہری بھری چراگاہوں میں مویشی، بھیڑ بکریاں اور سؤر پالے جاتے ہیں۔ دودھ، مکھن اور

پنیر یورپ کے دُوسرے مُلکوں کو بھیجا جاتا ہے - مُرغیاں پالنے کا رواج عام ہے - ہر سال کروڑوں رُوپوں کے انڈے دُوسرے مُلکوں کو بھیجے جاتے ہیں - ڈیری فارم اَور زراعت یہاں کے اہم پیشے ہیں - ساحلی علاقوں اَور جزیروں میں لوگوں کا عام پیشہ کھیتی باڑی ہے - مغربی ساحل ریتلا ہے، جہاں تُند و تیز ہَوائیں چلتی ہیں - مشرقی ساحل بہُت خُوبصُورت ہے - اِس میں کھُلے مَیدان، خُوب صُورت درخت اَور اُونچی اُونچی پہاڑیاں واقع ہیں -

گرمیوں میں مَوسم مُعتدِل رہتا ہے - البتّہ جاڑے کا مَوسم بہُت طویل ہوتا ہے -

سُوتی اَور اُونی کپڑا، لکڑی کا سامان اَور دَوائیں ڈنمارک کی خاص مصنُوعات ہیں -

کوپن ہیگ سب سے بڑا شہر، صدر مقام اَور بندرگاہ ہے - یہ بحیرۂ بالٹک کے دروازے آبنائے سونڈ پر واقع ہے اَور جنگی لحاظ سے بہُت اہم ہے - اِس شہر کو "میناروں کا شہر" بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں گرجوں اَور دُوسری عمارات کے مینار بہُت اُونچے ہیں - نہر کیلے کے بن جانے سے اِس کی اہمیّت اَور بھی بڑھ گئی ہے - مُلک کی ایک چوتھائی آبادی یہاں رہتی ہے - یہ لوگ انجُمن ہائے امدادِ باہمی کے طریقوں پر کام کرتے ہیں، جس کے باعث لوگوں کی مالی حالت بہُت بہتر ہے - بچّے اَور بچّیوں کے لیے تعلیم لازمی ہے اَور وُہ آٹھ دس برس کی عُمر ہی میں پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں -

سائنس اَور زراعت میں بھی ڈنمارک نے بہُت ترقّی کی ہے - حکُومت جمہُوری اَور پارلیمانی طرز کی ہے -

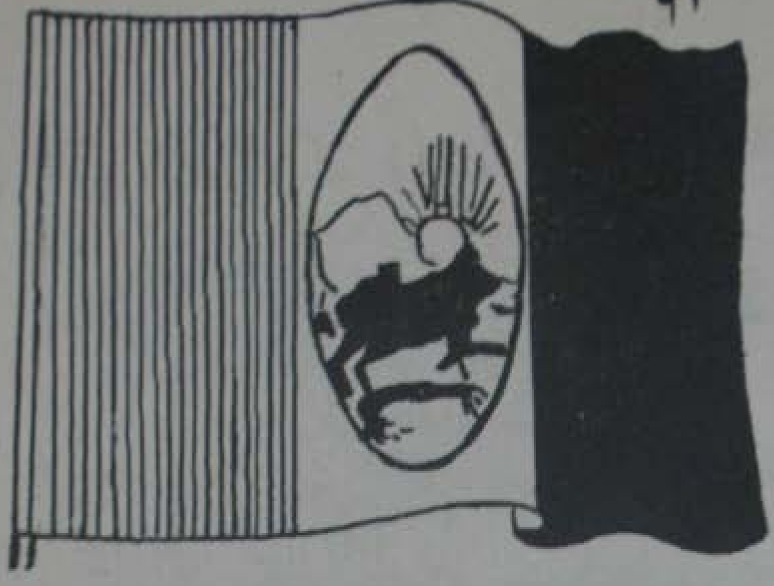

رُومانیہ

ROUMANIA

جنوب مشرقی یورپ کا ایک چھوٹا سا مُلک ہے۔ اس کے شمال میں چیکوسلوویکیہ، مشرق میں بحیرۂ اسود اور یورپی رُوس، مغرب میں ہنگری اور جنوب میں بلغاریہ واقع ہے۔ رقبہ اکانوے ہزار چھ سو اکہتر مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۷۹ لاکھ کے قریب ہے۔

رُومانیہ میں ایلپس کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں، جو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں۔ شمال سے جنوب تک کوہ کارپے تھینز کے سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ آب و ہوا سردیوں میں سرد اور گرمیوں میں گرم ہوتی ہے۔ زمین بہت زرخیز ہے، جس کے باعث پھلوں کی بہتات ہے۔ پھلوں میں انگور کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ گندم اور مکئی بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔ فراوانی کے باعث گندم دُوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔ چقندر سے کھانڈ تیار کی جاتی ہے اور انگور سے شراب کشید ہوتی ہے۔ رومانیہ میں اعلیٰ درجے کا گلاب کا پھول پیدا ہوتا ہے، جس سے عطر نکالا جاتا ہے۔ یہ عطر دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ ٹرانسل میں تمباکو کاشت ہوتی ہے۔ جو دُنیا بھر میں شہرت رکھتی ہے۔ ٹرانسلو اور ایلپس کی شمالی اور جنوبی ڈھلانوں کے دامن میں بھیڑیں، گھوڑے اور سُور پالے جاتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں لوہے، کوئلے اور سونے کے قدرتی ذخائر موجود ہیں۔ سب سے اہم معدن تیل ہے۔

تیل پائپ لائنوں کے ذریعے بحیرۂ اسوَد تک پہنچایا گیا ہے ۔ اِن وادیوں میں سونا ، چاندی اَور کوئلہ بھی مِلتا ہے ۔

ڈینیوب ، پرٹ ، سرٹ ، ارجز ، اولٹ ، جیو ، میُورز اَور سوٗسل مشہوٗر دریا ہیں ۔ ڈینیوب کی وادی میں لوگوں کا پیشہ ماہی گیری ہے ۔

گیلاز ، بریلا اَور کُسٹنجی اہم بندرگاہیں ہیں ۔ کُسٹنجی کو دریائے ڈینیوب پر پُل تعمیر کر کے بُخارسٹ سے مِلایا گیا ہے ، جو بحیرۂ اسوَد کے کِنارے ایک اہم بندرگاہ ، ریلوں کا مرکز اَور رُومانیہ کا صدر مقام ہے ۔ بُخارسٹ نئی طرز پر بنا ہُوا ایک نہایت خوب صورت شہر ہے ، جہاں رومانیہ کی سب سے بڑی یُونیورسٹی ہے ۔ اِس کے علاوہ کلج ، ایاسی ، ٹمنور ، پلوسٹی ، بریلا ، گلاٹی ، اوراڈیا ، براسو ، اراد اَور کانسٹنٹا مشہوٗر شہر ہیں ۔

رومانیہ ایک اشتراکی جمہوٗریت ہے ۔

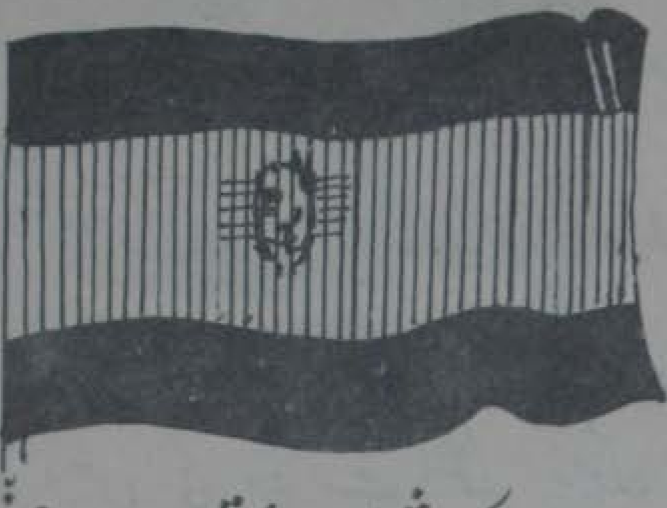

سپین

SPAIN

یورپ کا ایک مُلک ہے۔ اس کی شمال مشرقی سرحد فرانس سے مِلتی ہے۔ مشرق و مغرب میں بحیرۂ روم اور بحرِ اوقیانوس سے گھرا ہُوا ہے۔ جنوب میں آبنائے جبرالٹر اسے برِّاعظم افریقہ سے جُدا کرتی ہے۔ رقبہ ایک لاکھ ۹۴ ہزار ۹ سو ۴۵ مربع میل اور آبادی ۲ کروڑ ۹۷ لاکھ کے قریب ہے۔

مُلک کی سطح بڑی سخت، ناہموار، پتھریلی اور ریتلی ہے۔ زیادہ حصّے سطحِ مُرتفع اور پہاڑ ہیں۔ قابلِ کاشت علاقہ بہت کم اور ذرائع آمد و رفت بھی بہت محدود ہیں۔ صِرف دو ریلوے لائنیں فرانس سے سپین میں آتی ہیں۔

وسطی حصّہ خشک سطحِ مُرتفع ہے۔ اس میں گرمی اور سردی کے دونوں موسم سخت ہوتے ہیں۔ کھیتی باڑی برائے نام ہوتی ہے۔ شمال مغرب کے پہاڑ بحرِ اوقیانوس سے آنے والی ہواؤں کو روک لیتے ہیں، جس سے مغربی ڈھلانوں پر خوب بارش ہوتی ہے۔ اندرونی حصّہ خشک ریگستان ہے۔ شمال مشرق میں زمین بلند ہوتی چلی گئی ہے۔ یہاں چراگاہیں ہیں اور زیتون وغیرہ کے باغات کافی ہیں۔ اسی حصّے میں لوہے

تانبے اور پارے کی کانیں ہیں، لیکن سپین میں کوئلہ نہ ہونے کے باعث یہ معدنیات اسی حالت میں باہر بھیج دی جاتی ہیں۔

ساحلوں کے قریب دریاؤں کی وادیوں میں زمین قابلِ کاشت ہے۔ شمالی ساحل سرسبز و شاداب ہے۔ یہاں سارا سال بارش ہوتی ہے۔ مکئی اس حصّے کی خاص پیداوار ہے۔ جنوبی ساحل پر سردیوں میں بارش ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انگور، زیتون، سنگترہ اور دوسرے پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ جو بھی کاشت کیا جاتا ہے۔

جنگلات کم ہیں، لیکن کارک کے درختوں کے جھنڈ جا بجا نظر آتے ہیں۔ کارک اسپین کی خاص نباتات میں سے ہے۔

مغربی اور جنوبی ساحلی علاقوں میں ماہی گیری ہوتی ہے۔ یہاں کی سارڈین مچھلی دنیا بھر میں مشہور ہے۔

بارسلونا ایک اہم بندرگاہ، صنعتی شہر اور کپاس کا مرکز ہے۔ ویلنشیا ریشم کی صنعت کے لیے مشہور ہے۔ یہاں پھل اور شراب کی تجارت ہوتی ہے۔ مشہور و معروف محل "الحمراء" شہر غرناطہ میں ہے اور مسلمانوں کے عہدِ حکومت کی یاد دلاتا ہے۔

دریائے ٹیگس کے کنارے ٹولیڈو مشہور شہر اور پرانا صدر مقام ہے۔

میڈرڈ دارالحکومت ہے۔ یہ ملک کے وسط میں واقع ہے اور ریلوں کا مرکز ہے۔ اس ملک پر آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے حکومت کی تھی۔

سپین میں آمرانہ طرزِ حکومت قائم ہے۔

سعودی عرب

SAUDI ARABIA

جنوب مغربی ایشیا کا سب سے بڑا جزیرہ نما ہے۔ اسے نجد و حجاز بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے شمال میں عراق اور اردن کی ریاستیں واقع ہیں۔ مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں بحیرۂ عرب اور مغرب میں بحیرۂ قلزم رقبہ ۹ لاکھ ۲۷ ہزار مربع میل اور آبادی ½۵۲ لاکھ کے قریب ہے زیادہ تر مسلمان عربوں پر مشتمل ہے۔ یہ لوگ عام طور پر خانہ بدوش ہیں۔ باشندوں کی زبان عربی ہے۔

سعودی عرب ایک سطحِ مرتفع ہے۔ مغرب میں اونچے پہاڑ ہیں۔ علاقے میں نجد کا کوہستان ہے۔ اس کے سلسلے شمالاً جنوباً قریب ب متوازی پھیلے ہوئے ہیں۔ جنوب مشرقی حصے میں عمان کے دوں کا سلسلہ ہے۔ بڑا دریا کوئی نہیں۔ صرف پہاڑی چشمے یا تی نالے ہیں جنھیں وادی کہا جاتا ہے۔

یہاں بارش نہیں ہوتی۔ آب و ہوا گرم اور خشک ہے۔ دن وقت بادِ خمسیں اور بادِ سموم نہایت خوف ناک قسم کی آندھیاں چلتی لیکن راتیں خوش گوار ہوتی ہیں۔ جاڑے میں کافی سردی پڑتی

علاقہ زیادہ تر ریتلا ہے۔ کہیں کہیں نخلستان ملتے ہیں، جن میں

کثرت سے کھجوریں اُگتی ہیں ۔ نخلستانوں اور وادیوں کے کنارے چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں، جن میں زیادہ تر کھجور کے جھنڈ نظر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں جَو، جوار، باجرہ اور قہوہ کی کاشت ہوتی ہے۔ بنجر علاقوں میں ببول اور خاردار جھاڑیاں اُگتی ہیں، جن پر بھیڑ بکریاں اور اونٹ پالے جاتے ہیں ۔ جنوب مغرب میں کثرت سے قہوہ پیدا ہوتا ہے جو دُنیا بھر میں مشہور ہے ۔ بعض علاقوں مثلاً طائف، مدینہ اور ریاض میں پھل، گلاب اور زیتون کثرت سے پیدا ہوتے ہیں ۔

سعودی عرب میں تیل کے بہت سے ذخائر موجود ہیں اور تیل ہی مُلک کی سب سے بڑی دولت ہے ۔ یہ تیل ایک ہزار میل لمبی لائن کے ذریعے بحیرۂ روم تک پہنچایا گیا ہے ۔

مدینہ، مکۂ معظمہ، جدّہ اور ریاض مشہور شہر ہیں ۔ مکۂ معظمہ بانیٔ اسلام نبیٔ اکرم، صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم، کا وطن ہے ۔ یہاں ہر سال لاکھوں مسلمان حج کے لیے آتے ہیں ۔ مدینہ مکۂ معظمہ کے شمال میں قریباً تین سَو میل کے فاصلے پر ہے ۔ یہ اسلامی دُنیا کا دُوسرا اہم مقدس شہر ہے ۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ مبارک یہیں پر ہے ۔

جدّہ بحیرۂ قُلزم کی بندرگاہ ہے ۔ یہاں حاجی اُترتے ہیں اور مکّے جاتے ہیں ۔ یہاں سے کپاس اور قہوہ باہر بھیجا جاتا ہے ۔

عدن جنوبی ساحل پر ایک قدرتی بندرگاہ ہے اور اس تجارتی شاہراہ پر واقع ہے جو یورپ کو پاکستان اور مشرقی ممالک سے مِلاتی ہے ۔ یہاں سے جہاز کوئلہ بھی لیتے ہیں ۔ یہ برطانوی نو آبادی ہے ۔

ریاض نجد کا اور مکّہ حجاز کا صدر مقام ہے ۔

سعودی عرب میں آلِ سعود کی خود مختار بادشاہت ہے ۔

1913/-

سلویڈار

SALVADOR

وسطی امریکا کا سب سے چھوٹا اور سب سے زیادہ گنجان آباد مُلک ہے۔ اس کے شمال مغرب میں گواتے مالا، شمال مشرق اور جنوب مشرق میں ہونڈوراس کی سرحدیں واقع ہیں اور جنوب و جنوب مغرب میں بحرالکاہل ہے رقبہ ۱۳ ہزار ۱۷۶ مربع میل اور آبادی ۱۹½ لاکھ کے قریب ہے، جو زیادہ تر عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ باشندوں کی زبان ہسپانوی ہے۔

سلویڈار کا زیادہ حصّہ زرخیز اور آتش فشانی سطح مرتفع ہے جو سمندر سے قریباً دو ہزار فٹ اونچی ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے آتش فشاں پہاڑ ہیں جو اب بھی آتش فشانی کرتے رہتے ہیں۔ ۱۹۱۹ء میں ان پہاڑوں کی آتش فشانی سے مُلک کا ۹/۱۰ حصّہ برباد ہو گیا تھا۔ دُنیا کا سب سے عجیب آتش فشاں پہاڑ ازالکو یہیں واقع ہے جو اپنے ہی لاوے کو اُگلتا اور بلند ہوتا ہُوا نصف میل کی بلندی تک جا پہنچا ہے۔ جا بجا بہت سی خوش منظر جھیلیں ہیں۔ پہاڑی سلسلے گواتے مالا اور ہونڈوراس کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ متوازی پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے باعث اُونچے علاقوں میں موسم سرد اور خوش گوار ہوتا ہے۔ البتہ نشیبی علاقوں کی آب و ہوا گرم ہے۔ دسمبر اور جنوری بہت سرد مہینے ہوتے ہیں۔ مئی سے اکتوبر تک بارش کا موسم ہوتا ہے۔

مجموعی طور پر مُلک بڑا زرخیز ہے۔ کافی بہت زیادہ مقدار میں

پیدا ہوتی ہے اور ملک کی برآمدات ہیں ۸۵ فی صد یہی پیداوار برآمد کی جاتی ہے۔ دوسری اہم پیداوار رُوئی ہے۔ علاوہ ازیں غلّہ، گنّا، چاول، پھلیاں، تمباکو، کوکو اور نیل وغیرہ ملک کی خاص پیداوار ہیں۔

مویشیوں کے لیے چند عمدہ چراگاہیں بھی ہیں۔ مشہور دریا لمپا ہے۔ جس سے بجلی پیدا کی گئی ہے۔ جنگلات بہت کم ہیں، جن سے تھوڑی تعداد میں مہاگنی، عمارتی لکڑی، صنوبر اور اخروٹ کی لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔

سونا، چاندی، کوئلہ، تانبا، لوہا، جست، پارا اور گندھک اہم معدنیات ہیں۔ مشرقی ساحل پر کافی مقدار میں سکّہ پایا جاتا ہے۔

سلوٹیڈار میں خاص قسم کے درخت اُگائے جاتے ہیں جن کا پھل مٹھائی اور ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس پھل کی نہایت وسیع پیمانے پر تجارت ہوتی ہے۔

سَن سلوٹیڈار مشہور شہر اور صدر مقام ہے۔ سنٹا انا دوسرا بڑا شہر ہے جو کافی کی تجارت کا مرکز ہے۔ اکا جوٹلا شمال میں نہایت اہم بندرگاہ ہے۔ وسطی امریکا کی سب سے بہترین بندرگاہ لا یونین ریلوے لائن کے ذریعے سن سلوٹیڈار سے ملی ہوئی ہے۔ سن سلوٹیڈار سنٹا انا سے ملا ہوا ہے۔

سلوٹیڈار میں تعلیم مُفت اور لازمی ہے۔ لوگ اچھے تہذیب یافتہ ہیں۔ تعلیم کا بھی عام چرچا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی یونیورسٹی "نیشنل یونیورسٹی" کہلاتی ہے جس میں ۸ کالج ہیں۔

ملک کا نظامِ حکومت جمہوری ہے۔ صدر ۶ سال کے لیے منتخب ہوتا ہے۔ پارلیمینٹ کے ممبروں کی تعداد ۵۴ ہوتی ہے۔

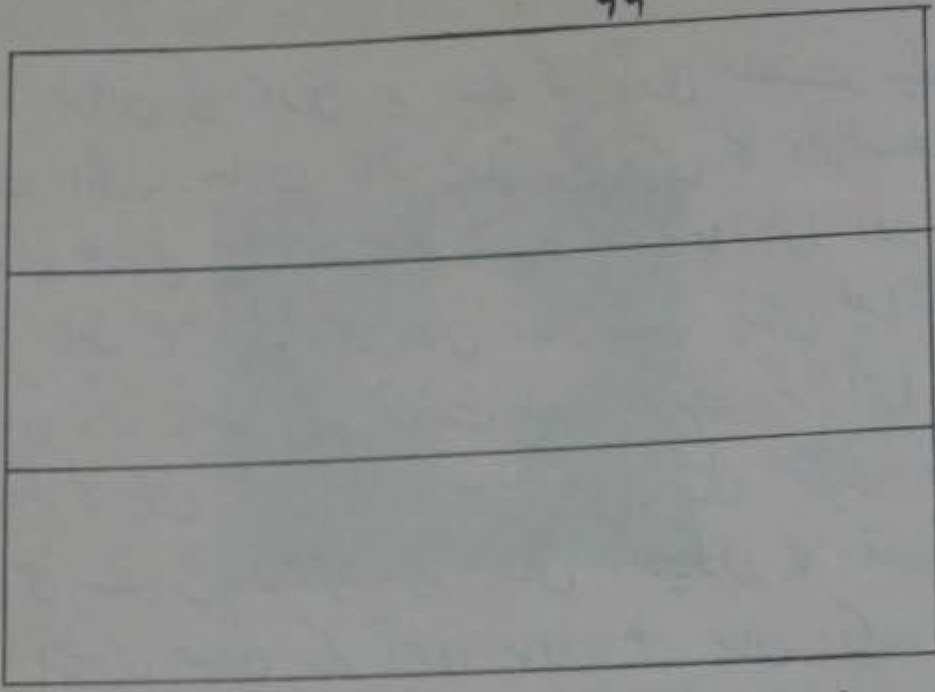

سوڈان

SUDAN

سوڈان مصر کے جنوب میں واقع ہے۔ اِس کا کُل رقبہ ایک لاکھ مُربع مِیل ہے۔ یعنی یورپ کا ایک چوتھائی۔ شمال میں ریگستان ہے۔ جنوب کا علاقہ سرسبز اور شاداب ہے۔ جا بجا گھنے جنگل ہیں۔ دریائے نیل اِس میں سے ہوکر بہتا ہے۔ اِس دریا کے جتنے معادن دریا ہیں وہ سب ہی کسی نہ کسی راستے اس میں سے ہوکر نکلتے ہیں۔ بعض کے سرچشمے اِس کی حدود میں ہیں۔ اِس ملک میں پہاڑوں کا ایک سِلسِلہ بھی ہے جو ۴۰۰۰ سے ۷۰۰۰ فٹ تک اُونچا ہے۔

یہاں کی خاص پَیداوار لمبے ریشے والی رُوئی ہے۔ اناج اور سرسوں کی بھی پَیداوار ہوتی ہے۔ بندرگاہ سوڈان میں نمک پَیدا ہوتا ہے۔ بحرِ احمر کے قریب سونے کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ مویشی پالنا بھی یہاں کا ایک مقبول پیشہ ہے۔

سوڈان کی آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے۔ شمال میں مسلمان آباد ہیں۔ اُن کی زبان عربی ہے۔ جنوب کے علاقے میں افریقہ کے پُرانے قبیلے اکثریت میں ہیں۔ اُن کا مذہب وہی پُرانا قبیلوں والا ہے کچھ تعداد عیسائیوں کی بھی ہے۔

سوڈان کی تاریخ یہ ہے کہ رُومی سلطنت کے زمانے میں یہاں ایک الگ سلطنت قائم ہوئی تھی۔جس کا دارالسلطنت ڈنگولا تھا۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہاں عیسائیت کا چرچا ہُوا اور ایتھوپیا سے اس نے ناطہ جوڑ لیا۔ چودھویں صدی تک یہاں عیسائیت کا زور رہا۔ عیسائی لوگ اِسلام کی مخالفت کرتے رہے۔مگر اس کے باوُجود یہاں اِسلام کا بول بالا ہُوا۔ انیسویں صدی میں سوڈان کو مِصر کے پاشا محمد علی نے فتح کر لیا۔ پھر یہاں انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔

انیسویں صدی کے آخری سالوں میں یہاں ایک رہنُما پیدا ہُوا، جو مہدی سوڈانی کے نام سے مشہُور ہے۔ اس کا زمانہ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۸ء تک ہے۔اس نے بغاوت کا عَلَم بلند کیا۔

سوڈان ۱۹۵۶ء میں ایک آزاد ملک بن گیا۔ پہلے تو وہاں جمہُوری طرز کی حکومت قائم ہوئی تھی۔مگر ۵۹، ۱۹۵۸ء میں فوجی جنرل عبوُد نے جمہوری حکومت کا تختہ اُلٹ دِیا اور فوجی حکومت قائم کر لی۔

سوڈان کا دارالحکومت خرطوم ہے جو دریائے نِیل پر واقع ہے۔

سوئٹزرلینڈ

SWITZERLAND

یورپ کی ایک وفاقی حکومت جو اپنی دِل فریبیوں کے باعث دُنیا بھر میں مشہور ہے ۔ اس کے ارد گرد جرمنی، آسٹریا، اِٹلی اَور فرانس واقع ہیں ۔ رقبہ ۱۵ ہزار ۹ سو ۵۰ مُربّع میل اَور آبادی ۵۲ لاکھ ۴ ہزار کے قریب ہے، جس میں جرمن، فرانسیسی اَور اطالوی شامل ہیں ۔

سُوئٹزر لینڈ ایک پہاڑی علاقہ ہے ۔ جنُوب مشرقی حصّے میں یُورپ کے مشہُور پہاڑ ایلپس کا سِلسِلہ ہے، جس کے دِل فریب اَور خُوش نما مناظر اَور خُوش گوار آب و ہوا کے باعث دُور دراز مُلکوں سے لوگ سَیر و تفریح کی غرض سے یہاں آتے ہیں ۔ پہاڑی حِصّوں میں سخت سردی پڑتی ہے اَور جب برف پڑتی ہے تو لوگ جگہ جگہ سکیٹنگ کرتے (کھڑاؤں پہن کر برف پر پھِسلتے) نظر آتے ہیں ۔ مَیدانی علاقوں میں گرمیوں کے دِنوں میں بہار کا مَوسم ہوتا ہے ۔ مُلک کا بیشتر حصّہ برفانی پہاڑوں، جھیلوں اَور دریاؤں سے گھِرا ہُوا ہے ۔ چُونکہ پہاڑی علاقہ ہونے کے باعث ندی نالے اَور دریا بہُت تیز رفتار ہیں اَور آبشاریں بھی کثرت سے ہیں، اِس لِیے پن بجلی پَیدا کرنے میں بڑی آسانی ہے ۔ چُنانچہ پن بجلی کی

افراط ہے ۔ بہت کم علاقہ قابلِ کاشت ہے اور پہاڑوں کے باعث چونکہ رسل و رسائل کے ذرائع محدود ہیں ، اس لیے تجارتی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ یہاں گھڑیوں کی تجارت عروج پر ہے ۔ مغرب میں نیوشاٹل کے مقام پر بڑے بڑے گھنٹے بھی بنائے جاتے ہیں ۔ شمال مشرق میں زیورچ مشہور شہر ہے ۔ یہاں کپڑا تیار ہوتا ہے اور کشیدہ کاری کا کام کیا جاتا ہے ۔ علاوہ ازیں گانے بجانے کے آلات بھی تیار ہوتے ہیں ۔ میدانوں میں جہاں زراعت ہوتی ہے ، وہاں گندم ، روئی اور تمباکو کاشت کیا جاتا ہے ۔

سوئٹزرلینڈ کے کتے دنیا بھر میں مشہور ہیں ۔ یہ ریوڑوں کی رکھوالی کرنے میں ماہر ہوتے ہیں اور گاڑیاں کھینچنے کے کام بھی آتے ہیں ۔ چراگاہوں میں گائے ، بکریاں اور مویشی پالے جاتے ہیں جن سے دودھ ، مکھن اور پنیر حاصل کیا جاتا ہے ۔ مکھن اور منجمد دودھ باہر بھیجا جاتا ہے ۔

برن صدر مقام ہے اور ملک کے وسط میں واقع ہے ۔ جنوب مغرب میں مشہور شہر جنیوا واقع ہے ۔ یہاں گھڑیاں اور گھنٹے بنائے جاتے ہیں ۔ بین الاقوامی ریڈ کراس (صلیب احمر) کا دفتر اسی جگہ ہے ۔ اس شہر میں زیور اور سائنسی آلات بھی بنائے جاتے ہیں ۔

سوئٹزرلینڈ میں جمہوری حکومت ہے ۔

ویت یونین

(رُوس)

SOVIET UNION (RUSSI

دُنیا کا سب سے بڑا مُلک، جو کُرۂ اَرض کے ایک چھٹے حصّے کو
ہے ۔ نہ صِرف برّاعظم ایشیا میں مشرق سے مغرب تک پھیلا
ہے، بلکہ اِس کا مغربی حصّہ آدھے یورپ تک پہنچتا ہے ۔
۸۵ لاکھ ۹۷ ہزار مُربّع مِیل اَور آبادی ۲۰ کروڑ سے زیادہ
ہے

ویت یونین کا جو حصّہ یورپ میں واقع ہے، اُس میں کوہ قاف
کوہ یورال کو چھوڑ کر باقی سب نشیبی علاقہ ہے ۔ مشرقی حد
قریب سائبیریا کے میدانوں کے کنارے کنارے سطوحِ مُرتفع اور
نوب میں اُونچے اُونچے پہاڑ ہیں ۔ شمال کا تمام ساحل بحرِ منجمد شمالی
دائرے میں واقع ہے جس کے کنارے ٹنڈرا کا برفانی علاقہ ہے
کو بڑے بڑے دریا سیراب کرتے ہیں جن میں لینا، ینیسی، اوب،
لگا، ڈان اَور نیپر مشہور ہیں ۔ والگا رُوس کا سب سے بڑا دریا ہے ۔
ٹنڈرا کے علاقے میں شدید سردی پڑتی ہے ۔ اِس حصّے میں خانہ بدوش
وئیڈ یا لیپ لوگ آباد ہیں ۔ ان کا گزارہ رینڈیر کے شکار پر ہے اور
اِس جانور سے بیشتر ضروریاتِ زندگی حاصل کرتے ہیں ۔ ٹنڈرا کے
نوب میں صنوبر کے جنگلات ہیں ۔ سائبیریا کے میدانوں میں بعض جگہ گندم

جئی اور مکی کی کاشت ہوتی ہے۔

یورپی رُوس میں ٹنڈرا کا برف سے ڈھکا ہُوا خطہ ہے، جس کے جنُوب میں یوکرین کا سیاہ مٹی والا علاقہ ہے۔ اس میں اچھی خاصی زراعت ہوتی ہے۔ اس حصے میں بحیرۂ روم کی آب و ہوا ہے۔ یعنی گرمیوں میں گرم خُشک، سردیوں میں کم سرد اور بارش زیادہ۔ انگور اور سنگترہ وغیرہ میوہ جات بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ کوہ قاف میں باکو اور گروزنی کے ارد گرد تیل کے چشمے ہیں جو دُنیا کے بہترین چشموں میں شمار ہوتے ہیں۔ ڈان کے طاس میں کوئلے کی کانوں کے باعث بہت سے صنعتی کارخانے ہیں۔ کوہ یورال میں کوئلہ اور لوہا ملتا ہے۔ وسطی رُوس کے گھاس کے میدانوں میں جنھیں سٹیپ کے میدان کہتے ہیں، گندم، چقندر اور دُوسری فصلیں اُگائی جاتی ہیں جن کے کھیت کئی کئی میل لمبے ہوتے ہیں۔ کارخانوں اور زراعت پر حکومت کا تصرّف ہے۔

مُلک کی آبادی کا بیشتر حصہ کھیتی باڑی کرتا ہے۔

ٹرانس سائبیرین ریلوے بحرالکاہل کے ساحلی مقام ولاڈی واسٹک کو لینن گراڈ سے مِلاتی ہے اور دُنیا میں سب سے لمبی ریلوے لائن ہے۔

جنُوب میں ترکستان کا بیشتر حصہ ریگستان ہے۔

مانسک، آرکینجل، اوڈیسا، سواسٹوپول، ولاڈی واسٹک اور لینن گراڈ مشہور بندرگاہیں ہیں اور تاشقند، سمرقند، بُخارا، ارن برگ، ادسک، کیو، خارکوف، روسٹو، سٹالن گراڈ اور میگنی ٹوگورسک مشہور شہر ہیں۔ ماسکو صدر مقام ہے جو مُلک کے وسط میں واقع ہے اور ریلوں کا اہم مرکز ہے

رُوس سولہ جمہُوریتوں کی ایک وفاقی حکومت ہے، جس کا نظامِ حکومت اشتراکی ہے۔

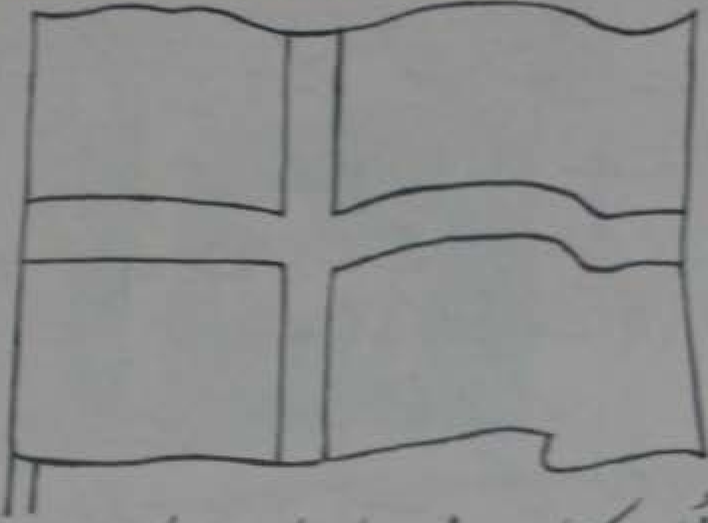

سویڈن

SWEDEN

شمالی یورپ میں جزیرہ نما سکنڈے نیویا کا ایک ملک جو ناروے کے مشرق اور فن لینڈ کے مغرب میں واقع ہے ۔ اس کے مشرق اور جنوب میں بحیرۂ بالٹک ہے ۔ اس کا شمالی حصّہ لیپ لینڈ کہلاتا ہے ۔ رقبہ ایک لاکھ ۷۳ ہزار ۴ سو ۳۶ مربع میل اور آبادی ۷۴ لاکھ ۳۶ ہزار کے لگ بھگ ہے ۔

سویڈن کا بیشتر حصّہ میدانی ہے ۔ $\frac{1}{12}$ حصّے میں جھیلیں ہیں ۔ شمالی حصّہ دائرہ قطب شمالی سے بھی آگے تک پھیلا ہوا ہے ۔ ناروے اور سویڈن کے درمیان ایک ناہموار اونچائی کا پہاڑ ہے جو سویڈن کی طرف بحیرۂ بالٹک تک ڈھال کی شکل میں چلا گیا ہے ۔ ڈھلان کے اس حصّے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے تیز رفتار دریا بہتے ہیں ۔ جو جگہ جگہ آبشاریں بناتے ہیں ۔ ان سے بجلی پیدا کی گئی ہے ۔ آب و ہوا سرد خشک ہے ۔

جنوبی حصّہ زراعتی علاقہ ہے، جس میں گندم، جئی، آلو اور چقندر کی کاشت کی جاتی ہے ۔ چارے کی فصلیں بھی خوب ہوتی ہیں ۔

شمالی حصّے میں گرمیوں کے موسم میں آدھی رات کے وقت سورج نکلتا ہے ۔ جنگلات کثرت سے ہیں، جن میں چوڑے پتّوں کے درخت پائے جاتے ہیں ۔ شدید سردی کے باعث بندرگاہوں کا پانی جم

جاتا ہے۔ موسمِ بہار میں جب دریا چلنے لگتے ہیں تو جنگلات کی لکڑی ان میں بہا کر کارخانوں تک پہنچائی جاتی ہے۔ اس لکڑی سے عمارتی سامان، دِیا سلائی اور کاغذ بنایا جاتا ہے۔ نارکوپنگ میں کاغذ بنانے اور لکڑی چیرنے کے کارخانے ہیں۔ جونکوپنگ دِیا سلائی کی صنعت کے لیے مشہور ہے۔ بھیڑ بکریاں کثرت سے پالی جاتی ہیں اور ڈیری فارموں میں مکھن اور پنیر تیار کیا جاتا ہے۔

لوہا، کوئلہ، چاندی، جست، نکل خاص معدنیات ہیں۔ کوئلے کی کانیں شمال میں لیپ لینڈ میں پائی جاتی ہیں، جہاں سردیوں میں مصنوعی روشنی سے کام لیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جنوبی حصے میں بھی کوئلہ پایا جاتا ہے لیکن یہ مُلکی ضرورت کے لیے کافی نہیں اس لیے پانی سے بجلی پیدا کر کے کوئلے کی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔

کارخانے زیادہ تر جنوبی سویڈن میں ہیں۔ ان میں کپڑا، شیشے اور چمڑے کا سامان، مشینیں، کل پرزے اور فولادی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔

دریائے گوٹا کے کنارے گوٹے برگ مشہور بندرگاہ اور تجارتی منڈی ہے۔ سٹاک ہالم بحیرۂ بالٹک کی طرف جھیل ملار کے سرے پر واقع ہے اور مُلک کا دارالحکومت ہے۔ اس کے ایک طرف دریا اور کئی جزیرے ہیں، جن کے باعث یہاں نہایت خوشنما مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنانچہ اٹلی کے خوب صورت شہر وینس سے تشبیہ دیتے ہوئے اسے بالٹک کا وینس کہتے ہیں۔ یہ شہر برتن اور ادویات کی تیاری کے لیے مشہور ہے۔ ریل کے ذریعے سارے علاقے سے ملا ہوا ہے۔ سویڈن خود مختار سلطنت ہے۔ اگرچہ پارلیمنٹ موجود ہے لیکن تمام اختیارات بادشاہ کو حاصل ہیں۔ تعلیم مفت اور لازمی ہے۔ ۲۰ سے ۴۰ سال کی عمر تک فوجی خدمت لازمی ہے۔

سیلون (لنکا)

CEYLON

ایشیا میں راس کماری کے جنوب میں بحرِ ہند کا ایک تکونا جزیرہ
۔ آبنائے پاک اسے برِ صغیر پاک و ہند سے جدا کرتی ہے ۔ شمال
ے جنوب تک ۲۷۰ میل لمبا اور مشرق سے مغرب تک ۱۴۰ میل
ا ہے ۔ رقبہ ۲۵ ہزار ۳ سو ۳۲ مربع میل اور آبادی تقریباً
لاکھ ہے ۔ جس میں ۶۰ فی صد بدھ مذہب کے لوگ ہیں ۔
یزی اور تامل زبانیں عام بولی جاتی ہیں ۔ قدیم باشندے پالی زبان
۔ ملتی جلتی ایک آریائی زبان 'سنہالیز' بولتے ہیں ۔
جزیرے کا اکثر حصّہ میدانی ہے ۔ یہ میدان آہستہ آہستہ بلند ہو کر
ب میں ۸۰۰ فٹ کی بلندی تک جا پہنچے ہیں ۔ اندرونی حصّہ پہاڑی
، جہاں سے چھوٹے چھوٹے دریا نکل کر ساحلوں کی طرف بہتے
ے سمندر میں جا گرتے ہیں ۔ سب سے بڑا دریا مہادلی گنگا
جو ۲۰۶ میل لمبا ہے ۔
خطِ استوا کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے گرمی کافی پڑتی
۔ لیکن سمندر سے گھرا ہونے کے باعث گرمی کی شدّت بڑھنے نہیں
۔ گرمیوں اور سردیوں کی مون سون ہوائیں سارا سال بارش برساتی
۔ جنوبی علاقے میں بارش خاص طور سے زیادہ ہوتی ہے ۔ جنوبی

پہاڑوں کی گھاٹیوں پر چاول کی کاشت ہوتی ہے۔ مغربی علاقوں میں ربڑ اور ناریل کی بہتات ہے۔ پہاڑوں پر جنگلات کثرت سے ہیں۔ جن میں آبنوس اور دوسری اعلیٰ قسم کی لکڑی ملتی ہے۔ جنگلات میں ہاتھی بھی کثرت سے ملتے ہیں، جنھیں وہاں کے باشندے سدھا کر اُن سے باربرداری کا کام لیتے ہیں۔ سیلون کا سفید ہاتھی بہت مشہور ہے۔ کافی، کوکو اور گرم مسالا بھی کافی پیدا ہوتا ہے۔

کانوں سے سُرمہ اور جواہرات نکلتے ہیں۔ مغربی ساحل پر خلیج منار میں موتی نکالے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے جانور بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

چائے، ربڑ اور ناریل باہر بھیجے جاتے ہیں۔ چاول ضرورت سے کم پیدا ہوتا ہے، اس لیے باہر سے منگایا جاتا ہے۔

سیلون کے بیشتر حصّوں میں ہر قسم کے پھل پھول بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور خوشنما مناظر جا بجا نظر آتے ہیں۔ پہاڑیوں پر لوگ مویشی پالتے ہیں۔

جفنا، کانڈی اور گالی مشہور شہر ہیں۔ ٹرنکو ملی سب سے اچھی اور خوب صورت بندرگاہ ہے۔ کولمبو صدر مقام، سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ یہاں سے ناریل، چائے اور گرم مسالا باہر بھیجا جاتا ہے۔

سیلون دولتِ مشترکہ کا رُکن ہے۔ یہاں برطانیہ کی طرف سے ایک گورنر جنرل مقرر ہے۔ مُلک کا نظم و نسق چلانے کے لیے گورنر جنرل کے ساتھ وزیرِ اعظم کے زیرِ سرکردگی وزراء کی ایک کابینہ ہے جو انتظامی اُمور میں اُسے مشورہ دیتی ہے۔

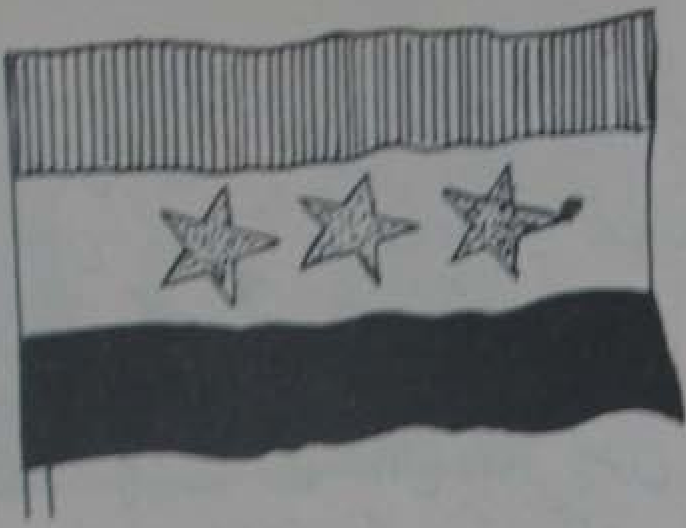

شام

SYRIA

جنوب مغربی ایشیا کا ایک جمہوری مُلک ہے۔ اس کے شمال میں ترکی، جنوب میں اُردن و اسرائیل، مشرق میں عراق اور مغرب میں بحیرۂ روم واقع ہے۔ رقبہ ۷۲ ہزار ۲ سو ۳۴ مُربع میل اور آبادی ۳۶½ لاکھ کے قریب ہے جو زیادہ تر عرب مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

شام ایک تنگ میدانی علاقہ ہے، جس کے پیچھے ساحلی پہاڑ گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ ساحل بحیرۂ روم کے قریب جبل لبنان تک شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ اندرونِ مُلک ایک سطح مُرتفع ہے، جس کا درمیانی حصّہ ریگستان ہے۔ یہاں لوگ خانہ بدوش ہیں۔ دریائے فرات اور اُردن خاص دریا ہیں۔ دریائے اُردن شمالاً جنوباً بہتا ہوا بحیرۂ مُردار میں جا گرتا ہے۔ شمال مغرب میں دریائے فرات کی وسیع وادی ہے۔ مشرق میں صحرائے شام واقع ہے اور جنوب مشرق میں جبل دراز کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔

ساحلی میدان کی آب و ہوا بحیرۂ روم کی سی ہے۔ بارش سردیوں میں ہوتی ہے۔ اندرونی سطح مُرتفع کی آب و ہوا ریگستانی علاقے کی سی ہے۔ ساحل پر زیتون، انگور، سنگترہ اور نارنگی

کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ گیہوں، جَو، جوار، تمباکو اور روئی کی کاشت کی جاتی ہے۔ مشہور فصلیں گندم اور جَو ہیں۔ صحرائی سطح مُرتفع پر جہاں گھاس اُگتی ہے، بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ ریشم کے کیڑے پالنا قدیم اور اہم پیشہ ہے۔ بیشتر لوگوں کا پیشہ زیتون اور سنگترے کی کاشت ہے۔

معدنیات، چمڑے کے سامان اور پھلوں کی صنعت کے کارخانے ہیں۔ کپاس، اُون، پھل، سلک اور گندم باہر بھیجے جاتے ہیں۔

دمشق، اسکندرونہ، انطاکیہ، طرابلس، حمص اور حلب مشہور شہر ہیں۔

دمشق شام کا صدر مقام اور تجارت کا اہم مرکز ہے۔ یہاں زمانۂ قدیم کی بہت سی عمارتیں ہیں، جن میں جامع دمشق کو خاص شہرت حاصل ہے۔ یہ متعدد راستوں کا مقام اتصال بھی ہے۔

انطاکیہ ایک زرخیز میدانی علاقہ ہے۔ اس میں کثرت سے شہتوت کے درخت پائے جاتے ہیں اور ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔

حلب ریلوے کا اہم جنکشن ہے۔

مُلک میں پرائمری تک تعلیم لازمی ہے۔ دمشق میں ملک کی بڑی یونیورسٹی ہے۔

فروری ۱۹۵۸ء میں شام عام رائے شماری کے بعد مصر کے ساتھ شامل ہو گیا تھا، مگر دو ملکوں کا یہ اتحاد مستقل نہیں رہ سکا۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں شامی فوج باغی ہو گئی اور شام مصر سے علیحدہ ہو گیا۔ مُلک کا طرزِ حکومت جمہوری ہے۔

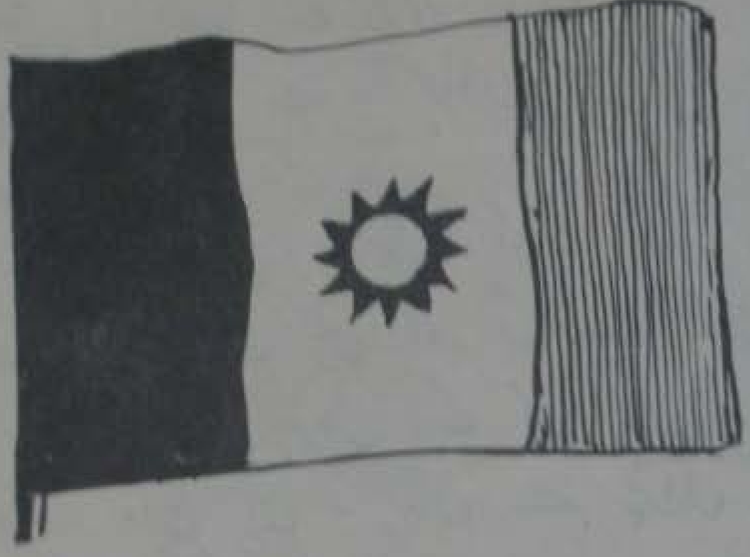

عراق

IRAQ

جنوب مغربی ایشیا میں ایک آزاد مملکت ہے ۔ اس کے مشرق میں ایران، شمال میں ترکی، مغرب میں شام اور جنوب میں سعودی عرب کی حدود ملتی ہیں ۔ رقبہ ایک لاکھ ۱۶ ہزار ۶ سو مربع میل اور آبادی ۶۵½ لاکھ کے قریب ہے، جس میں ۷۵ فی صد عرب اور باقی کرد، ایرانی اور دوسری قومیں آباد ہیں ۔ باشندے عام طور پر عربی اور کردی زبان بولتے ہیں ۔

یہ ملک بیشتر چٹیل میدان ہے، جس میں دجلہ اور فرات بہتے ہیں ۔ دریائے فرات کا مغربی حصہ ریگستان ہے ۔ شمال مشرق میں پہاڑ ہیں ۔ البتہ دونوں دریاؤں کے ڈیلٹا کا درمیانی حصہ کافی زرخیز وادی ہے ۔ آب و ہوا نہایت خشک ہے ۔ گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں کسی قدر بارش کے ساتھ معمولی سردی پڑتی ہے ۔ گرمی کا موسم سردیوں کی نسبت لمبا ہوتا ہے ۔ خزاں کے موسم میں شدید آندھیاں چلتی ہیں ۔ خلیج فارس کے کنارے کا علاقہ دنیا کا گرم ترین خطہ ہے ۔

دجلہ اور فرات کی وادی واحد زرخیز خطہ ہے ۔ اس میں جوار، گندم، چاول، تمباکو، کپاس اور پھلوں کی کاشت کی جاتی ہے ۔ کھجور

عراق کی سب سے بڑی پیداوار ہے ۔ دُنیا کی قریباً ۸۰ فی صد کھجور یہیں پیدا ہوتی ہے ۔ صحراؤں میں خانہ بدوش لوگوں کا پیشہ بھیڑوں کے ریوڑ چرانا ہے ۔

بھیڑ بکریاں ، مویشی ، اُونٹ اور عُمدہ نسل کے عربی گھوڑے کثرت سے پائے جاتے ہیں اور دُوسرے مُلکوں کو بھیجے جاتے ہیں ۔

عراق میں پٹرول کے کافی ذخیرے ہیں ۔ یہ ذخائر کرکوک کے نزدیک واقع ہیں ۔ یہاں سے پٹرول پائپ لائنوں کے ذریعے بُحیرۂ روم تک پہنچایا گیا ہے ۔

بغداد مشہور شہر اور صدر مقام ہے ۔ موصل میں بھی تیل کے چشمے ہیں ۔ بصرہ سب سے بڑی بندرگاہ اور ہوائی اڈا ہے ۔ عراق کی بحری تجارت اسی راستے سے ہوتی ہے ۔

صنعتی لحاظ سے عراق کوئی ترقی یافتہ مُلک نہیں ۔ تاہم اینٹیں ، ٹائل بنانے ، اُونی کپڑا بُننے ، صابن ، شیشے کا سامان ، سگرٹ اور تیل تیار کرنے کے کافی کارخانے ہیں ۔

عراق کو پہلے میسوپوٹیمیا کہا جاتا تھا ۔ یہ علاقہ مسیح کی پیدائش سے قریباً تین ہزار سال پہلے تہذیب و تمدن کے لحاظ سے کمال کو پہنچا ہُوا تھا ۔ بابل اور نینوا عراق ہی کے قدیم شہروں کے نام ہیں ان شہروں کے کھنڈرات سے عراق کی پُرانی تہذیب کا پتا چلتا ہے ۔

عراق میں خاندانی بادشاہت چلی آتی تھی ، مگر لوگ رفتہ رفتہ بادشاہت سے بیزار ہو گئے ۔ جولائی ۱۹۵۸ء میں جنرل عبدالکریم قاسم کی رہنمائی میں عراقی فوج نے شاہی محل پر ہلّا بول دیا ۔ بادشاہ اور اُس کے ساتھی مارے گئے ۔ اب عراق ایک جمہوریہ ہے

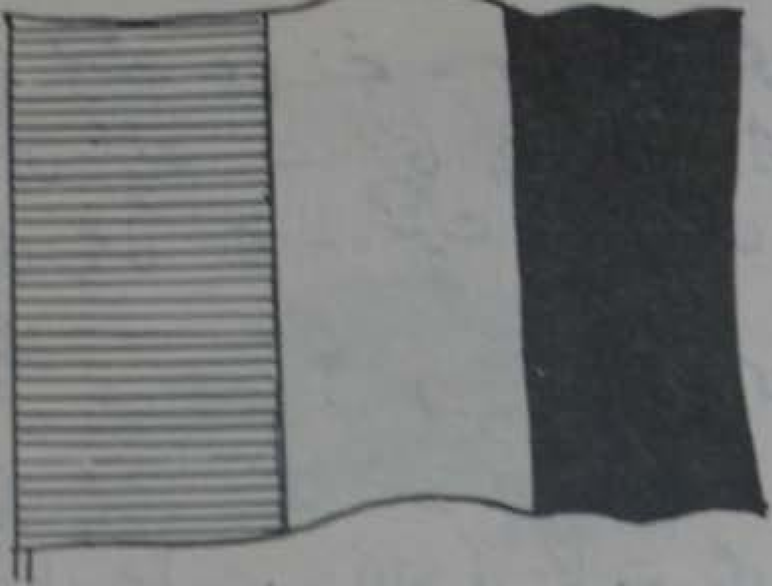

فرانس

FRANCE

مغربی یورپ کا ایک جمہوری ملک ہے - اس کے مشرق میں جرمنی،
وب مغرب میں سپین، جنوب مشرق میں بحیرۂ روم اور شمال میں انگلستان
ع ہے - انگلستان اور فرانس کے درمیان رودبارِ انگلستان حائل ہے -
۲ لاکھ ۱۲ ہزار ۸ سو ۸۴ مربع میل اور آبادی ۴ کروڑ ۵۴ لاکھ
ے لگ بھگ ہے - یورپ کے ملکوں میں سب سے بڑا ملک ہے -
طبعی لحاظ سے فرانس کے کئی حصے ہیں - جنوب مشرق میں کوہ
پس کے سلسلے ہیں - جنوب میں کوہِ پیرینیز اسے سپین سے جدا کرتا
ہے - جنوب مشرقی پہاڑی خطے ہیں کوئلے کی بڑی بڑی کانیں ہیں اور
اڑوں کی ڈھلانوں پر انگور کے باغات ہیں - دریائے رون، گیرون، لوئر،
ن اور سین ملک کو سیراب کرتے ہیں - نورڈ کا زرخیز وسیع میدان
ن میں فلیمش نشیب بھی شامل ہے، ملک کا سب سے زیادہ زرخیز
سرسبز و شاداب خطہ ہے اور صنعتی لحاظ سے مشہور ہے - اس میں
ور، شہتوت اور دیگر قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں - شمالی حصے کی
ب و ہوا تری ہے - جنوبی حصے کی آب و ہوا گرم اور خشک
ہے - سردیوں میں بہت کم سردی پڑتی ہے اور بارش زیادہ ہوتی
ہے - اس حصے میں گیہوں، انگور، زیتون، تمباکو، چقندر، السی

اور جئی کاشت ہوتی ہے۔ ساحلی خطہ بھی زرخیز ہے۔ گھاس کے خطوں میں کثرت سے مویشی پالے جاتے ہیں اور ساحلی علاقوں پر ماہی گیری ہوتی ہے۔ شہتوت کے درختوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔

فرانس میں کوئلے اور لوہے کی کانیں کثرت سے ہیں۔ سار کی لوہے کی کانیں بہت مشہور ہیں۔ ان کا کوئلہ لورین کے کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اون کی تجارت بھی ہوتی ہے۔ ایمیز، ادبے اور للی کے مقام پر اون کے کارخانے ہیں۔ الیان میں کپڑا بُنا جاتا ہے۔ یہاں ڈنمرک سے رُوئی لائی جاتی ہے۔

ریشمی، اونی اور سُوتی کپڑا، موٹریں، شیشے کا سامان، شراب اور صابن بیرونی ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔ ریلوں اور سڑکوں کی بہتات ہے۔ یہاں ۲۵ ہزار میل لمبی سڑکیں ہیں اور لندن کی طرح سب ریلیں پیرس سے ملک کے بیرونی حصوں کو جاتی ہیں۔

ہاروے، شیربرگ اور کیلے رودبارِ انگلستان کی بندرگاہیں ہیں۔ مارسیلز، ٹولون، بحیرۂ روم کی اور بریسٹ، بورڈو اور نانٹس خلیج بسکے کی بندرگاہیں ہیں۔

پیرس دارالحکومت اور دنیا کا سب سے خوب صورت شہر ہے۔ یہ دریائے سین کے کنارے آباد ہے۔ یہ شہر پختہ سڑکوں کے ذریعے سارے ملک سے ملا ہوا ہے اور فرانس میں تجارت کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ علاوہ ازیں شیربرگ، بیلون اور ٹولون مشہور شہر ہیں۔

طرزِ حکومت جمہوری ہے۔ تعلیم لازمی ہے۔

فلپائن

PHILLIPPINE ISLDS

ایشیا کے جنوب مشرق میں ۷ ہزار سے زیادہ جزیروں کا ایک مجموعہ
بحرالکاہل میں واقع ہے - ان جزیروں میں بعض اتنے چھوٹے ہیں
نہ تو ان میں کوئی آبادی ہے اور نہ ان کا کوئی نام ہی رکھا گیا
ہے - آبادی صرف بڑے جزیروں میں ہے - مجموعی رقبہ ایک لاکھ ۱۴ ہزار
۸۴ مربع میل اور آبادی ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ کے قریب ہے - باشندے
یادہ تر عیسائی ہیں - انگریزی، تلگی، بسائن اور ہسپانوی زبانیں بولی جاتی
ں -

یہ ملک ایشیا کے ساحل سے ۵۰۰ میل کے فاصلے پر ہے - جزائر
ال سے جنوب کو ۱۱۵۲ میل اور مشرق سے مغرب کو ۶۸۸ میل تک
یلے ہوئے ہیں - تمام جزیروں میں صرف ۴۶۶ جزیرے ایسے ہیں جن کا
قبہ ایک مربع میل سے زیادہ ہے - شمال میں لوازن کا جزیرہ سب سے
ا ہے اور جنوب میں سامر - یہ جزیرے آتش فشاں پہاڑوں کے
سلسلوں پر بنے ہیں - پہاڑوں کے درمیان میدانی علاقوں میں آبادی بہت
نجان ہے - ان جزیروں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہیں -
سال کا سارا حصہ آب و ہوا گرم رہتی ہے اور ۹۰ سے ۱۰۰
چ تک سالانہ بارش ہوتی ہے - جون سے جولائی تک موسم مرطوب

رہتا ہے۔ سمندر کے مد و جزر کے باعث جزیرے کے ساحلی علاقوں کو اکثر نقصان پہنچتا رہتا ہے۔

باشندوں کا خاص پیشہ زراعت ہے۔ سب سے بڑی پیداوار تمباکو ہے۔ اس کے علاوہ سن اور کھانڈ اہم پیداوار ہیں۔

چاول لوگوں کی مرغوب غذا ہے، لیکن اس کی پیداوار ملکی ضرورت کو پورا نہیں کرتی۔ دنیا کا تقریباً نصف ناریل فلپائن میں ہوتا ہے۔ سب سے اہم برآمد چینی ہے۔

ربڑ، کوکو، کیلا اور دیگر پھل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ دھاتوں میں سونا، لوہا، تانبا، کرومائٹ، مینگنیز، سکہ اور جست عام ملتا ہے۔

جنگلات بھی کافی ہیں، جن میں کارآمد لکڑی کے علاوہ بہت سے جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔

ساحلی علاقوں پر ماہی گیری عام لوگوں کا پیشہ ہے۔ بند ڈبوں میں مچھلی بیرونی ممالک کو بھیجی جاتی ہے۔

کوزن، لاؤگ، پیکولوڈ مشہور شہر ہیں۔ زمبونگہ مشہور تجارتی بندرگاہ ہے۔ منیلا صدر مقام اور عمدہ بندرگاہ ہے۔ یہاں سگریٹ، سگار اور کھانڈ بنانے کے بہت سے کارخانے ہیں۔ یہ اشیاء اور سن یہاں سے باہر بھیجی جاتی ہے۔

عطر، آرائش کا سامان اور رسیاں بنانے کی صنعت بھی عام ہے۔ گھروں میں نقاشی کا کام ہوتا ہے۔

فلپائن، ریاست ہائے متحدہ امریکا کے زیرِ حمایت، ایک آزاد جمہوریت ہے۔

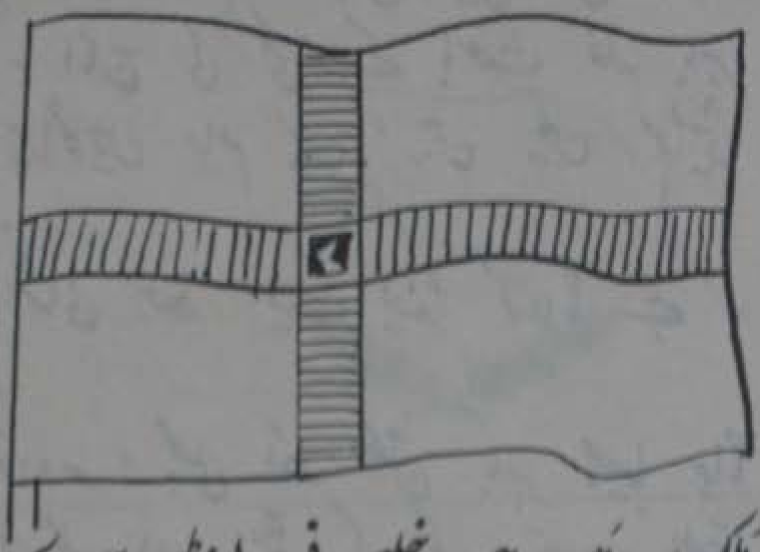

فن لینڈ

FINLAND

شمالی یورپ کا ایک مُلک ہے جو خلیج فن لینڈ سے بحرِ منجمد
شمالی تک سات سو میل دُور پھیلا ہُوا ہے ۔ مشرق میں رُوس
ور مغرب میں خلیج بوتھینیا اور سویڈن واقع ہیں ۔ رقبہ ایک لاکھ ۳۰
ہزار ۱۲۷ مُربع میل اور آبادی ۴۴ لاکھ ۱۳ ہزار کے قریب ہے ۔

فن لینڈ میں ۶۰ ہزار کے قریب جھیلیں ہیں اور ۴۸ فی صد
قبہ دلدلی ہے ۔ چند ایک دریا ہیں ۔ ان میں سے دریائے اولو
شہور دریا ہے جو جہازرانی کے قابل ہے ۔ مُلک کا زیادہ حصّہ
میدانی ہے، جس کی سطح پانچ چھ سو فٹ سے زیادہ بلند نہیں ۔
لبتّہ شمال مغرب میں بلڈی جوکو کا علاقہ سطحِ سمندر سے ۴ ہزار
یک سو ۱۵ فٹ بلند ہے ۔

آٹھ مہینے سخت سردی پڑتی ہے اور جنوب مغربی ہوائیں چلتی
یں ۔ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں سُورج دکھائی نہیں دیتا ۔ صرف
و ماہ تک گرمی کا مَوسم رہتا ہے ۔ بارش بہت کم ہوتی ہے ۔ مئی
ے ستمبر تک مَوسم خُشک رہتا ہے ۔

نصف سے زیادہ حصّے میں جنگلات ہیں ۔ صنوبری لکڑی فن لینڈ
ی سب سے بڑی تجارت ہے ۔ مُلک کی صرف ۸ فی صد زمین

قابلِ کاشت ہے، جس میں رائی، جَو اور آلو کاشت کیے جاتے ہیں۔ اناج کی کمی کے باعث غلّہ باہر سے منگایا جاتا ہے۔ مُلک میں چراگاہیں عام ہیں، جن میں مویشی اور بکریاں وغیرہ پالی جاتی ہیں۔

شمالی خطّہ لیپ لینڈ کہلاتا ہے۔ یہاں کے لوگ خانہ بدوش ہیں۔

دُودھ، مچھلی اور مکھن باہر بھیجا جاتا ہے۔

کوئلے اور پتھر کی کمی ہے۔ البتّہ بعض جگہ تانبا، چُونے کا پتھر، سُرخ پتھر، گندھک، سونا اور چاندی ملتی ہے۔

مُلک کی ۶۰ فی صد آبادی کا پیشہ زراعت ہے اور ۱۷ فی صد کا کان کنی اور صنعت و حرفت۔ لکڑی کی صنعت ترقّی پر ہے۔ لکڑی کا گُودا جس سے کاغذ تیّار کیا جاتا ہے، باہر بھیجا جاتا ہے۔ مُلک میں بھی کاغذ تیّار کرنے کے کارخانے ہیں۔ علاوہ ازیں لکڑی کی بیشتر مصنُوعات تیّار ہوتی ہیں۔

دلورگ، ٹرکو، ٹمپرے، ہٹّی، پوری مشہُور شہر ہیں۔ ہیل سنکی صدر مقام ہے اور خلیج فن لینڈ پر اہم بندرگاہ اور صنعت و حرفت کا مرکز ہے۔ یہاں سُوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔ ٹرکو مغربی بندرگاہ ہے۔ یہاں سُوتی مال تیّار ہوتا ہے۔ دلورگ لکڑی کی اہم منڈی ہے۔

مُلک کا طرزِ حکومت جمہُوری ہے۔

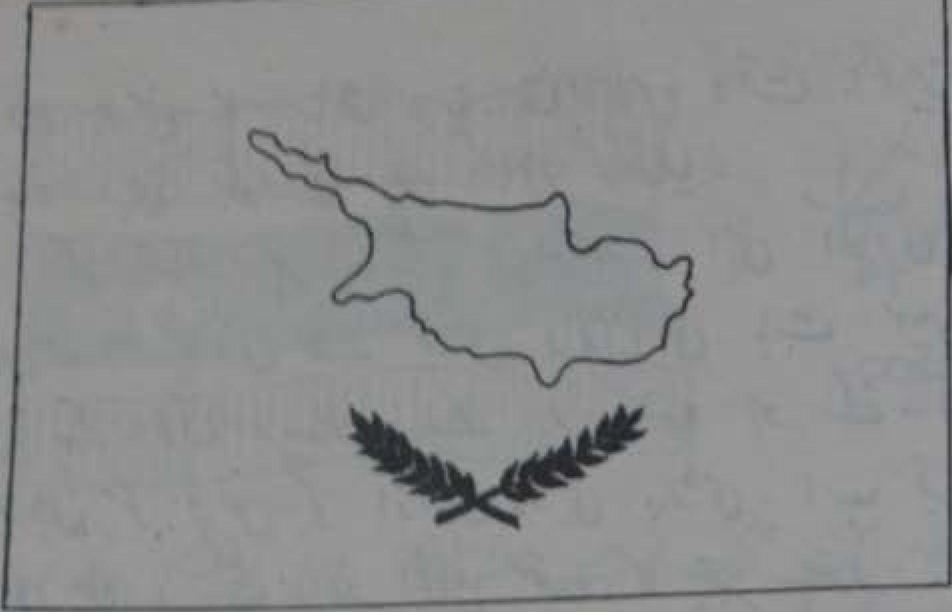

قبرص

CYPRUS

قبرص بحیرۂ روم کا تیسرا بڑا جزیرہ ہے۔ اِس کے شمال میں ترکی اور مشرق میں شام کا مُلک ہے۔ دونوں مُلکوں سے اِس کا فاصلہ کم و بیش برابر ہے۔ رقبہ ۳۵۷۲ مُربّع میل اور آبادی ۵½ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔

قبرص میں پیدا ہونے والی خاص خاص چیزیں گیہوں، جَو، آلو اور پھل ہیں۔ شراب بنانے کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ معدنیات میں یہاں کچا تانبا مِلتا ہے۔

قبرص کا صدر مقام نکوشیا ہے۔ اِس کی آبادی ۴۹ ہزار ہے۔ یہاں زیادہ تر یونانی آباد ہیں۔ بس یہ سمجھ لو کہ سو میں اَسّی یونانی ہیں۔ ترک مسلمان سو میں سترہ ہیں۔ باقی کچھ آرمینی اور کچھ اطالوی لوگ بھی آباد ہیں۔ یہاں کے ۸۰ فی صدی سے زیادہ لوگ عیسائی ہیں۔

قبرص کا جزیرہ کئی بڑی تہذیبوں کے اثر میں رہ چکا ہے۔ پرانے زمانے میں وہ فنیقیوں اور یونانیوں کی نوآبادی رہا ہے۔ پھر یہاں رُومی سلطنت کا ڈنکا بجنے لگا۔ ۱۵۷۱ء میں قبرص ترکوں کے اثر میں آ گیا اور عثمانی سلطنت کا حِصّہ بن گیا۔ عثمانی سلطنت کا حِصّہ وہ ۱۸۷۸ء تک رہا۔ اس کے بعد برطانیہ کے اثر میں آ گیا۔

جب ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم ہوئی تو ترکی نے برطانیہ کے

خلاف جرمنی کا ساتھ دِیا تھا۔ اس وقت انگریزوں نے قبرص کو باقاعِدہ اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔

رفتہ رفتہ قبرص کے لوگوں نے اپنی آزادی کا مطالبہ کرنا شروع کر دِیا۔ انگریزوں نے قبرص والوں کی بات نہیں مانی۔ اِس پر قبرص کے لوگ مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے۔ آخر ۱۹۶۰ء میں انگریزوں کو قبرص کو آزادی دینی پڑی۔ اب قبرص ایک آزاد جمہوری ملک ہے۔ اور اقوامِ متحدہ کا ممبر ہے۔

کاسٹاریکا

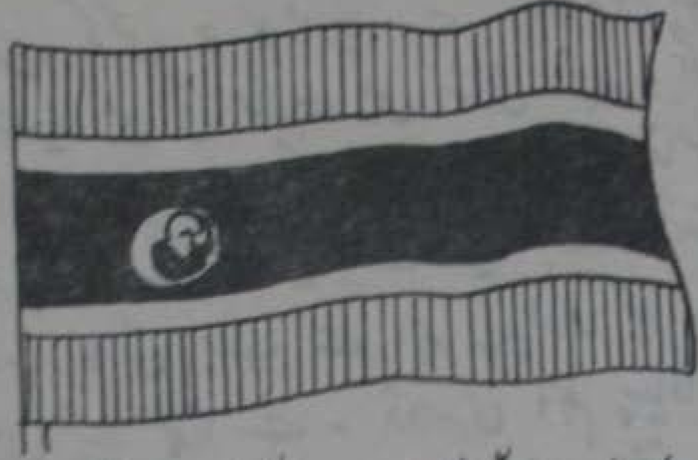

کاسٹاریکا

COSTA RICA

وسطی امریکا کا ایک مُلک، جسے ۱۵۰۲ء میں کولمبس نے دریافت کیا تھا۔ شمال میں نکارا گوئے، جنوب میں پانامہ، مشرق میں بحیرۂ کریبین اور مغرب میں بحرِ اوقیانوس واقع ہے۔ رقبہ ۱۹ ہزار ۲۳۸ مُربع میل اور آبادی گیارہ لاکھ ۶۹ ہزار کے قریب ہے۔ لوگ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔

وسطی امریکا کی دوسری جمہوری ریاستوں کی طرح کاسٹاریکا میں بھی جنگلات کے ساتھ معدنی دولت کے ذخائر موجود ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ مُلک آتش فشاں پہاڑوں سے بھرا پڑا ہے، جن کے باعث لک میں آئے دن زلزلے آتے رہتے ہیں۔ نشیبی سطح کے علاقے ی موجود ہیں، لیکن وہاں آبادی نہیں۔ وسطی علاقہ سطحِ سمندر سے ریبًا ۳۵۰۰ فٹ بلند ہے جو بہت سرد اور زرخیز ہے۔ زیادہ تر ک یہیں آباد ہیں۔

کارتگو کے قریب کوہِ ارازو کی چوٹی سے دیکھنے پر دُور دُور تک ت سے چھوٹے چھوٹے فارم نظر آتے ہیں، جن میں کاشت کاروں چھوٹی چھوٹی اور خُوب صُورت جھونپڑیاں ہیں۔ کوہ ارازو دو میل اُونچا آتش فشاں پہاڑ ہے۔ اس کی آتش فشانی کے باعث ۱۹۱۰ء میں تباہی مچی تھی۔

جزیرہ کوکس جو کاسٹاریکا سے ۳۰۰ میل کے فاصلے پر بحرالکاہل میں واقع ہے، کاسٹاریکا ہی کی مملکت میں شامل ہے۔ اگرچہ یہ جزیرہ گھنے جنگلات سے ڈھکا ہُوا ہے اور اس کی زمین سے کوئی خاص فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا، تاہم نہر پانامہ کے دفاع کے لیے بہت مُفید ہے۔

کاسٹاریکا کی سب سے اہم پیداوار کیلا ہے۔ دُنیا میں سب سے زیادہ کیلا یہیں پیدا ہوتا ہے۔ دُوسری اہم پیداوار کافی ہے۔ سن جوزے کی سطح مرتفع کے گرد و نواح میں بہترین قسم کی کافی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کوکو، روئی، گنّا، تمباکو، غلّہ، پھلیاں، چاول اور آلو کاشت کیے جاتے ہیں۔

پہاڑوں کی ڈھلانوں پر مویشی پالے جاتے ہیں۔ یہاں چند ایک ڈیری فارم ہیں۔ جنگلات سے مہاگنی، صنوبر اور دیگر اقسام کی لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں پر لوگوں کا پیشہ ماہی گیری ہے۔ ماہی گیری میں زندہ کچھوؤں کی تجارت بھی شامل ہے۔

چاندی، مینگنیز، پارا اور گندھک کے ذخائر بھی ہیں۔ سونے کی کانیں زیادہ ہیں اور معدنیات میں اسی معدن کی افراط ہے۔ جنوب میں تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

کافی اور کیلا برآمد کیا جاتا ہے اور دُوسرے ملکوں سے کپڑا، مشینری، گاڑیاں اور پٹرول منگایا جاتا ہے۔

سن جوزے واحد مشہور شہر ہے اور یہی صدر مقام ہے۔

مُلک میں ابتدائی تعلیم مُفت اور لازمی ہے۔ لوگوں کی زبان ہسپانوی ہے، لیکن اسکولوں میں عام طور پر انگریزی زبان رائج ہے۔ سن جوزے کے مقام پر نیشنل یونیورسٹی مُلک کی مشہور یونیورسٹی ہے۔

کاسٹاریکا ایک جمہوری مُلک ہے۔ اس کا صدر ۴ سال کے لیے مُنتخب ہوتا ہے۔ ۴۵ اراکین پر مشتمل ایوان بھی ۴ سال کے لیے مُنتخب کیا جاتا ہے۔

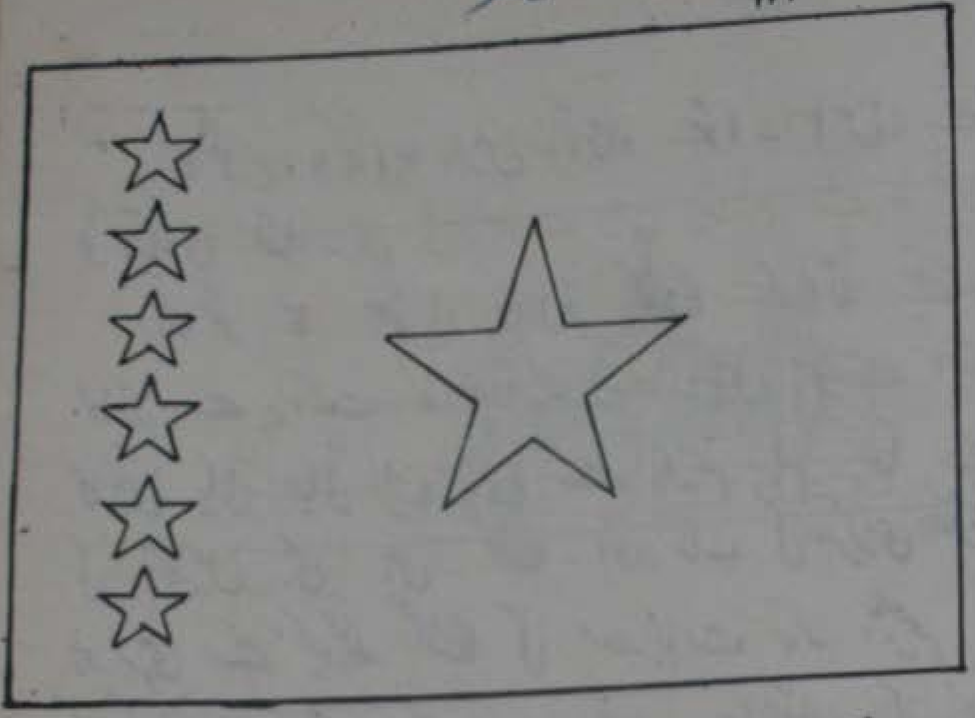

کانگو

CONGO

کانگو وسطی افریقہ میں واقع ہے۔ اِس کا رقبہ نَو لاکھ مُربّع مِیل سے کچھ زیادہ ہے۔ آبادی سوا کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ملک کا زیادہ حِصّہ دریائے کانگو اور اُس کے باجگذار دریاؤں سے سَیراب ہوتا ہے۔ یہ باجگذار دریا سب کے سب جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں۔ خطِ اِستوا کانگو کے وسط سے گزرتا ہے۔ اِس لیے یہاں گرمی بہُت زیادہ پڑتی ہے اور بارش بھی خوب ہوتی ہے۔ ملک میں جنگل افراط سے ہیں۔ مُلک کا صدر مقام لیوپولڈ ویل ہے۔

کانگو بہُت پچھڑا ہوا ملک ہے۔ تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ لوگ قبیلوں میں بٹے ہُوئے ہیں۔

کانگو معدنیات سے مالامال ہے۔ یہاں تانبا، ٹین، سونا، یورینیم، کوبالٹ، زِنک اور ہیرا پایا جاتا ہے۔ یہ معدنیات یہاں کانوں سے نِکالی جاتی ہیں اور دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ دوسرے ملکوں کو بھیجی جانے والی چیزوں میں مُلک کی کچھ جنگلی اور زرعی پیداوار بھی شامل ہے ـــــ زرعی پیداوار میں قہوہ اور کپاس خاص ہیں۔ جنگلی پیداوار میں ناریل، ربڑ اور گوند بہُت اہمیت رکھتا ہے۔

کانگو ۱۹۶۰ء میں آزاد ہُوا۔ اِس سے پہلے وہ بلجیم کی ایک نَوآبادی تھا۔

کانگو کا جنوبی علاقہ کٹنگا کہلاتا ہے۔ کٹنگا معدنیات کے لحاظ سے بہت زرخیز ہے۔ وہاں لوہے، تانبے اور یورینیم کی کانیں پائی جاتی ہیں جس سے ایٹم بم بنتا ہے۔ کٹنگا میں ہیرے کی کانیں بھی ہیں۔ کٹنگا اور مُلک کی مرکزی حکومت کے درمیان خانہ جنگی ہو رہی ہے، کیونکہ کٹنگا کی معدنیات پر بلجیم اور دوسرے مغربی ملکوں کی کمپنیاں قابض ہیں۔ وہ نہیں چاہتیں کہ کانگو کی حکومت مضبوط ہو اور ملک ترقی کرے۔

کانگو کے جھگڑے کو اقوامِ متحدہ نے چُکانے کی کوشش کی۔ اس نے مختلف ملکوں کے تھوڑے سپاہی لے کر ایک فوج بنائی اور کانگو میں امن قائم کرنے کے لیے بھیج دی، مگر یہ فوج بھی امن قائم نہ کر سکی اور یہ مُلک اب تک خانہ جنگی میں گرفتار ہے۔

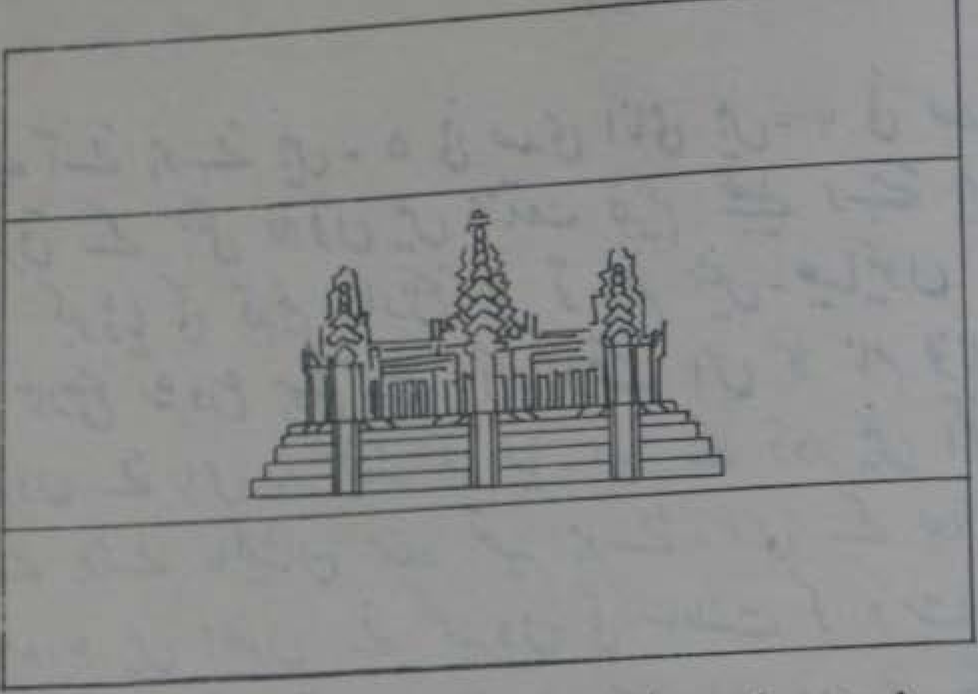

کمبوڈیا

CAMBODIA

جنوب مشرقی ایشیا کا ایک ملک جو دریائے میکانگ کے طاس یں واقع ہے۔ اِس کا رقبہ ۶۷۵۶۸ مربّع مِیل ہے۔ جنوب اَور مشرق میں ویت نام سے شمال میں لاؤس اور تھائی لینڈ سے، اور جنوب مغرب میں خلیج سیام سے گِھرا ہوا ہے۔ جابجا پہاڑی سِلسِلہ پایا جاتا ہے۔ ملک کے پچھتّر فی صدی علاقے میں جنگل کھڑے ہیں۔ یکن اِن جنگلوں سے ابھی تک زیادہ فائدہ نہیں اُٹھایا گیا ہے۔ یہاں ی معیشت کا دار و مدار کھیتی باڑی پر ہے۔ چاول خاص پَیداوار ہے۔ دوسرا نمبر ربڑ کا ہے۔ تمباکو، کپاس، مکئی اور مرچ بھی پَیدا ہوتی ہے۔ معدنیات میں کچّا لوہا، چُونا اور فاسفیٹ پایا جاتا ہے۔ لیکن اِن کے کالنے کا بندوبست نہیں ہے۔ مقامی صنعتوں میں ریشم اور سُوت کی صنعت مشہور ہے۔ مچھلیوں کا کاروبار بھی ہوتا ہے۔ پنوم پین کمبوڈیا کا صدر مقام ہے۔

کمبوڈیا کی کُل آبادی تینتالیس لاکھ اٹھاون ہزار ہے۔ یہاں تین زبانیں لی جاتی ہیں۔ کمبوڈیائی زبان، اَنامی زبان اور فرانسیسی زبان۔ لوگ بُدھ ہب رکھتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں میں نوّے فی صدی آبادی د کمبوڈیا ہی کی ہے لیکن دس فی صدی لوگ ایسے بھی ہیں، جو باہر

سے آئے ہوئے ہیں۔ ۵ فی صدی اَنامی ہیں۔ ۶ فی صدی چینی ہیں۔ شمال مشرق کے جنگلی علاقوں میں مختلف قدیم قبیلے رہتے ہیں۔

کمبوڈیا کی قدیم تاریخ کا تو علم نہیں۔ عیسائیوں کے زمانے سے اِس کی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ اُس وقت اِس کا نام فونان تھا۔ ۶۰۰ء میں کھمیردں نے اِس پر قبضہ کر لیا۔ ان کے دَور میں انگکور کے مقام پر بڑے بڑے عالیشان مندر تعمیر ہوئے۔ اس کے بعد یہاں فرانسیسی پہنچے۔ ۱۸۶۳ء میں انھوں نے کھمیردں کی سلطنت کو ویت نام اور سیام کے لوگوں کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا لیا۔ دوسری جنگ کے زمانے میں جاپان نے اپنا قبضہ کر لیا تھا۔ کمبوڈیا ۱۹۵۴ء میں جاپان کے اثر سے نکل کر مکمل طور پر آزاد ہوا۔ کمبوڈیا کا نظامِ حکومت شاہی ہے۔

CENTRAL MODEL SCHOOL LIBRARY LAHORE

4913/-

کوریا

KOREA

جاپان کے مغرب کی طرف برِّ اعظم ایشیا سے مِلا ہُوا ایک جزیرہ نُما ہے۔ اس کے مشرق میں بحیرۂ جاپان، جنوب میں آبنائے کوریا، مغرب میں بحیرۂ زرد، شمال میں سائبیریا اور شمال مغرب میں منچوریا واقع ہے۔ رقبہ ۸۵ ہزار ۲۶۶ مربع میل اور آبادی دو کروڑ ۸۴ لاکھ کے قریب ہے۔ باشندے زیادہ تر بُدھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوریائی، چینی اور جاپانی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

مشرقی ساحل کے ساتھ پہاڑی سلسلے ہیں۔ مغرب کی طرف ڈھلانیں ہیں اور اندرونی سطحِ زمین ناہموار اور پہاڑی ہے۔ مشرقی ساحل ہموار ہے۔ مگر مغربی و جنوبی بہت زیادہ شکستہ ہیں اور اُن کے قریب بے شمار چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ دریائے یالو اور دریائے تومین مشہور دریا ہیں جو اسے منچوریا اور سائبیریا سے جُدا کرتے ہیں۔ دریاؤں کی وادیاں اور میدان زرخیز ہیں۔ آبادی کا ۸۰ فی صد حصّہ یہیں آباد ہے۔ جنوب مشرقی مون سون ہوائیں سردیوں میں بارش برساتی ہیں۔ جاڑے میں سخت سردی پڑتی ہے۔ ہَوا خُشک ہوتی ہے۔

گرمیوں میں بھی قدرے بارش ہو جاتی ہے اور سخت گرمی پڑتی ہے۔ گیہوں، چاول، جو، سویابین (پھلی) رُوئی اور تمباکو اہم زرعی پیداوار ہیں۔ کپاس اور لوبیے کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ چاول عام پیدا ہوتا ہے۔ ساحلی علاقوں میں لوگ ماہی گیری کرتے ہیں۔

معدنیات کے کافی ذخائر موجود ہیں لیکن صرف لوہا اور کوئلہ نکالا جاتا ہے۔

فوسان جنوب مشرق میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے منچوریا کے مقام انٹنگ تک اور وہاں سے مکڈن تک ریل جاتی ہے۔ یہاں سے چاول باہر بھیجا جاتا ہے۔

کپڑا، کاغذ، دھات کی اشیاء، چمڑے کا سامان اور سگار کوریا کی اہم مصنوعات ہیں۔ ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے ہیں۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد کوریا کو شمالی اور جنوبی دو حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ شمالی کوریا میں اشتراکی جمہوریت ہے اور جنوبی کوریا میں مغربی طرز کی جمہوریت۔ پیانگ یانگ شمالی کوریا کا اور سیول جنوبی کوریا کا دارالحکومت ہے۔

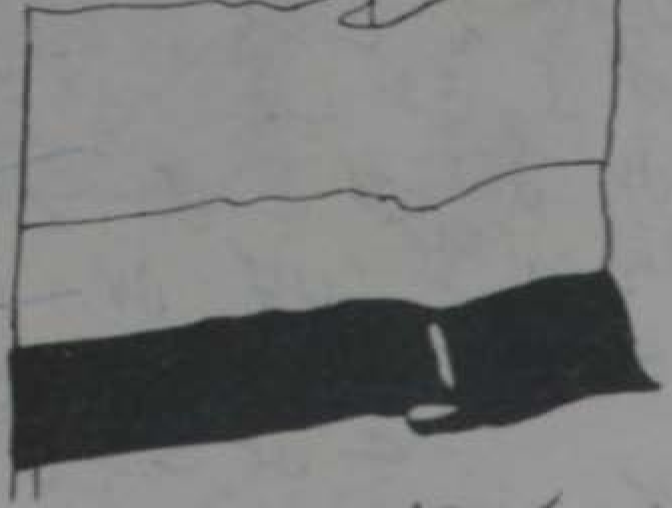

کولمبیا

COLOMBIA

جنوبی امریکا کے شمال میں ایک جمہوری ریاست ہے۔ اس کے شمال میں بحر اوقیانوس، مغرب میں بحرالکاہل، مشرق میں وینز ویلا اور جنوب میں ایکویڈور اور برازیل کی سرحدیں واقع ہیں۔ رقبہ ٢ لاکھ ٩٠ ہزار مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ٣٠ لاکھ کے قریب ہے۔ لوگ ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔

کولمبیا ایک سطح مرتفع ہے۔ مغرب کے نصف رقبے میں کوہ انڈیز کے تین سلسلے شمالاً جنوباً چلے گئے ہیں، جو ایکویڈور کی سرحد کے پاس آپس میں جا ملتے ہیں۔ مشرق کا نصف رقبہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس میں ریڈ انڈین آباد ہیں۔ ان جنگلات کے مشرقی حصے اور میدانی علاقے میں آبادی بہت زیادہ ہے۔ بہت بلندی پر اور سلسلہ ہائے کوہ کے درمیان ہونے کے باعث آب و ہوا کم گرم اور قدرے خشک ہے۔ بعض جگہوں پر آب و ہوا اس سے مختلف اور معتدل ہے۔

قہوہ، مکی، تمباکو اور ربڑ کی کاشت ہوتی ہے۔ ملک کا زیادہ حصہ (کوہ انڈیز کے مغرب سے مشرقی میدان تک) جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس میں بانس، ربڑ اور سار سپریلا کے درخت کثرت سے

ملتے ہیں - ان جنگلات میں کئی قسم کے جنگلی جانور بھی پائے جاتے ہیں - جنوبی ڈھلانوں پر چراگاہیں ہیں، جن میں مویشی پالے جاتے ہیں - جنوب مشرق کی گرم مرطوب ڈھلانوں پر سنکونا پیدا ہوتا ہے، جس سے کونین بنائی جاتی ہے - ساحلی علاقے میں کیلا، کوکو، کافی، کپاس، گنّا اور چاول کاشت کیا جاتا ہے - دریاؤں میں مچھلی اور کچھوے کثرت سے پائے جاتے ہیں - کچھووں کے خول کی تجارت ہوتی ہے -

معدنیات میں تانبا، سونا، چاندی، کوئلہ، پٹرول، سیسہ، چونا، مینگنیشیا، پارہ، پلاٹینم، پوٹاش، نمک، سوڈا، پھٹکری، سُرمہ اور نیلم پائے جاتے ہیں -

بگوٹا، میڈلن، بارن کولا اور کالی مشہور شہر ہیں -

بگوٹا صدر مقام ہے، یہ سطحِ سمندر سے ساڑھے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے - اس شہر کی آب و ہوا نہایت خوش گوار ہے -

لوگوں کا پیشہ زیادہ تر ریوڑ پالنا ہے - بہت کم لوگ زراعت کرتے ہیں -

چمڑا، کافی، پٹرولیم، کیلا، تمباکو اور گنّا باہر بھیجے جاتے ہیں - اشیائے خورد و نوش اور کپڑا تیار کرنے کے کارخانے ہیں -

نظامِ حکومت جمہوری ہے -

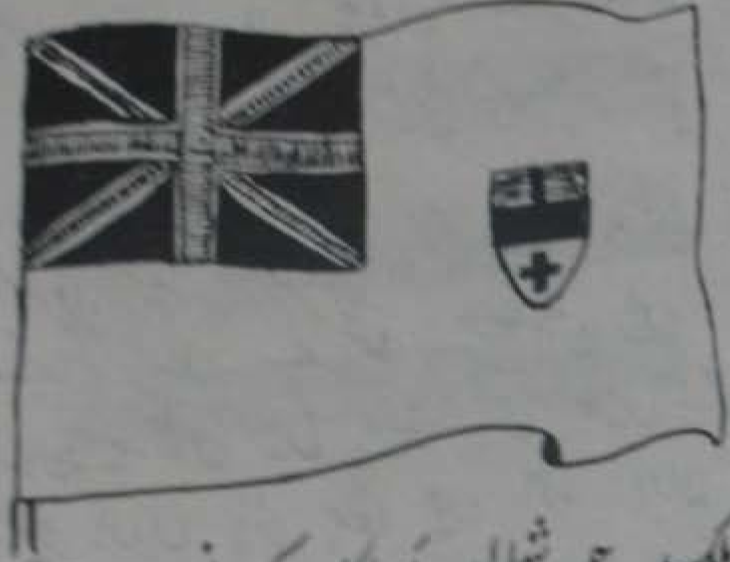

کینیڈا

CANADA

شمالی امریکا کا ایک ملک جو شمالی امریکا کے نصف حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی شامل ہیں۔ رقبہ ۳۸ لاکھ ۴۶ ہزار مربع میل یعنی سارے برِ اعظم یورپ کے برابر اور آبادی صرف ایک کروڑ ۷۸ لاکھ ہے۔ بیشتر حصے انتہائی سرد اور بنجر ہیں۔ یہاں کھیتی باڑی نہیں ہو سکتی۔

کینیڈا کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ اونچا پہاڑی سلسلہ ہے جو بحرُالکاہل سے آنے والی ہواؤں کو روک لیتا ہے۔ مشرقی ساحل کا پانی شدید سرد ہے، اس لیے اس طرف ہوائیں آتی ہی نہیں۔ زرعی علاقہ جنوبی سرحد کے قریب ہے اور یہیں زیادہ لوگ آباد ہیں۔

آب و ہوا عام طور پر گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔ مشرقی حصے میں بارش کافی ہو جاتی ہے اور وسطی حصے میں کم۔ بحرُالکاہل کے ساحل پر خوب بارش ہوتی ہے اور آب و ہوا معتدل ہے جو اجناس کی پیداوار کے لیے مفید ہے۔ یہاں گندم اور مختلف قسم کے غلے، تمباکو اور سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ ساحلی علاقوں اور اندرونِ ملک میں پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ کینیڈا اور ریاست ہائے متحدہ امریکا کی درمیانی سرحد پر پانچ

بڑی جھیلیں ہیں - ان جھیلوں کے کناروں پر کینیڈا کا سب سے بڑا زرعی خطّہ واقع ہے جو دریائے سینٹ لارنس کے مغرب میں دُور تک چلا گیا ہے -

مغربی میدان اور بحرالکاہل کے درمیان اُونچے پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا ہُوا ہے - یہاں بے شمار جنگلات ہیں، جن میں لوگ لکڑی کاٹتے ہیں - ان پہاڑوں میں بہت سی کانیں بھی واقع ہیں - سرسبز وادیوں میں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں اور اُون اور مکھن کی تجارت ہوتی ہے -

شمال میں بحرالکاہل اور بحرِ اوقیانوس تک بہت بڑا جنگل ہے - یہاں شدت کی سردی پڑتی ہے - آبادی بہت کم ہے - اس حصّے میں ریڈ انڈین آباد ہیں، جن کا گزارہ جانوروں کے شکار پر ہے - اس جنگل کے شمال میں بحرِ منجمد شمالی کا خطّہ ہے، جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے - یہاں خانہ بدوش اسکیمو آباد ہیں -

کینیڈا میں لوہے اور ایس ٹوس کی کانیں عام ہیں - جنگلات کی لکڑی سے عمدہ قسم کا کاغذ تیار کیا جاتا ہے - مشین، تیل، کوئلہ، گیہوں اور معدنی پیداوار دُوسرے مُلکوں کو بھیجی جاتی ہے - ٹورنٹو، ونی پیگ، ایڈمنٹن، کیوبک، مانٹریال، ہملٹن مشہور شہر اور اٹاوا دارالحکومت ہے، جو دریائے اٹاوا کے کنارے پر آباد ہے - یہ شہر لوہے اور اس سے بنی ہُوئی چیزوں کے لیے مشہور ہے -

کینیڈا کو برطانوی سلطنت میں نوآبادیاتی درجہ حاصل ہے - ہر صوبہ اپنا نظم و نسق خود چلاتا ہے - ان تمام صوبوں کے منتخب شدہ ممبروں کی ایک پارلیمنٹ ہے، جس کا سربراہ وزیرِ اعظم ہوتا ہے -

کیوبا

CUBA

بحرِ اوقیانوس میں وسطی امریکا کے قریب ایک جزیرہ ہے۔ اس کی شکل پرندے کی زبان جیسی ہے۔ ۷۳۰ میل لمبا اور اوسطاً ۵۰ میل چوڑا ہے۔ مشرق میں بہاما کے جزیرے، شمال میں ریاست ہائے متحدہ امریکا، مغرب میں خلیج میکسیکو اور جنوب میں بحیرۂ کریبین واقع ہیں۔ اس جزیرے کی مملکت میں چند اور بھی چھوٹے چھوٹے جزیرے شامل ہیں، جنھیں ملاکر اس کا مجموعی رقبہ ۴۴ ہزار ۲۱۷ مربع میل اور آبادی ۶۱ لاکھ سے زائد ہے۔ باشندے عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔ یہ جزیرہ ۱۴۹۲ء میں کولمبس نے دریافت کیا تھا۔

جنوب مشرق، مغرب اور درمیانی حصے میں پہاڑ واقع ہیں۔ باقی حصہ میدانی ہے۔ ساحل ۲۱۰۰ میل لمبا ہے، جس پر عمدہ بندرگاہیں ہیں۔ ملک میں بے شمار چھوٹے چھوٹے دریا ہیں جو عموماً لمبے لمبے غاروں میں سے گزرتے ہیں اور سمندر میں جا گرتے ہیں۔ تجارتی لحاظ سے یہ دریا کارآمد نہیں ہیں۔ ساحل کے ساتھ بے شمار لمبی لمبی خلیجیں ہیں۔ سمندر کی لہروں سے وقتاً فوقتاً جزیرے کے اندرونی حصوں کو نقصان پہنچتا رہتا ہے۔ ۱۸۴۶ء میں ایک زبردست لہر سے ہوانا میں ۲ ہزار مکانات، ۳۰۰ تجارتی جہاز اور ایک ہزار سے زیادہ اشخاص ہلاک یا زخمی ہوئے۔

سے گرم اور جنوری کا سب سے سرد ہوتا ہے۔
آبادی کا ۹۰ فی صد حصّہ زراعت پیشہ ہے۔ زمین کے ½ حصّے پر کافی کی کاشت ہوتی ہے جو ملک کی سب سے بڑی پیداوار ہے اور سب سے زیادہ برآمد بھی اسی کی ہے۔ زرخیز زمین اور زیادہ بارش کے باعث پیداوار اچھی ہے۔ سال میں گندم کی دو فصلیں اور مکّی کی تین فصلیں ہوتی ہیں۔ بعض حصّوں میں گنّا بھی کاشت ہوتا ہے۔
ملک میں بہت سے جنگلات بھی ہیں، جن میں عمارتی لکڑی، ربڑ، صندل، مہاگنی اور جلانے کی لکڑی عام ہے۔ ہمیں کے حصّے میں جنگلات زیادہ ہیں۔
سونا، چاندی، سکّہ، جست، تانبا، پارہ، کوئلہ، سیسہ، نمک، کرومائٹ اور سلفر کے معدنی ذخائر پائے جاتے ہیں۔ سکّہ اور کرومائٹ بہت زیادہ مقدار میں ملتا ہے اور تجارتی لحاظ سے بہت نفع بخش ہے۔
کوزلٹ ناگو مشہور شہر ہے۔ اور کافی اور چینی کی صنعت کا اہم مرکز ہے۔ مزٹ ناگو بھی کافی کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔ پرٹو برانس مشہور بندرگاہ ہے۔ گواتے مالا سب سے بڑا شہر اور صدر مقام ہے۔ یہ شہر زلزلوں کے باعث تین مرتبہ تباہ ہوا۔ گواتے مالا شہر میں ملک کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ ملک میں تعلیم مفت اور لازمی ہے۔
ملک کا صدر ۶ سال کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ قانونی اختیارات نیشنل اسمبلی کو حاصل ہوتے ہیں، جس کے اراکین ہر چار سال کے بعد منتخب ہوتے ہیں۔

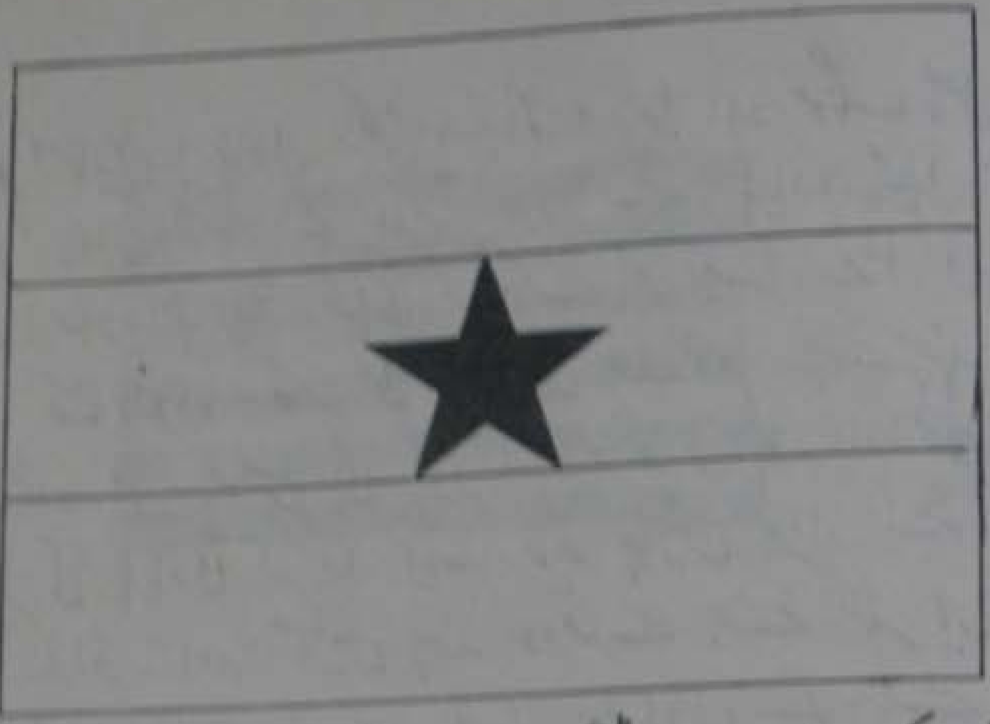

گھانا

GHANA

برِّاعظم افریقہ کے مغرب میں ٹوگولینڈ اور آیوری کوسٹ کے درمیان
ھانا واقع ہے۔ گھانا مارچ ۱۹۵۷ء میں برطانیہ کے قبضے سے آزاد
ا اور یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو اسے ایک جمہوریہ بنایا گیا۔

گھانا کا رقبہ ۹۱ ہزار ۸ سو ۴۳ مربع میل اور آبادی ۴۷ لاکھ
۶ ہزار ہے۔ ان میں یورپی باشندے سات ہزار کی تعداد میں آباد
ں۔ گھانا کا پُرانا نام گولڈ کوسٹ ہے۔ برطانیہ نے ۱۸۷۱ میں اِس
ب پر قبضہ کیا تھا۔ اب گولڈ کوسٹ کو گھانا کا نام دینے کی وجہ یہ
ے کہ مغربی افریقہ میں ایک ہزار برس قبل اِسی نام کی ایک عظیم الشان
مت قائم تھی۔ برطانیہ نے اِس علاقے کا نام گولڈ کوسٹ یہاں کی
دنی دولت کے اِعتبار سے رکھا تھا۔

گھانا ایک گرم مرطوب، نہایت زرخیز اور سرسبز و شاداب ملک
۔ اِس کے جنوب میں بحرِ اوقیانوس کی خلیج گنی واقع ہے اور شمال
گھاس کے وہ سرسبز میدان ہیں جن کا سلسلہ صحرائے اعظم سے جا
ہے۔ گھانا، افریقہ کا سب سے دولت مند ملک ہے۔ یہاں سونا، مینگنیز،
نیم اور جواہرات بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی زرعی پیداوار میں

کوکو، ناریل، چاول، مکئی، تمباکو، ربڑ اور مونگ پھلی بہت مشہور ہیں۔ کوکو یہاں دُنیا کے تمام ملکوں سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عمارتی لکڑی دولت کا تیسرا بڑا ذریعہ ہے۔

کوٹا داوی، گھانا کی مشہور بندرگاہ ہے۔ چند برس پہلے اس بندرگاہ میں توسیع کی گئی ہے۔ گھانا کا دارالحکومت عکرہ ہے۔ اس شہر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار ہے۔ کماس، کیپ کوسٹ کوفوریڈاؤ اور ٹامیل چند دوسرے بڑے شہر ہیں۔ مقامی باشندوں میں مسلمان، عیسائی اور قدیم دیوتاؤں کے ماننے والے بھی شامل ہیں۔ مقامی آبادی قبیلوں میں بٹی ہوئی ہے اور مختلف علاقوں میں ہر قبیلے کا لباس، بول چال اور رہن سہن کے طریقے جُدا جُدا ہیں۔ ہاتھی دانت اور لکڑی سے مجسمہ سازی، سونے اور چاندی سے ظروف سازی یہاں کی دستکاریوں میں بہت شہرت رکھتی ہیں۔

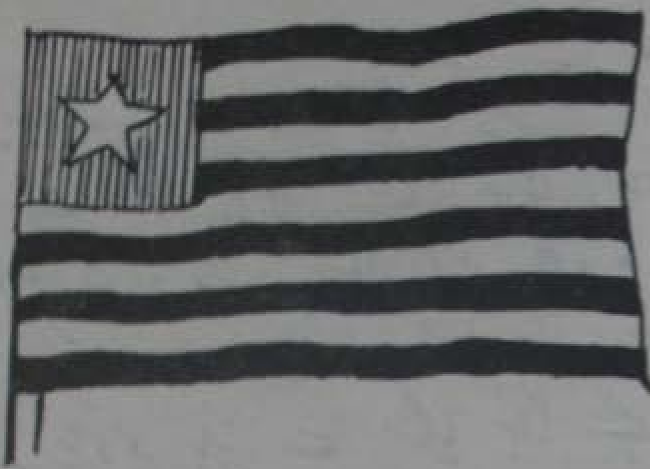

لائبیریا

LIBERIA

افریقہ کے مغربی ساحل پر خطِ استوا کے شمال میں ایک آزاد جمہوری ریاست ہے ۔ اس کے شمال مغرب میں سیرالیون ، شمال مشرق میں فرانسیسی مغربی افریقہ اور جنوب و جنوب مغرب میں بحر اوقیانوس واقع ہے ۔ رقبہ ۴۳ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۶ لاکھ کے قریب ہے ، جو زیادہ تر مقامی حبشی باشندوں پر مشتمل ہے ۔ یہ علاقہ افریقہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ۳۵ میل تک چلا گیا ہے ۔ بیشتر حصہ جنگلات سے اٹا پڑا ہے ۔ ساحل کے ساتھ سات میل تک ایک میدانی علاقہ ہے جو ملک کا بہترین حصہ سمجھا جاتا ہے ۔ اس کے بعد سطح مرتفع شروع ہو جاتی ہے جس کا کچھ حصہ پہاڑی ہے ۔ اس میں بہت سے دریا بہتے ہیں ۔ ان دریاؤں میں دریائے کوالا اور دریائے سینٹ پال بہت مشہور ہیں ۔

استوائی علاقے میں واقع ہونے کی وجہ سے آب و ہوا سخت گرم مرطوب ہے ۔ قریباً ۷ ماہ تک بارش ہوتی رہتی ہے ۔ قہوہ ، کپاس ، کوکو ، ناریل ، چاول ، گنا اور ربڑ خاص پیداوار ہے ۔

ربڑ تقریباً سارے علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں کا پیشہ زیادہ تر زراعت ہے۔

بعض مقامات پر لوہا، تانبا اور سونا ملتا ہے۔ گھنے جنگلات میں معدنیات کے ذخائر پوشیدہ ہیں، لیکن اُن تک پہنچنا مشکل ہے، کیونکہ ذرائع آمد و رفت دشوار گزار ہیں۔

ربڑ، کوکو اور ناریل باہر بھیجا جاتا ہے۔ کپڑا، مشینری، خوراک کا سامان اور پٹرولیم باہر سے منگایا جاتا ہے۔ صنعت و حرفت نہ ہونے کے برابر ہے۔

منروویا بندرگاہ اور صدر مقام ہے۔ اُس کی آبادی دس ہزار کے قریب ہے۔

آبادی کا بیشتر حصہ حبشیوں پر مشتمل ہے۔ لوگ جنگلوں میں وحشیوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ زیادہ تر وسطی حصوں میں آباد ہیں۔ ساحل کے ساتھ آبادی قدرے مہذب لوگوں کی ہے۔

طرزِ حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ جیسا ہے۔ صدر اور نائب صدر ووٹوں کے ذریعے آٹھ سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔

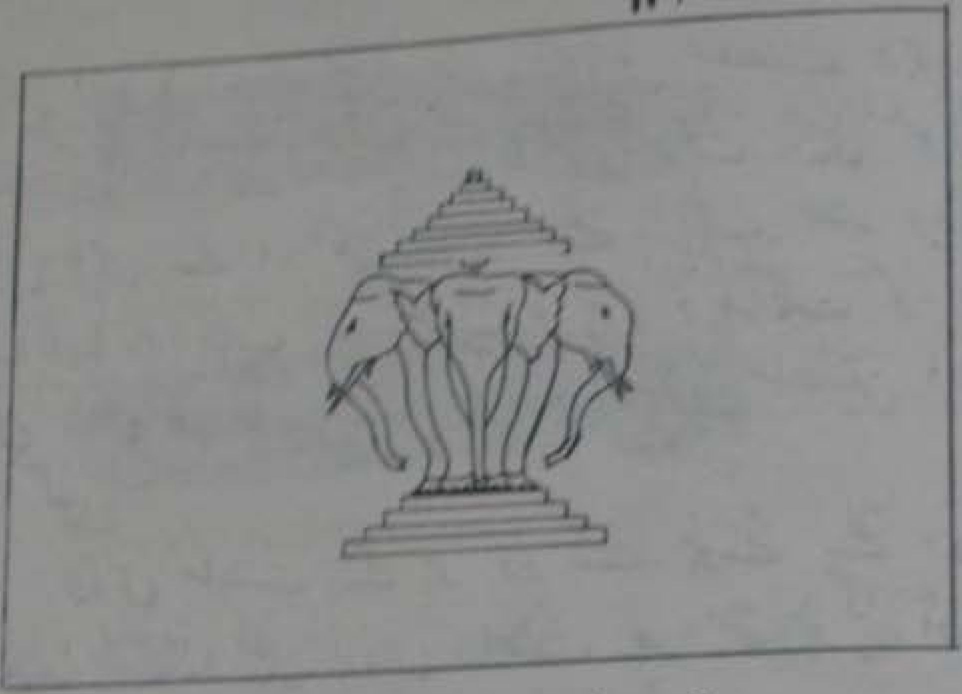

لاؤس
LAOS

لاؤس اصل میں ہندچینی کے شمالی علاقے کا نام ہے۔ یہ خالص
ڑی علاقہ ہے۔ اس کا رقبہ ۹۱ ہزار پانچ سو مربع میل ہے۔ یہ زراعتی
ہے۔ پچانوے فی صد لوگ لاؤس قوم سے تعلق رکھتے ہیں،
دیوں میں آباد ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ چاول یہاں کی
ص غذائی پیداوار ہے۔ مکئی، کپاس، تمباکو اور سبزیاں بھی پیدا
تی ہیں۔ قہوہ، افیون اور لاکھ بھی پیدا ہوتی ہے اور یہ وُہ
یں ہیں جن کی برآمدی تجارت کی جاتی ہے۔ مویشی اور ٹیک کی
ی بھی برآمد کی جاتی ہے۔ یہاں جدید صنعتیں نہیں ہیں۔
دنیات میں لے دے کے ایک ٹین پایا جاتا ہے۔ البتہ شمالی
لوں سے بڑی قیمتی لکڑی ملتی ہے۔ اس جنگل سے بڑے بڑے
یر کاٹ کر دریائے میکان میں چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ اس طریقے
جنگل کی لکڑی ایک جگہ سے دُوسری جگہ لے جائی جاتی
ہے۔

لاؤس کی کُل آبادی چودہ لاکھ ۲۵ ہزار ہے۔ یہاں کے لوگ
مت رکھتے ہیں اور لاؤس زبان بولتے ہیں۔
لاؤس کی باقاعدہ تاریخ چودھویں صدی سے شروع ہوتی ہے۔

اُس زمانے میں ایک متحدہ لاؤس سلطنت وجود میں آئی تھی۔ یہ سلطنت دریائے میکان کے دونوں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ سترھویں صدی میں اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک حصّہ وینتیانگ تھا۔ دوسرا حصّہ لوآنگ پرابنگ تھا۔ ۱۸۲۷ء میں وینتیانگ کو سیام نے اپنی ریاست میں شامل کر لیا۔ ۱۸۹۳ء میں یہ دونوں سلطنتیں فرانس کے قبضے میں آ گئیں۔

لاؤس سلطنت کے جو دو حصّے ہوئے تھے وہ ۱۹۴۷ء تک قائم رہے۔ ۱۹۴۷ء میں لاؤس سلطنت پھر متحد ہو گئی اور یہاں لوآنگ پرابنگ نسل والوں کی بادشاہت قائم ہوئی۔

۱۹۴۹ء میں یہ مُلک فرانسیسی قبضے سے آزاد ہو گیا۔ مُلک کے دو دارالحکومت ہیں۔ ایک شاہی اور دُوسرا انتظامی۔ شاہی دارالحکومت پرابنگ اور انتظامی وینتیانگ ہے۔ یہاں آئینی بادشاہت قائم ہے۔

4913/-

لبنان

LEBANON

جنوب مغربی ایشیا کی ایک عرب مملکت جو اسرائیل کے شمال
رق اور شام کے مغرب میں بحیرۂ روم کے کنارے واقع ہے۔
ہ ۴ ہزار ۳ سو مربع میل اور آبادی ۱۴ لاکھ ۳۰ ہزار کے
ب ہے، جس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی تعداد تقریباً مساوی
ہے۔

ساحل کے ساتھ ساتھ تنگ میدان ہے، جس کے ساتھ کوہ
ن کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔ یہ پہاڑ زیادہ سے زیادہ ۱۰
ر فٹ بلند ہے۔ کوئی دریا یا لمبا نالا نہیں ہے۔

گرمیوں کا موسم شدید اور خشک ہوتا ہے۔ سردیوں میں کافی
ش ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر آب و ہوا بحیرۂ روم کے خطے
ے ملتی جلتی ہے۔ مغربی حصہ میدانی اور مشرقی پہاڑی ہے۔
ڑوں کی مغربی ڈھلانوں پر بارش زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ مشرقی
لانوں کے مقابلے میں وہ زیادہ سرسبز ہیں۔ گیہوں، پھل، روئی
تمباکو کی کاشت ہوتی ہے۔ زیتون اور انگور کثرت سے پیدا
تے ہیں۔ سلک کی صنعت ترقی پر ہے۔

بیروت اور ٹریپولی کے علاقے میں ریشم کے کیڑے پالے

جاتے ہیں۔ تمباکو کی صنعت حکومت کے قبضے میں ہے۔ ۱۹۵۸ء سے ٹریپولی میں تیل صاف کرنے کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ اُون اور پھل اہم پیداوار ہے، جو باہر بھیجی جاتی ہے۔ عمارتی پتھر اور سنگِ مرمر کافی مقدار میں ملتا ہے۔ گھٹیا قسم کا کوئلہ بھی کافی پایا جاتا ہے۔

لبنان ایک جمہوری حکومت ہے۔ اس کا حاکمِ اعلیٰ صدر کہلاتا ہے، جسے پارلیمنٹ منتخب کرتی ہے۔ اس کی میعاد چھ سال ہوتی ہے۔ صدر ایک کابینہ مرتب کرتا ہے مگر تمام ذمّہ داری پارلیمنٹ پر ہوتی ہے۔

بیروت لبنان کا دارالحکومت اور ٹریپولی اہم بندرگاہ ہے۔ بیروت ایک علمی اور اشاعتی مرکز ہے۔ یہ شہر ریل کے ذریعے شام اور دمشق سے ملا ہوا ہے۔ ٹریپولی اور اسرائیل کی سرحد تک بھی ریلوے لائن بچھی گئی ہے۔ اسے دوسری جنگِ عظیم کے دوران میں اتحادی انجینیروں نے بنایا تھا۔ اس کا ایک حصّہ قاہرہ سے بجانب حیفہ استانبول تک چلا گیا ہے۔

عراق کے علاقہ کرکوک سے تیل کی ایک پائپ لائن صحرائے شام کو عبور کرتی ہوئی ٹریپولی تک پہنچتی ہے۔ اس کے علاوہ سعودی عرب میں سے تیل کی ایک پائپ لائن لبنان کے ایک ساحلی مقام صیدون تک جاتی ہے۔

لبنان پہلے شام کا حصّہ تھا، لیکن عیسائی باشندوں کے اصرار پر اسے شام سے علٰحدہ کر دیا گیا۔ چونکہ مُلک میں مُسلمانوں اور عیسائیوں کی تعداد قریب برابر ہے، اس لیے صدر عیسائی ہوتا ہے اور وزیرِ اعظم مُسلمان۔

لبیا

LIBYA

لبیا کا ملک افریقہ کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ اس کے
شرق میں مصر ہے اور مغرب میں تونس۔ لبیا کا رقبہ پونے سات
لکھ مربع میل ہے یعنی پاکستان کا دگنا لیکن آبادی فقط ۱۲ لاکھ
ہے۔ جو پاکستان کے ایک شہر کراچی سے بھی کم ہے۔

لبیا کا زیادہ حصہ ریگستان ہے۔ وہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔
بیا کے زیادہ لوگ بحیرہ روم کے ساحل پر آباد ہیں۔ کہیں کہیں نخلستان
ی پائے جاتے ہیں۔ لبیا کا صدر مقام طرابلس ہے جو بحیرۂ روم
ے کنارے واقع ہے۔ ملک کی ۷۰ فی صدی آبادی نخلستانوں میں
ہتی ہے۔ یہ لوگ اپنے مویشیوں کے ہمراہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
نتقل ہوتے رہتے ہیں۔ لبیا اپنے اونٹوں، بھیڑوں اور بکریوں کے
یے خاص طور سے مشہور ہے۔ ان مویشیوں کے بڑے بڑے گلّے چارے
تلاش میں ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان کا سفر کرتے رہتے
یں۔ ساحل کے پاس کاشت کاری بھی ہوتی ہے۔

لبیا کی خاص پیداوار کھجور، زیتون، سنگترے، گندم اور جو ہے۔
یگستانی علاقوں میں فقط کھجور پیدا ہوتی ہے۔

لبیا پہلی جنگ عظیم سے پیشتر تک ترکی سلطنت کا حصہ تھا۔

ر اٹلی نے اس پر قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد لبیا کا
قہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آ گیا۔ اور ۱۹۵۱ء میں عام رائے شماری
بعد لبیا ایک آزاد ملک ہو گیا۔

لبیا میں اِن دِنوں آئینی بادشاہت قائم ہے۔ بادشاہ کا نام ادریس
۔ لبیا کے آئین کے مطابق وہاں ایک پارلیمنٹ ہے جس کے دو
ں ہیں۔ بالائی ایوان اور زیریں ایوان ۔ وزیر اعظم اور اُس کی وزارت
ٹ کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔ لبیا اقوام متحدہ کا رُکن بھی ہے۔

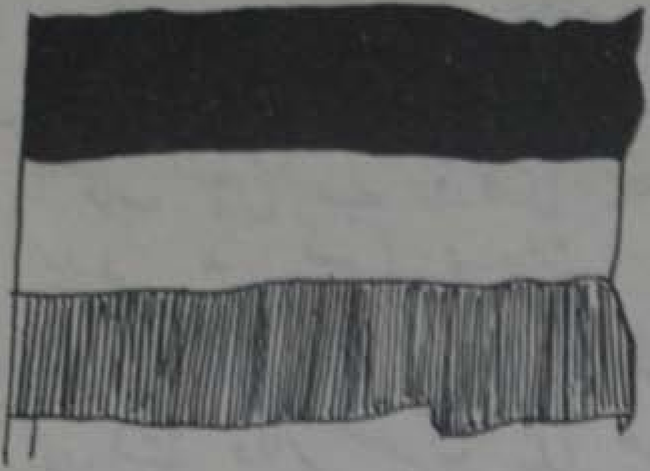

لکسمبرگ

LUXEMBURG

مغربی یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے ۔ فرانس ، بلجیم اور جرمنی کی سرحد پر واقع ہے اور ان تینوں ملکوں کے درمیان بفر سٹیٹ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ رقبہ ایک ہزار ۱۰ مربع میل اور آبادی ۳ لاکھ سے زائد ہے ۔ لوگوں کا مذہب عیسائی ہے ۔

زمین زیادہ زرخیز نہیں ۔ تاہم بہت سا حصہ زیر زراعت رہتا ہے ۔ آلو ، جو ، گندم ، رائی اور انگور یہاں کی اہم فصلیں ہیں ۔ انگور سے شراب کشید کی جاتی ہے جو یورپ کے دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے ۔

لکسمبرگ کی زیادہ شہرت لوہے کی کانوں کے باعث ہے جو اس ملک میں کثرت سے پائی جاتی ہیں ۔ یہ کانیں زیادہ تر جنوبی علاقے میں پائی جاتی ہیں ۔ یہاں لوہے کی صنعت زوروں پر ہے ۔ اور اس حصے میں لوگوں کا پیشہ ہی کان کنی ہے ۔

مشرقی سرحد ایک سطح مرتفع ہے ، جسے دریائے موزیل سیراب کرتا ہے ۔ یہ علاقہ بہت زرخیز ہے اور یہاں جنگلات بھی بکثرت پائے جاتے ہیں ۔ گندم اور فلیکس یہاں کی مشہور

پیداوار اور شراب مشہور صنعت ہے۔

لوہے اور فولاد کے علاوہ چمڑا، برتن سازی، چینی اور سپرٹ بنانے کے کارخانے ہیں۔ صنعتی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ملک ہے۔ ملک میں بے روزگاری بہت کم ہے۔ درآمد اور برآمد کے سلسلے میں لکسمبرگ، جرمنی، فرانس اور بلجیم کے مابین ٹیکس بہت ہی کم ہے، جس کے باعث بہت سے بیرونی تجارتی اداروں نے بھی اپنے دفاتر لکسمبرگ میں کھول رکھے ہیں۔

کپڑا اور سیمنٹ بھی لکسمبرگ کی مشہور مصنوعات میں سے ہے جو برآمد کیا جاتا ہے۔ کھانے پینے کا سامان باہر سے منگایا جاتا ہے۔

لکسمبرگ مشہور شہر اور صدر مقام ہے۔ یہ لوہے اور فولاد کے کارخانوں کے باعث مشہور اور اہم ہے۔

تعلیم مفت اور لازمی ہے۔ لوگ ۱۰۰ فی صد پڑھے لکھے اور مہذب ہیں۔ ملک میں بادشاہی نظام ہے جو ورثے میں چلا آتا ہے۔ بادشاہ کو اختیار ہے کہ وہ ایک ایسا وزیر منتخب کرے، جس کے ہاتھ میں ملک کا نظم و نسق ہو۔ جس کے علاوہ تین اور وزرا ہوتے ہیں۔ ۱۵ اراکین کی ایک کونسل آف سٹیٹ ہوتی ہے۔ ان اراکین کو بادشاہ خود منتخب کرتا ہے اور یہ زندگی بھر اسی عہدے پر فائز رہتے ہیں۔

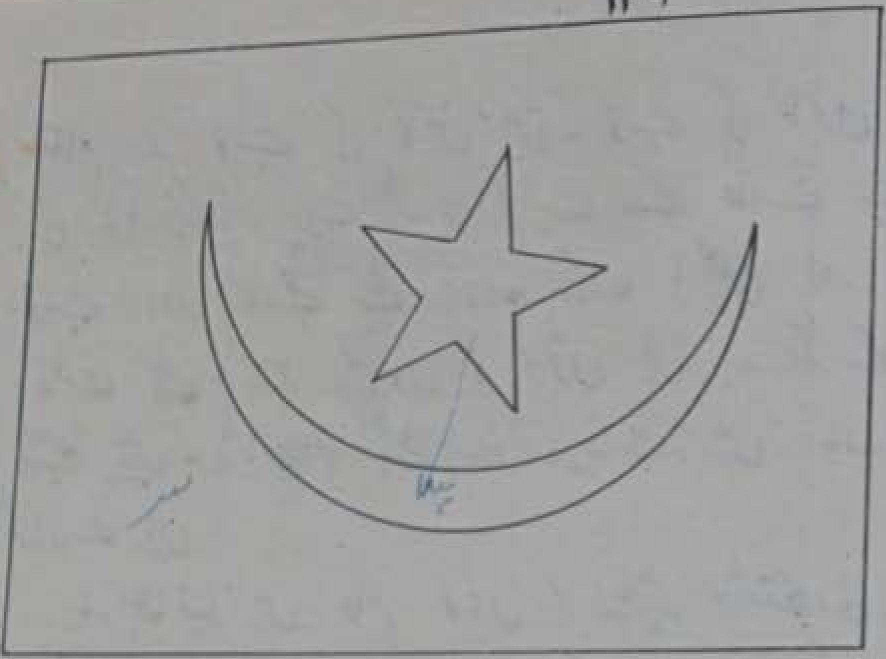

ماریطانیہ

MAURITANIA

بّرِاعظم افریقہ کے شمالی نقشے پر نظر ڈالیے تو ماریطانیہ کی حدیں نظر آئیں گی - ماریطانیہ کے مشرقی جانب سینیگال، مغرب کی سمت میں ریوڈیل اُودر، اور جنوب میں مراکش کے ممالک واقع ہیں - ماریطانیہ کی شمالی سرحدیں ابھی تک طے نہیں ہوئیں، تاہم ایک اندازہ ہے کہ اِس ملک کا رقبہ چار لاکھ ۱۹ ہزار مُربع مِیل ہے -

بربر اور عرب نسل کے باشِندے، ماریطانیہ کے قدیم باشندے ہیں - ۱۹۰۳ء میں فرانس نے ماریطانیہ پر قبضہ کِیا اور ۱۹۲۰ء میں اِس ملک کو پوری طرح اپنی نوآبادی بنا لیا، البتہ یہاں کے لوگوں کو ملک کے اندرونی معاملات میں وسیع اختیارات حاصل تھے ۲۸ نومبر ۱۹۶۰ء کو ماریطانیہ آزاد ہوا اور اب انجمن اقوامِ متحدہ کا ایک رُکن ہے -

ماریطانیہ کی آبادی تقریباً ساڑھے سات لاکھ ہے - اِن میں زیادہ تر باشِندے عرب نسل کے مسلمان ہیں - اِن کے علاوہ یورپی نسل کے باشِندے سولہ سَو کی تعداد میں آباد ہیں - یہاں عربی اور فرانسیسی زبانیں بولی جاتی ہیں -

ماریطانیہ معدنی دولت سے مالا مال ہے - یہاں فورٹ گورنڈ کے

مقام پر لوہے کی کانیں ہیں۔ لوہے کی کانوں سے ہر سال دو کروڑ ٹن لوہا نکلتا ہے۔ اکجویت کے علاقے سے تانبا نکلتا ہے۔ لوہے اور تانبے کے علاوہ نمک، مچھلی اور مویشی یہاں کی بڑی دولت ہیں۔ تاجر، مچھلیوں کو ڈبوں میں بند کر کے دوسرے ملکوں کو بھیجتے ہیں۔ زیادہ تر باشندے دیہات میں آباد ہیں اور سادہ زندگی گزارتے ہیں۔

ماریطانیہ میں عام لوگوں کا پیشہ کاشتکاری، گلہ بانی، ماہی گیری اور کانوں میں محنت مزدوری ہے۔ جدید زندگی کی آسائشیں شہروں میں میسر ہیں، جہاں کھلی سڑکوں، عالیشان عمارتوں، مواصلات کی سہولتوں اور بجلی، تار اور ٹیلیفون کو دیکھ کر ان شہروں کی ترقی اور خوشحالی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ملک کا صدر مقام نواک شوت ہے۔

ملک کا سرکاری نام "اسلامی جمہوریۂ ماریطانیہ" ہے۔ ملک کا نظم و نسق آٹھ ممبروں پر مشتمل ایک مجلسِ وزراء کے ہاتھ میں ہے، اس کا سربراہ وزیرِ اعظم کہلاتا ہے۔ یہ وزیر قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ۴۴ ممبروں کو عوام منتخب کرتے ہیں۔

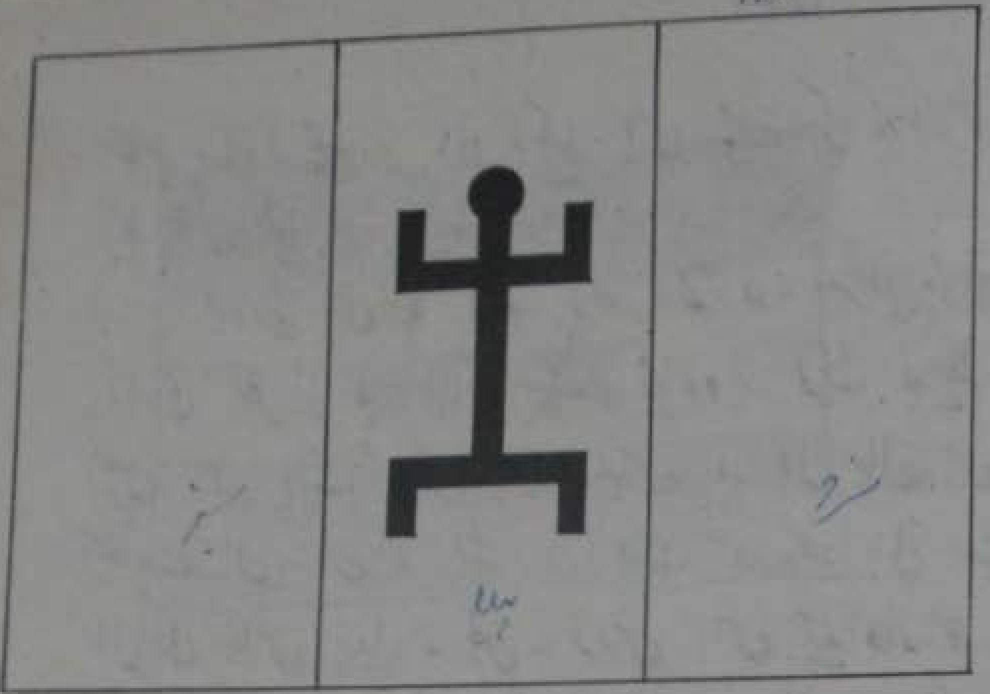

مالی

MALI

سات سَو برس سے زیادہ کا عرصہ گزرا ، افریقہ کے وسط میں جنگجو
بائل کی ایک مضبوط سلطنت مالی کے نام سے قائم تھی۔ یہ سلطنت
ن تمام علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی ، جہاں اب گی آنا ، سینیگال ،
لی اور گھانا کی آزاد حکومتیں موجود ہیں۔ قدیم زمانے کی اس
لطنت کا بانی ایک نوعمر لڑکا تھا۔ اس کے خاندان کے سارے
ان قبائل کی لڑائی میں کام آ گئے تھے۔ تاریخ میں آیا ہے کہ یہ لڑکا
۱۲ء میں تخت پر بٹھایا گیا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ سلطنت ختم
گئی اور اٹھارھویں صدی میں فرانس کے حکمران وسط افریقہ کے
وسرے علاقوں کی طرح مالی کے علاقے پر بھی قابض ہو گئے۔ فرانس نے
بوضہ مالی کا نام فرنچ سوڈان رکھا۔

فرنچ سوڈان ۲۰ جون ۱۹۶۰ء کو وسط افریقہ کے چند دوسرے ملکوں
ے ساتھ فرانس کی محکومی سے آزاد ہوا۔ فرنچ سوڈان اور سینیگال نے آزاد
نے کے بعد مل جل کر اپنی مرکزی حکومت بنائی اور اس نئے اتحاد کا
م مالی فیڈریشن رکھا۔ لیکن زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ اتحاد ٹوٹ گیا۔
نیگال اگست ۱۹۶۰ء میں مالی فیڈریشن سے الگ ہو گیا۔

ستمبر ۱۹۶۰ء میں فرنچ سوڈان کی قانون ساز اسمبلی نے اپنی ریاست کا

نام بدل کر جمہوریۂ مالی رکھا۔ اسی مہینے کی ۲۸ ر تاریخ کو جمہوریۂ مالی اقوامِ متحدہ کا رُکن بن گیا۔

جمہوریۂ مالی کا رقبہ آٹھ لاکھ ۷۵ ہزار مُربّع میل ہے اور یہاں کی آبادی تقریباً ۶۵ لاکھ ہے۔ زیادہ تر لوگ قدیم افریقی قبیلوں کی نسل سے ہیں اور اپنے رہن سہن، لباس اور بول چال میں پرانے لوگوں سے زیادہ مختلف نہیں۔ ان کا پیشہ زراعت اور گلّہ بانی ہے۔ کپاس اور مونگ پھلی، یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔ فرانس اس پیداوار کا پُرانا خریدار ہے۔

باماکو، مالی کا مشہور شہر اور جمہوریہ کا دارالحکومت ہے۔ باماکو سے سینیگال کے دارالحکومت ڈاکر تک ریل گاڑی کی پٹریاں بچھائی گئی ہیں۔ جمہوریۂ مالی نے آزادی حاصل کرنے کے بعد افریقہ کے دوسرے آزاد ملکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اپنے ملک کو ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔ وہاں اسکول، شفاخانے اور کاروباری ادارے کھولے گئے ہیں۔

مُتّحدہ عرب جمہوریہ (مصر)

UNITED ARAB REPUBLIC (EGYPT)

برِاعظم افریقہ کے شمال میں ایک آزاد مُلک جو مصر کہلاتا تھا۔ ۱۹۵۸ء میں شام اور یمن اس میں شامل ہو گئے تو اس نئے مُلک کا نام مُتّحدہ عرب جمہوریّہ رکھا گیا۔ اب شام اور یمن اس سے علٰحدہ ہو چکے ہیں، مگر مُلک کا سرکاری نام مُتّحدہ عرب جمہوریہ ہی ہے۔ اس کے شمال میں بحیرۂ روم، مشرق میں بحیرۂ قلزم، جنوب میں سوڈان اور مغرب میں دُنیا کا سب سے بڑا صحرا، صحرائے اعظم، واقع ہے۔ نہر سویز اسے عرب سے جُدا کرتی ہے۔ رقبہ ۳ لاکھ ۸۶ ہزار مربع میل اور آبادی ۲ کروڑ ۲۶ لاکھ ۵۱ ہزار کے قریب ہے۔ باشندے زیادہ تر مسلمان ہیں، جن کی زبان عربی ہے۔

مُتّحدہ عرب جمہوریہ یا مصر کا زیادہ حصّہ صحرا ہے۔ باقی سطح مرتفع۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ مصر میں افریقہ کا سب سے بڑا دریا، نیل، بہتا ہے۔ اس کی لمبائی چار ہزار میل ہے اور پاٹ ۲ میل سے ۱۲۰ میل تک ہے۔ نیل کی وادی میں بھی بارش نہیں ہوتی، لیکن یہ وادی کافی زرخیز ہے۔ دریا پر بند باندھ کر آب پاشی کی جاتی ہے۔ اسوان بند جدید فنِ تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ مکی، باجرہ، جوار، چاول، تمباکو اور گنا کاشت کیا جاتا ہے۔ نیل کی وادی میں دُنیا کی بہترین کپاس پیدا ہوتی ہے جو دوسرے مُلکوں کو بھیجی جاتی ہے۔ چراگاہوں میں مویشی اور بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ جنگلات

نہیں ہیں۔ دریائے نیل اور جھیل منزالہ میں ماہی گیری ہوتی ہے۔

معدنیات میں فاسفیٹ، پٹرولیم، سونا، لوہا، نکل اور سوڈیم کاربونیٹ پائے جاتے ہیں۔

قاہرہ، اسکندریہ، پورٹ سعید اور منصورہ مشہور شہر ہیں۔ قاہرہ صدر مقام ہے۔ یہاں کی قدیم ترین اسلامی یونیورسٹی "جامعۂ ازہر" اسلامی دنیا کا اہم تعلیمی مرکز ہے۔ اسکندریہ مصر کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اس کا سنگِ بنیاد ۳۳۲ ق۔م میں اسکندر مقدونی نے رکھا تھا۔ یہ بندرگاہ قاہرہ سے ۱۳۰ میل مغرب کی طرف بحیرۂ روم پر واقع ہے۔ نہر سویز ایک سو میل لمبا خشکی کا قطعہ کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ یہ بحیرۂ روم اور بحیرۂ قلزم کو ملاتی ہے۔

اسکندریہ کے سگرٹ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ قاہرہ اور اسکندریہ میں تیل اور عطر بھی تیار کیا جاتا ہے۔

ملک میں جا بجا کپاس بیلنے اور بیجوں سے تیل نکالنے کے کارخانے ہیں۔ مٹی کے خوب صورت برتن بھی بنائے جاتے ہیں۔ ہاتھی دانت اور سونے چاندی کا خوب صورت کام بھی ہوتا ہے۔

آج سے ہزاروں برس پہلے کی مصری یادگاریں، جن میں اہرامِ مصر اور ابوالہول دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں، آج بھی دیکھنے والوں کو قدیم مصریوں کے تہذیب و تمدن اور ان کی شان و شوکت کی یاد دلاتی ہیں۔ اہرامِ مصر اور ابوالہول دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتے ہیں۔

مصر میں عرصے سے خاندانی بادشاہت تھی۔ ۱۹۵۲ء میں کرنل جمال عبدالناصر نے شاہ فاروق کو ملک بدر کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اب یہاں جمہوری نظام قائم ہے۔

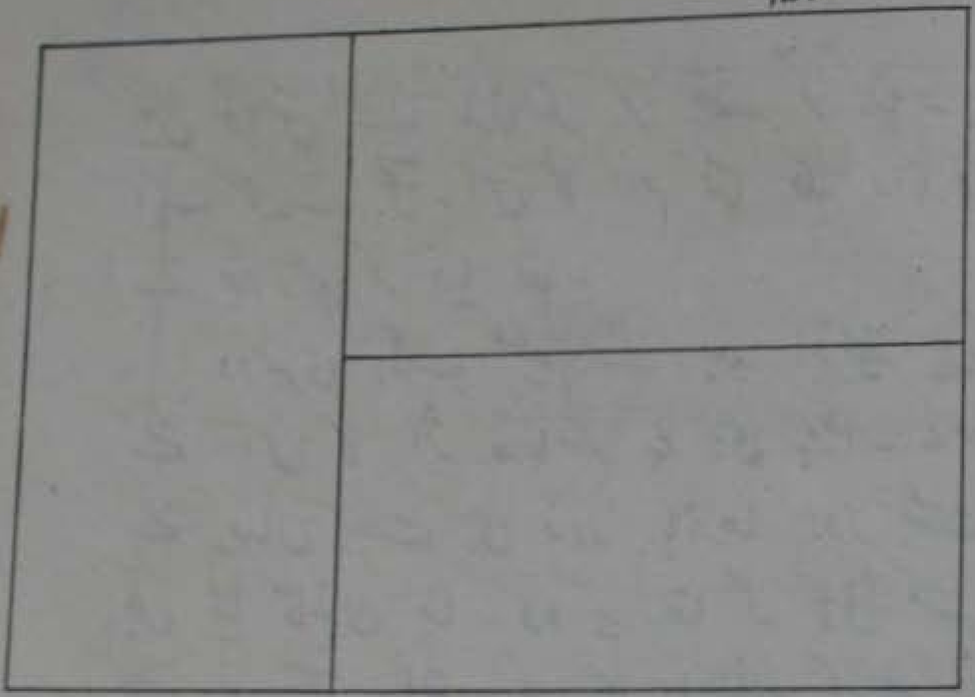

مڈغاسکر

MADAGASCAR

دُنیا کا چوتھا سب سے بڑا جزیرہ، افریقہ کے جنوب مشرقی ساحل کے قریب واقع ہے۔ اِس کی لمبائی ۹۹۵ میل اور چوڑائی ۲۵۰ میل ہے۔ اِس کے آس پاس چھوٹے چھوٹے چند اور جزیرے بھی واقع ہیں۔ وہ بھی اسی کے ساتھ شامل ہیں۔ اِن سب کا رقبہ ۲۲۸,۵۰۰ مُربع میل ہے۔ مشرقی ساحل پر بارِش کثرت سے ہوتی ہے۔

یہاں کے لوگوں کا خاص پیشہ مویشی پالنا اور کھیتی باڑی کرنا ہے۔ یہاں مویشیوں کی تعداد ۶۱ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ زرعی پیداوار چاول، تمباکو، کافی، کپاس، گنّا اور مکئی ہے۔ ناریل اور انناس بھی خوب پیدا ہوتا ہے۔ معدنی پیداوار میں سونا اور گندھک خاص طور پر شامل ہیں۔ جنگل سے گوند، جڑی بوٹی، ربڑ اور لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں ریشمی اور سوتی کپڑے، صابن، سیمنٹ چینی اور گوشت کو ڈبوں میں بند کرنے کے متعدد کارخانے ہیں۔ اِن کارخانوں کے مالک عموماً فرانسیسی ہیں۔

مدغاسکر کی آبادی ۱۵ لاکھ سے زائد ہے۔

مدغاسکر کی حیثیت پہلے ایک خود مختار ملک کی تھی مگر ۱۸۸۵ء

میں فرانس نے مڈغاسکر پر قبضہ کر لیا۔ یہاں کی آخری مقامی حکمران ایک عورت تھی۔ اس کا نام تھا ملکہ رانا والونا سوئم۔ جسے فرانسیسوں نے جلاوطن کر دیا تھا۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد افریقہ میں بیداری کی جو عام لہر آئی ہے۔ اس کا اثر مڈغاسکر پر بھی پڑا۔ ۱۹۴۷ء میں آزادی کی تحریک نے یہاں بہت ہی زور باندھا اور بہت ہنگامہ برپا ہوا۔ ۱۹۵۷ء میں نیا قانون بنا۔ وہ یہ تھا کہ ہائی کمشنر ایک ایگزیکٹو کونسل کے مشورے کے ساتھ یہاں کا انتظام کرے۔ جون ۱۹۶۰ء میں یہ ملک آزاد ہو گیا۔ مڈغاسکر کا صدر مقام تنانا ری وے ہے۔ وہاں سے مڈغاسکر کی خاص بندرگاہ تماتاوے تک ریل جاتی ہے۔ تماتاوے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔

مڈغاسکر کا نظام حکومت جمہوری ہے۔ ۹۰ ممبروں پر مشتمل اسمبلی کو عوام منتخب کرتے ہیں۔ صدر اور اس کے وزراء اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

CENTRAL MODEL SCHOOL
LIBRARY
LAHORE

4913/2

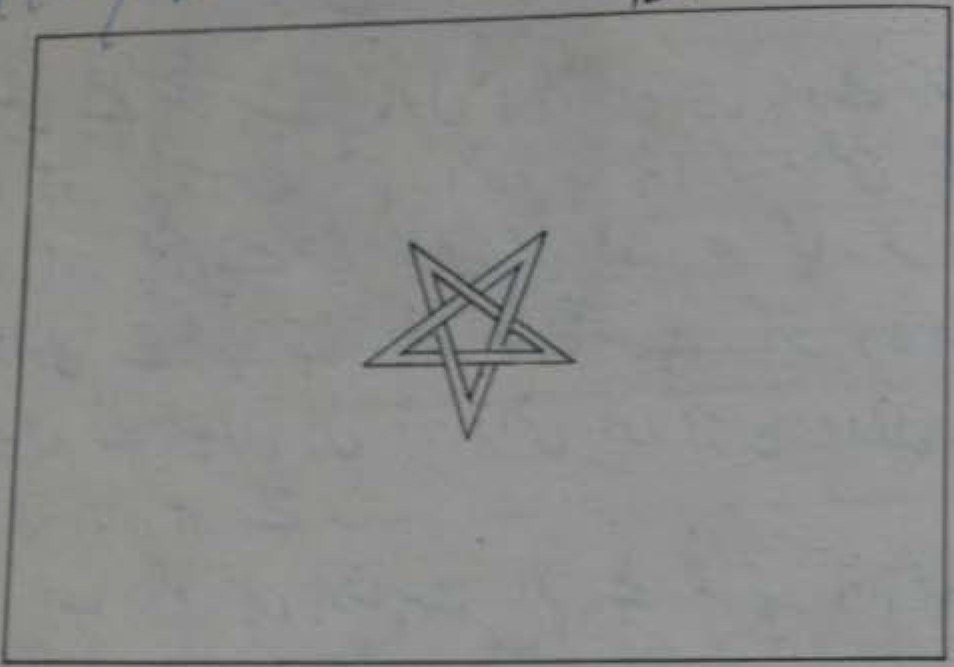

مراکش

MOROCCO

افریقہ کا سب سے شمال مغربی علاقہ جو ۱۷۴۵۵۳ مربع میل کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کا ایک رخ یورپ کی طرف ہے۔ دوسرا رخ کرۂ مغربی کی طرف ہے۔ پہلا رخ آبنائے جبل الطارق کا ساحل ہے۔ اسی راستے سے عرب اسپین پہنچے تھے۔ اور وہاں اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔ ساحل کے متوازی پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے جسے اطلس کہتے ہیں۔ یہی سلسلہ اسے شمالی افریقہ کے باقی حصّوں سے جدا کرتا ہے۔ اور یہی سلسلہ یہاں کے رہنے والوں کو بھی دو گروہوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ یعنی شہروں اور میدانوں میں رہنے والے اور پہاڑی علاقوں میں رہنے والے۔

پہاڑی اور شہری سب ملا کر ۸۵ لاکھ آدمی اس ملک میں آباد ہیں۔ یہاں کی پرانی نسل بربر ہے۔ مگر یہ نسل بڑی حد تک عربوں میں گھل مل گئی ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہیں۔ البتہ اس آبادی میں تین لاکھ کے لگ بھگ فرانس اور یورپ کے دوسرے علاقوں کے لوگ ہیں جو یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ ان میں کچھ عیسائی اور کچھ یہودی ہیں۔ عرب مسلمانوں نے یہاں آٹھویں صدی میں اپنی سلطنت قائم کی تھی۔ آٹھویں صدی ہی میں وہ اسی راستے سے